NC
www.novelsclubb.com
حیانور
Creation
Lucifer
Written By Abiha Nasr
ناولز کلب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

لوسیفر

از قلم

ابیہا نصر

www.novelsclubb.com

پیش لفظ

السلام علیکم!

لوسیفر، اس کا مطلب اکثر لوگ نہیں جانتے۔ لوسیفر کہتے ہیں ایک گرا ہوا فرشتہ، ابلیس، شیطان، جو مرضی کہہ لیں۔ اس ناول کو لکھتے وقت دو سوال ایسے تھے جو بہت سے ریڈرز نے پوچھے۔

1) آپ نے یہ ناول کس سے متاثر ہو کر لکھا؟

2) آپ نے اس ناول کا نام لوسیفر کیوں رکھا؟

پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ ایک لکھاری وہ لکھتا ہے جو وہ اپنے ماحول میں اور اپنے آس پاس موجود لوگوں میں دیکھتا ہے۔ یہ ناول بھی میں نے اپنے ماحول کو دیکھ دیکھ کر لکھا ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ میں نے اس ناول کا نام لوسیفر اس لیے رکھا کیونکہ یہ کہانی ایک ایسی لڑکی کی ہے جو نامحرم کی محبت میں پڑ کر اللہ کو بھول گئی اور لوسیفر کا تو کام ہی انسان کو اللہ کی یاد سے غافل کرنا ہوتا ہے۔ میرے لیے یہ ناول لکھنا آسان نہیں تھا۔ ایک وقت ایسا بھی تھا جب مجھے لگا کہ یہ ناول میں درمیان میں ہی چھوڑ دوں گی لیکن کچھ لوگ ایسے بھی تھے جنہوں نے مجھے ہر قدم پر سپورٹ کیا۔ میری پبلیشر اقراء عرفان، مصنفہ بنت رضوان، میری ٹیم میٹ زینب، اور میری پھپھو تہمینہ۔ ان لوگوں کا میں تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ یہ لوگ اس ناول کو لکھنے میں بہت معاون ثابت ہوئے ہیں۔

والسلام

فقط ایک ادنیٰ سی لکھاری

ایہانصر

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اے جوانی تو نے ہمیں رلا کے رکھ دیا

ہمارے بچپن سے پوچھ کتنے لاڈلے تھے ہم

"کہتے ہیں وقت ہر غم کی دوا ہے، ہر درد کا علاج ہے، ہر زخم کا مرہم ہے۔ میں بتاؤں وقت کسی مرض کی دوا نہیں ہے نہ ہی کسی درد کا علاج ہے اور نہ کسی زخم کا مرہم بس یہ جو وقت ہے، یہ اس درد کی شدت کو کم کر دیتا ہے جو ہم نے سہا ہوتا ہے۔"

"امائزہ کہاں ہو یار؟" وہ ابھی ڈائری لکھ رہی تھی جب پیچھے سے اس کے شوہر کی آواز آئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہیں ہوں میں۔آپ بھی نا کبھی کبھی بچے بن جاتے ہیں۔"اس نے گہرا سانس لے کر خود کو نارمل کیا اور محبت پاش نظروں سے اپنے محبوب شوہر کو دیکھا جو دنیا کے لیے بے شک ایک گرا ہوا فرشتہ تھا لیکن اس کے لیے اس کے رب کا دیا گیا سب سے قیمتی تحفہ تھا۔

"بتائیں کیا کام تھا؟"امائزہ نے پھر اپنے سر تاج کو متوجہ کیا۔

"کچھ نہیں۔ تمھارے والدین تم سے ملنے آئے ہیں۔ "لوسیفر نے اپنی بات مکمل کر کے امائزہ کا فق ہوتا چہرہ دیکھا۔چار سال پہلے کی اذیت پوری جزائیت سے ذہن میں روشن ہوئی اور آنکھیں پانی سے بھر گئیں۔

★☆☆☆☆☆★

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اپنے شوہر کی معیت میں ڈرائینگ روم میں آئی۔اس کی ماں لپک کر اس کے پاس آئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ماں تھی نا اولاد جتنا مرضی دل دکھالے، جتنا مرضی اپنے وقار سے گر جائے، ماں کا دل اولاد کے لیے نرم ہو ہی جاتا ہے۔ وہ دیوانہ وار اسے چومنے لگیں۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

"ماں۔۔۔" لرزتے ہونٹوں سے بس ایک ہی لفظ نکلا اور دونوں ماں بیٹی زارو قطار رونے لگیں

اپنی فاش غلطی پھر سے یاد آئی تو نئے سرے سے شرمندگی نے آن گھیرا۔

اچانک اس کی نظر اپنے باپ پر پڑی جو جھکے کندھوں کے ساتھ رخ موڑ کر بیٹھے تھے۔

وہ باپ جو ساری زندگی گردن اکڑا کر چلا ہو، جس کو اپنی بیٹی پر بہت مان ہو، جس کی بیٹی اس کا غرور ہو، اسی بیٹی کے سبب جب اس کا سر شرم سے جھک جائے تو یہ منظر کتنا اذیت ناک ہوتا ہے

کوئی اس وقت امائزہ سے پوچھتا۔

"بابا۔۔۔ مجھے معاف کر دیں پلیز۔" وہ ان کے قدموں میں بیٹھ گئی اور دونوں ہاتھ ان کے پاؤں پر رکھ کر سر ان کے گھٹنوں پر ٹکا دیا۔ وہ زارو قطار رو رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بابا نے اسے کچھ نہیں کہا بس اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو گئے۔ صاف ظاہر تھا وہ صرف اماں کے کہنے پر آئے تھے ورنہ وہ اس کی شکل دیکھنے کے بھی روادار نہیں تھے۔ بابا جیسے ہی باہر نکلے لوسیفر بھی ان کے پیچھے باہر نکل گیا۔

"بیٹی۔۔۔ یہ تم نے کیا کر دیا۔ آج اتنے سالوں بعد بھی تمھارا باپ اور تمھارے بھائی تمھیں لے کر اپنا دل صاف نہیں کر سکے۔" صائمہ ذوالفقار نے رنجیدہ لہجے میں کہا آواز میں آنسوؤں کی آمیزش شامل تھی۔

"اماں میں نادان تھی۔۔۔ نہیں تھی مجھے صحیح غلط کی سمجھ۔ جب بچپن میں ہی ماں باپ روک ٹوک نا کریں تو اولاد ہاتھ سے نکل جاتی ہے یہی کچھ میرے ساتھ بھی ہوا۔" اس نے بہت ضبط سے کہا ورنہ حالت ایسی تھی کہ ابھی پھپھک پھپھک کر رو پڑے گی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں مانتی ہوں جتنی غلطی تیری ہے اس سے کہیں زیادہ میری بھی ہے۔" وہ کچھ اور آزردہ ہو گئیں۔خاموشی کا ایک دورانیہ ان کے درمیان ٹھہر گیا۔

"اچھا اب میں چلتی ہوں۔اپنا بہت سارا خیال رکھنا اور کوشش کرنا اپنے شوہر کو شکایت کا کوئی موقع نہ دینا۔" اماں اسے بہت سی نصیحتیں کر کے جا چکی تھیں اور پیچھے وہ وہیں بیٹھی رہ گئی۔

★☆☆☆☆☆★

لوسیفر باہر آیا تو بابا گھر کے چھوٹے سے باغیچے میں کھڑے دور خلا میں گھور رہے تھے۔

"آپ ٹھیک ہیں انکل؟" لوسیفر نے ان کے شانے پہ ہاتھ رکھ کر انھیں متوجہ کیا۔اس نے غور کیا تو ان کی آنکھوں میں آنسو چمکتے ہوئے نظر آئے۔وہ تاسف سے انھیں دیکھ کر رہ گیا۔جانتا تھا کیا گزر رہی ہو گی ان کے دل پر۔

"بیٹا۔۔۔میری بیٹی بہت نادان ہے باپ ہوں اس کا چاہ کر بھی اس کی فکر کرنا نہیں چھوڑ سکتا۔

تم سے بس اتنی سی گزارش ہے کہ کبھی اس کا ساتھ نہ چھوڑنا۔" بولتے بولتے ان کی آواز رندھ

گئی لوسیفر بے اختیار آگے بڑھا اور انھیں گلے لگا لیا۔

"بے فکر رہیں آپ! میں اپنی آخری سانس تک اس کے ساتھ ہوں اور یقین مانیں وہ بہت بدل

گئی ہے اور اپنے کیے پر پشیمان بھی ہے۔" اس نے انھیں تسلی دی۔ وہ مطمئن ہوئے یا نہیں لیکن

ان کے اعصاب ضرور ڈھیلے ہو گئے تھے اور لوسیفر کے لیے یہی کافی تھا۔ اتنے میں اماں جان

بھی آ گئیں تو وہ دونوں اجازت لے کر چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

★☆☆☆☆☆★

امائزہ ذوالفقار۔۔۔ذوالفقار حیدر صاحب کی اکلوتی اور لاڈلی بیٹی۔ مسز ذوالفقار کے ہاں اوپر تلے

تین بیٹوں کی پیدائش کے بعد امائزہ اس دنیا میں آئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی پیدائش پر سب بہت خوش تھے۔ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ذوالفقار صاحب کی کوئی بہن نہیں تھی جبکہ انھیں بہن،بیٹیاں بہت پسند تھیں۔

ذوالفقار صاحب ایک اپر مڈل کلاس گھرانے سے تعلق رکھتے تھے،عاجز اور کفایت شعار انسان تھے۔ بے شک وہ لوگ اتنے امیر نا تھے کہ جو چیز پسند آئے بغیر پرائس ٹیگ دیکھے وہ خرید لیں لیکن اتنے امیر ضرور تھے کہ ہر چیز باآسانی خرید سکیں۔

امائزہ کی زندگی عام بچوں کی طرح گزری اچھے سکول کالج میں داخل ہوئی۔گھر کا ماحول بھی اچھا تھا۔

ہلچل تو اس کی زندگی میں تب ہوئی جب ہمایوں خلیل اس کی زندگی میں آیا اور یہ ہلچل زندگیوں کو تباہ کرنے کا موجب بنی۔

★☆☆☆☆☆★

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کاغذ کی کشتی تھی، مٹی کا کنارہ تھا

کھیلنے کی مستی تھی،دل یہ آوارہ تھا

کہاں آ گئے اس سمجھداری کی دلدل میں

وہ نادان بچپن ہی کتنا پیارا تھا

ماضی:

"امائزہ بیٹا اٹھ جاؤ، دیر ہو جائے گی۔" وہ اپنے بستر پر محو استراحت تھی جب اماں کی چنگھاڑتی

www.novelsclubb.com

ہوئی آواز کانوں میں پڑی۔

"یااللہ! میں کیا کروں اس لڑکی کا؟ مجال ہے جو کوئی چیز اپنی جگہ پر موجود ہو۔"

95٪ پاکستانی ماؤں کی طرح وہ اس کا کمرہ سمیٹتے ہوئے اسے صلاوتیں سنا رہی تھیں جس کا امائزہ

پر کوئی اثر نہیں ہوا اور اس نے کمبل سر تک تان لیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"امائزہ تم اٹھ رہی ہو یا میں شایان کو بلا کر لاؤں؟" اماں نے امائزہ کے سب سے بڑے بھائی کا نام لیا جن سے وہ تھوڑا بہت ڈرتی تھی لیکن جواب ندارد۔ آخری حربے کے طور پر اماں نے اس کے سر سے کمبل اتار کے پھینکا اور پانی سے بھرا جگ اس کے منھ پر انڈیل دیا۔

"بچاؤ، بچاؤ، سیلاب آگیا، سیلاب آگیا۔" امائزہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی، سامنے اماں اسے کڑے تیوروں سے گھور رہی تھیں۔

"اماں آپ بھی نا! ابھی سونے دیں مجھے۔" وہ پھر لیٹنے لگی جب اماں کی چپل نے اس کی کمر کو سلامی دی۔

"اللہ اللہ!" بے اختیار اس کے منھ سے نکلا۔

"یار ماں جی! اگر ہم مسلمان سات جنموں پر یقین رکھتے تو میں کہتی آپ پچھلے جنم میں ہٹلر کی جانشین رہی ہیں۔" امائزہ کی فراٹے بھرتی زبان پھر شروع ہو گئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"امائزہ پتر! آج تمھاری یونیورسٹی کا پہلا دن ہے۔ اگر تمھیں یاد ہو تو۔" اماں نے دانت پیستے ہوئے گھڑی کی طرف اشارہ کیا جو صبح کے ساڑھے سات بجا رہی تھی اور آٹھ بجے امائزہ کی یونی لگنی تھی۔

"اللہ اللہ! اماں آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں اٹھایا؟ آپ بھی نا بہت باتیں کرتی ہیں۔" اپنے ماتھے پر اپنا دائیاں ہاتھ مارتے ہوئے وہ بھاگ کر باتھروم میں بند ہو گئی۔ پیچھے اماں نفی میں سر ہلاتی رہ گئیں.

★☆☆☆☆☆☆★

امائزہ تیار ہو کر باورچی خانے میں آئی۔ گوری رنگت اور مناسب نقوش، متناسب سراپا، اگر کوئی چیز اس کو پرکشش بناتی تھی تو وہ تھیں اس کی کالی، موٹی اور گہری آنکھیں۔ ان پر گھنی پلکیں ان کو مزید قاتل بناتی تھیں۔ اس کا لباس ہمیشہ بہت باوقار ہوا کرتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

امائزہ کو سر پر دوپٹہ لینے کی عادت نہیں تھی۔ وہ ہمیشہ دوپٹہ سامنے کی طرف پھیلا کر لیتی تھی۔

ناشتے کی میز پر اس کے تینوں بھائی اور بابا جان بیٹھے تھے۔ اماں جان ان کو ناشتا پیش کر رہی تھیں۔

"گڈ مارننگ!" اس نے چہکتے ہوئے کہا۔

"امائزہ!" کاشان بھائی جو کہ اس کے منجھلے بھائی تھے انھوں نے تنبیہ کرتے ہوئے پکارا۔

"اوپس! السلام علیکم۔" اس بار سب کی طرف سے پر جوش جواب آیا۔ امائزہ ارمغان بھائی کے ساتھ والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔ وہ اس کے سب سے چھوٹے بھائی تھے۔ اس کے کرائم پارٹنر۔ امائزہ کی طرح ہر وقت ہنسنے مسکرانے والے لیکن ضرورت پڑنے پر اس کے دادا ابو بھی بن جایا کرتے تھے۔

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"گڑیا! کتنی بار سمجھایا ہے جب بھی کسی سے ملتے ہیں ہمیشہ سلام لیتے ہیں۔" یہ کاشان بھائی تھے۔ فطرتاً غصے کے تیز تھے لیکن دل کے بہت اچھے تھے۔

"سوری بھائی! آئیندہ خیال رکھوں گی۔" امائزہ نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اور یہ بات آپ بچپن سے اب تک کتنی بار کہہ چکی ہو؟" ارمغان بھائی نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔ وہ اس کی ٹانگ کھینچنے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔ امائزہ نے بے اختیار آنکھیں میچیں۔

وہ ہمیشہ ہی سلام کرنا بھول جایا کرتی تھی۔

"چلو چھوڑو ان باتوں کو اور میری بیٹی کو آرام سے ناشتہ کرنے دو۔" اب کہ باباجان نے انھیں ٹوکا۔ سب خاموشی سے ناشتہ کرنے لگے۔ ناشتے سے فارغ ہو کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اچھا اب میں چلتی ہوں۔" وہ عجلت سے کہہ کر جانے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"امائزہ بیٹا! آپ کا دوپٹہ کہاں ہے؟" یہ شایان بھائی تھے جو کب سے خاموش بیٹھے تھے۔ ان سے رہا نا گیا تو پوچھ بیٹھے۔

امائزہ نے حیرت سے پہلے ان کو دیکھا اور پھر اپنے دوپٹے کو۔ وہ تو اس نے اچھی طرح لیا ہوا تھا پھر بھائی کیوں پوچھ رہے تھے۔ شایان بھائی اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے اور اس کے پاس آئے۔ اماں کو سیفٹی پن لانے کا اشارہ کیا اور خود اس کے سامنے کھڑے ہو گئے۔

"بیٹا! یہ جو دوپٹہ ہوتا ہے نا! یہ عزت کا وہ لباس ہے جو مسلم اور غیر مسلم عورتوں میں فرق کی بنیاد ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ الاحزاب میں فرماتا ہے:

www.novelsclubb.com

ترجمہ: "اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحب زادیوں سے اور

مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکالیا کریں۔اس سے وہ بہت جلد

شناخت ہو جایا کریں گی، پھر نا ستائی جائیں گی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

اس لیے کچھ بھی ہو جائے اس کے بغیر گھر سے باہر نا نکلنا۔" شایان بھائی نے نرمی اور تحمل سے

اسے سمجھایا اتنے میں اماں سیفٹی پن بھی لے آئیں۔

انھوں نے خود اس کا دوپٹہ سر پر ٹکا کر سیفٹی پن کی مدد سے اس کے کندھوں پر جمایا۔اس کے بعد

اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔اس بوسے میں ایک مان تھا، ایک تحفظ تھا۔اس کے بعد دونوں سب

کو خدا حافظ کہہ کر گھر سے نکل گئے۔

★☆☆☆☆☆★

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شایان ذوالفقار، ایک چھوٹی سی ملٹی نیشنل کمپنی کا سی-ای-او تھا۔ چھے فٹ قد، گوری رنگت، سیاہ آنکھیں اور کسرتی جسم۔ وہ اپنی فٹنس کے معاملے میں بہت حساس تھا۔ گھڑی کی سوئیاں دوپہر کا ایک بجا رہی تھیں۔ وہ اپنے لیپ ٹاپ پر کام کرنے میں مگن تھا جب فون کی گھنٹی بجی۔ اس نے مصروف انداز میں فون اٹھا کر کان سے لگایا۔

"شایان ذوالفقار سپیکنگ!" خالصتاً کاروباری انداز تھا اس کا۔

"سر! کوئی صاحب آپ سے ملنے آئے ہیں۔ نام نہیں بتا رہے بس آپ سے ملنے کی ضد کر رہے ہیں۔" دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری اظفر کی جھنجھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اندر بھیجوا نھیں۔" شایان نے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا۔

اتنے میں کوئی آندھی طوفان بنا بغیر دروازہ کھٹکھٹائے اندر آیا۔ شایان پہلے تو چونک گیا، پھر سنبھلا۔ کچھ بھی تھا لیکن اس نے اس شخص کو اپنے سامنے دیکھنے کی توقع نہیں کی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم! کیوں آئے ہو یہاں؟" شایان کا نروٹھا انداز بچوں جیسا تھا۔ مقابل کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"اپنے یار سے ملنے آیا ہوں۔" مقابل کا انداز بڑا شاہانہ تھا۔ وہ شایان کے سامنے پڑی کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا۔

"یہاں تمھارا کوئی یار نہیں ہے۔" شایان کا انداز ہنوز خفگی لیے ہوئے تھا۔

"کیا مجھے تم سے معافی مانگنی چاہیے؟" مقابل کا انداز افسردہ تھا۔ شایان کے دل کو کچھ ہوا۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھا تو مقابل بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ شایان نے اس کو اپنے سینے میں بھینچ لیا۔ وہ شخص کوئی اور نہیں شایان کا جگری یار تھا۔ وہ شہریار خیام تھا۔ جس نے زندگی میں بہت کچھ برداشت کیا تھا۔ وہ شخص صبر واستقامت کی ایک زندہ مثال تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ویسے معافی تمھیں صرف اس صورت ملے گی اگر تم وعدہ کرو میرے ساتھ میرے گھر میں رہو گے۔"شایان کا انداز حتمی تھا۔

"یار۔۔۔۔میں کیسے ؟"وہ امائزہ کی وجہ سے جھجھک کا شکار تھا۔کچھ بھی تھا لیکن وہ عورت ذات تھی اور شہریار اس کے لیے نا محرم تھا۔ورنہ شایان کے گھر سے بہتر اور کوئی پناہ گاہ تھی کیا اس کے لیے؟

"سوچ لو؟ کہیں ایسا نہ ہو ایک بار پھر اپنے دوست کو کھو دو۔" شایان اسے کسی قسم کی رعایت دینے کے حق میں نہیں تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے،میں کسی کو کیا کہہ سکتا ہوں بھلا؟"شہریار نے گہرا سانس لے کر ہار مانی۔شایان بے اختیار مسکرا دیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سچ ! میں تو یہ پوچھنا ہی بھول گیا کہ تمھارا یہاں کس سلسلے میں آنا ہوا؟" بالآخر سب سے ضروری سوال شایان کو یاد آ ہی گیا۔دونوں اپنی اپنی نشست پر براجمان ہو چکے تھے۔

"کچھ نہیں یار، بس بزنس یہاں شفٹ کرنے کا سوچ رہا ہوں۔" اس کے بعد وہ دونوں اپنی باتوں میں مگن ہو گئے۔

★☆☆☆☆☆★

آج بی-زی-یو میں امائزہ کا پہلا دن تھا۔اس کا MSc mathematics میں ایڈمیشن ہوا تھا۔وہ کچھ دیر گیٹ کے پاس کھڑی رہی جب اس اپنی دوست علینہ دور سے آتی ہوئی نظر آئی۔

علینہ MSc Stats کی طالبہ تھی۔دونوں ایک ساتھ یونی کے اندر داخل ہوئیں۔جگہ جگہ لگے سائن بورڈز کی مدد سے ان کے لیے راستہ ڈھونڈنا مشکل نا تھا۔ لیکن تھوڑی دور جا کر ان

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے رستے جدا ہو گئے کیونکہ میتھ اور سٹیٹس ڈیپارٹمنٹ دونوں مختلف سمت میں تھے۔امائزہ اپنے دھیان میں چل رہی تھی جب کچھ لڑکوں نے اس کا راستہ روک لیا۔امائزہ ان کو دیکھ کر گھبرا گئی۔وہ شکل سے ہی بدمعاش لگتے تھے۔

"مادام کہاں جا رہی ہیں؟ ہم چھوڑ دیتے ہیں آپ کو۔" ان تین لڑکوں میں سے جوان کا سرغنہ تھا،اس نے آگے بڑھ کر کہا۔امائزہ کی آنکھوں میں بے اختیار موٹے موٹے آنسو آ گئے۔آس پاس بھی کوئی طالب علم موجود نہیں تھا۔

"ارے یہ تو رونے لگی۔" باقی دو نے ایک دوسرے کے ہاتھ پر تالی مار کر قہقہہ لگایا۔

"کیا ہو رہا ہے یہ؟" اچانک پیچھے سے بھاری مردانہ آواز آئی۔امائزہ ڈر کے مارے بے ہوش ہونے کو تھی بس۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سینئر کو دیکھ کر ان لڑکوں کی گھگھی بندھ گئی اور وہ گدھے کے سر سے سینگ کی طرح وہاں سے غائب ہوئے۔امائزہ نے پیچھے مڑ کر اپنے محسن کو دیکھا۔اس کی آنکھیں اظہار تشکر سے بھر گئیں۔

اگرچہ آنے والے کا حلیہ بھی کسی آوارہ شخص سے کم نہیں تھا۔

کھلا گریبان، ماتھے پر بکھرے بال، ایک کان میں چھوٹا سا ٹاپس اور ہاتھوں میں کئی رنگ کے بینڈز پہنے وہ ہمایوں خلیل تھا۔

"محترمہ کبھی کسی کو اتنی اجازت نا دیں کہ وہ اپنی چند باتوں سے ہی آپ کو ڈرا جائے۔نہ تو آپ کوئی سنڈریلا ہیں اور نہ ہی زندگی کوئی پریوں کی کہانی ہے۔یہ سب دقیانوسی باتیں ہیں۔اس زندگی میں جو بھی کرنا ہے وہ خود کرنا ہے، ہر دفعہ آپ کو بچانے کے لیے میں یا کوئی اور نہیں آئے گا۔" یہ کہہ کر وہ تو چلا گیا لیکن امائزہ کے لیے سوچوں کے نئے در وا کر گیا۔

★☆☆☆☆☆★

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کبھی تھک کر سو گئے ہم، کبھی رات بھر نہ سوئے

کبھی ہنس کر غم چھپا لیا، کبھی منہ چھپا کر روئے

میری داستان حسرت وہ سنا سنا کر روئے

مجھے آزمانے والے مجھے آزما کے روئے

★☆☆☆☆☆★

وہ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی ٹی وی دیکھنے میں مگن تھی۔ نیلی آنکھیں جن پر نظر کا چشمہ ہمہ وقت لگا رہتا تھا۔ سیدھے بھورے بال، مناسب نقوش۔ وہ ایشا خلیل تھی، ہمائیوں خلیل کی بہن۔

ہمائیوں اور ایشا، دونوں کا شمار بروکن فیملی کے بچوں میں ہوتا تھا۔

ہمائیوں پندرہ سال کا تھا جب اس کے والدین کی طلاق ہو گئی تھی۔ ایشا اس سے پانچ سال چھوٹی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ماں باپ نے تو خیر خبر لینے کی بھی ضرورت محسوس نہیں کی۔بس ہر ماہ ایک مخصوص رقم ان کو بھجوادی جاتی تھی۔وہ ہمائیوں ہی تھا جس نے پندرہ سال کی عمر میں خود کو سنبھالنے کے ساتھ ساتھ ایشا کو بھی پالا تھا۔

ایشا بہت مگن انداز میں ٹی وی دیکھ رہی تھی جب کسی نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا۔

"بھائی!"لاشعوری طور پر اس کی زبان سے نکلا۔مقابل نے اس کی آنکھوں سے ہاتھ ہٹادیے۔

ایشا اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کے سینے سے آلگی۔

ہاں وہ ہمائیوں ہی تھا۔اس کا جان سے عزیز بھائی۔

"بھائی آپ آج یونی گئے تھے میرا داخلہ کروانے، پھر کیا بنا؟"ایشا نے تجسس سے پوچھا۔جب کہ چھن سے ایک چہرہ ہمائیوں کی نگاہوں کے سامنے آن ٹھہرا۔اس نے فوراً سر جھٹک دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی گڑیا! آپ کا داخلہ کی کروا کر آرہا ہوں، ایم-ایس-سی سٹیٹس میں۔" ہمائیوں نے اس کے چہرے کو بغور دیکھا جس کی آنکھوں میں ستاروں کی سی چمک تھی۔

"بھائی! آپ اس دنیا کے سب سے اچھے بھائی ہو۔" ایشا کا بس چلتا تو اپنے بھائی کی شان میں زمین آسمان کے قلابے ملا دیتی۔ جب کہ اس کی بات پر ہمائیوں کے چہرے پر ایک سایہ سا آکر گزرا، لیکن اس نے بہت جلد خود پر قابو پالیا۔

"کھانا کھایا میری گڑیا نے؟" اس نے جیسے موضوع بدلنا چاہا۔

"نہیں بھائی! آپ فریش ہو جائیں میں کھانا لگاتی ہوں پھر دونوں بہن بھائی مل کر کھائیں گے۔" یہ کہہ کر وہ چلی گئی جب کہ ہمائیوں وہی بیٹھا رہ گیا۔

★☆☆☆☆☆★

حال:

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہ گنواؤ ناوکِ نیم کش دل ریزہ ریزہ گنوا دیا

جو بچے ہیں سنگ سمیٹ لو تنِ داغ داغ لُٹا دیا

میرے چارہ گر کو نوید ہو صفِ دشمناں کو خبر کرو

وہ جو قرض رکھتے تھے جاں پر وہ حساب آج چکا دیا

آج اتوار تھا اور امائزہ لوسیفر کے ساتھ گروسری خریدنے آئی تھی۔امی بابا کے جانے کے بعد وہ بہت مشکل سے سنبھلی تھی۔یہ احساس ہی سوہان روح تھا کہ اس کے جان سے عزیز بابا اور بھائی اسے اب تک معاف نہیں کر سکے تھے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مائز! میری جان کیا بات ہے ؟ اداس ہو اب بھی؟" لوسیفر نے اس سے بہت محبت سے پوچھا۔وہ لوگ گروسری کر چکے تھے اب کچھ کھانے پینے کی غرض سے ہوٹل آئے تھے۔لوسیفر کی بات پر امائزہ کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

"نہیں تو، میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔" امائزہ نے مسکرا کر جواب دیا۔جانتی تھی اس کا محبوب شوہر اس کی چھوٹی سی تکلیف پر پریشان ہو اٹھتا ہے۔

"میری جان! ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔کاتب تقدیر نے جو کام جس وقت پر ہونا طے پایا ہے وہ اس وقت پر ہو کر رہے گا۔صبر کرو۔انشاءاللہ بہت جلد آزمائش کے بادل چھٹ جائیں گے۔امید کا روشن سورج واضح ہو گا۔اس رب کے فیصلوں کے آگے ہم انسان مجبور و بے بس ہیں۔" لوسیفر نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے سمجھاتے ہوئے کہا، جس سے امائزہ کو تھوڑا حوصلہ ملا۔

اتنے میں بیرا کھانا لگا کر جا چکا تھا۔

"آپ سے ایک بات پوچھوں؟" امائزہ نے گویا اجازت چاہی۔

"آپ کو اجازت کی ضرورت ہے کیا؟" لوسیفر نے دونوں آئبرو اوپر اٹھائے اور مسکرا کر پوچھا۔

اس کی آنکھوں میں ہلکی سی چمک تھی۔ دل کے اندر اترتی ہوئی چمک۔ امائزہ دھیرے سے مسکرائی۔

"آپ نے اس دنیا کی کڑوی حقیقت اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔ پھر بھی آپ تلخ نہیں ہوئے۔ کیوں؟" لوسیفر امائزہ کی باتوں پر مسکرا دیا جس طرح کوئی بڑا کسی بچے کی بات پر مسکراتا ہے۔

"تلخ ہونے سے کیا ہو گا مائز؟ کیا میرا بچپن واپس آجائے گا؟ میرے والدین لوٹ آئیں گے یا جو مشکلات میں نے برداشت کی ہیں ان کا ازالہ ہو جائے گا؟" لوسیفر نے نرمی سے پوچھا۔

"لیکن۔۔۔" امائزہ نے کچھ کہنا چاہا تو لوسیفر نے اس کی بات کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہر انسان کے اندر ایک لوسیفر چھپا ہوتا ہے۔ اب یہ اس انسان پر انحصار کرتا ہے کہ وہ اس لوسیفر کو باہر آنے سے کیسے روکتا ہے۔ دو پل۔ کی زندگی ہے۔ اپنے اخلاق سے لوگوں کو اپنا بنانے میں صرف کر دو کیا پتہ آپ کی یہی ادا اللہ تعالیٰ کو پسند آ جائے اور بروزِ محشر آپ اس کے دربار میں سرخرو ہو جاؤ۔" امائزہ بہت غور سے اس کی باتیں سن رہی تھی اور اسے اپنے شوہر پر فخر تھا۔ نجانے اس نے کون سی ایسی نیکی کی تھی جس کے عوض اللہ نے اسے لوسیفر عطا کیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ بل ادا کر کے اٹھے جب امائزہ کی نظر ایک نوجوان جوڑے پر پڑی۔ مرد کی گود میں ایک بچہ تھا جب کہ عورت جو غالباً اس کی بیوی تھی اس بچے کو جوس پلا رہی تھی۔

اپنے چہرے پر نظروں کی تپش محسوس کر کے اس مرد نے سامنے دیکھا اور فوراً رخ بدل لیا۔

امائزہ وہیں سن کھڑی رہ گئی۔ وہ مرد کوئی اور نہیں اس کا بڑا بھائی شایان ذوالفقار تھا۔

★☆☆☆☆☆★

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

امائزہ گھر آئی تو اس کی حالت غیر ہو رہی تھی۔اس کا بھائی اس سے اتنا ناراض تھا کہ اس کو دیکھتے ہی رُخ موڑ لیا۔

اگر کوئی اس وقت امائزہ ذوالفقار سے پوچھتا کہ دل چیر دینے والا منظر کیسا ہوتا ہے تو وہ کہتی کسی اپنے کی آنکھوں میں اپنے گناہوں کے سبب آنسو دیکھنے کا منظر دل چیر دینے والا ہوتا ہے۔

ہاں ریسٹورنٹ میں اس نے شایان ذوالفقار کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تھے۔وہ بغیر ادھر ادھر دیکھے سیدھا اپنے کمرے میں بند ہو گئی۔لوسیفر نے بھی اسے جانے دیا کیونکہ فی الحال اس تنہائی کی اشد ضرورت تھی۔

امائزہ اپنے کمرے میں آکر باتھ روم میں بند ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد باہر آئی تو اس کا گیلا منہ اور گیلے بازو اس بات کی گواہی دے رہے تھے کہ وہ وضو کر کے آئی ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھوڑی دیر بعد وہ اللہ کے حضور حاضر تھی۔اس کے آنسو جو شدتِ ضبط سے لال تھیں اب ان سے آنسو بہہ رہے تھے اور وہ رب تو آنسوؤں کی زبان بھی جانتا ہے۔اس کے لیے دلوں کو پڑھنا کون سا مشکل ہے؟ سجدے کی حالت میں امائزہ کا وجود ہچکولے لے رہا تھا۔

"اے اللہ! اے روز جزا و سزا کے مالک! اے زندگی اور موت کے پیدا کرنے والے! میں تیری ایک ناچیز سی بندی ہوں۔بہت گناہگار ہوں میں مجھے معلوم ہے۔

لیکن تو تو رحمٰن و رحیم ہے، تیری رحمت تو تیرے غضب پر بھاری ہے،اے مالکِ کن فیکوں! معاف کرنا تو تیری صفت ہے،مجھے معاف کر دے میرے مولا۔

اے مالکِ یَوّمِ دِّین! جانتی ہوں تیری حدود توڑی ہیں میں نے،اپنی حد سے تجاوز کیا ہے میں نے، میرے مالک مجھے معاف کر دے،میرے گھر والوں کے دل میرے لیے صاف کر دے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں تیرے ہی سامنے ہاتھ پھیلاتی ہوں اور تجھی سے مدد مانگتی ہوں بے شک تو ہی میرا کارساز ہے۔تو جس حال میں رکھے میں اس حال میں راضی ہوں۔ لیکن یارب العالمین! میں ہوں تو تیری ہی نازک سی مخلوق۔مجھے صبر دے دے یا میری آزمائشیں ختم کردے۔

اب اور نہیں سہا جاتا اللہ۔مجھے گناہوں سے پاک کردے میرے مولا۔"

دعا مانگتے مانگتے اس کی ہچکی بندھ گئی تھی۔روتے روتے وہ جائے نماز پر کب سو گئی اسے خبر ہی نہ ہوئی۔

کون جانے، اس پل، اس لمحے، امائزہ ذوالفقار کی دعائیں عرشِ معلی پر قبولیت کا درجہ اختیار کر گئیں تھیں۔کون جانے کہ اس کی آزمائشیں بس ختم ہونے کو تھیں۔

لیکن کون جانے؟

★☆☆☆☆☆★

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لوسیفر امائزہ کو تنہائی میسر کرنے کی غرض سے اپنی سٹڈی میں چلا گیا تھا۔

ایک وقت تھا جب وہ اسے بالکل پسند نہیں تھی۔ وہ مرد تھا، ذات کا پٹھان تھا، تھا بھی غیرت مند، جو غلطی امائزہ سے ہوئی تھی اس معاشرے میں اسے گناہ سے بھی نچلا درجہ دیا جاتا ہے۔

وہ وقت بھی اسے یاد تھا جب وہ امائزہ کی شکل دیکھنے کا بھی روادار نہیں تھا اور اب اس کی ذرا سی تکلیف بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ اس کا سر درد سے پھٹنے لگا۔ وہ اٹھا اور عشاء کی نماز کی نیت باندھ لی۔

www.novelsclubb.com

جب اٹھا تو اس کی آنکھوں میں ایک عزم ہلکورے لے رہا تھا۔ اب بس آر یا پار۔

★☆☆☆☆☆★

مرحلے شوق کے بڑے دشوار ہوا کرتے ہیں

سائے بھی راہ کی دیوار ہوا کرتے ہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ جو سچ بولتے رہنے کی قسم کھاتے ہیں

وہ عدالت میں گناہ گار ہوا کرتے ہیں

صرف ہاتھوں کو نا دیکھو کبھی آنکھیں بھی پڑھو

کچھ سوالی بڑے خود دار ہوا کرتے ہیں

★☆☆☆☆☆★

آج بہت دنوں بعد لوسیفر نے یہاں اپنے قدم رکھے تھے۔کتنا کچھ بدل گیا تھا یہاں۔ بہت سی

یادیں اس پر حملہ آور ہوئیں لیکن وہ اپنے جذبات پر قابو پانے میں طاق تھا۔

آج وہ یہاں امائزہ کے لیے آیا تھا۔اس کو آنا ہی تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سی-ای-او شایان ذوالفقار سے کہو لوسیفر ان سے ملنا چاہتا ہے۔" ریسیپشن پر پہنچ کر اس نے سیکرٹری سے کہا۔ سیکرٹری اظفر نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا پھر شایان کو پیغام پہنچا دیا۔ کچھ لمحے بعد اس کو اندر جانے کی اجازت مل گئی۔

"السلام علیکم!" آفس میں جا کر اس نے سلام کیا۔ وہاں شایان کے علاوہ کاشان اور ارمغان بھی موجود تھے۔

"وعلیکم السلام!" انھوں نے بیک وقت جواب دیا اور لوسیفر کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ کچھ لمحات خاموشی کی نظر ہو گئے۔

"میں آج یہاں آپ لوگوں کا محسن نہیں ایک سوالی بن کر آیا ہوں۔ امید ہے آپ لوگ مجھے مایوس نہیں کریں گے۔" اس کی آنکھوں میں نمی جھلک رہی تھی جبکہ اس کے اس طرح کہنے پر وہ تینوں بھائی تڑپ اٹھے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ مجازی محبت بھی کتنی عجیب شے ہے۔اچھے خاصے انسان کو جھکا کر رکھ دیتی ہے۔محبت کرنی ہی ہے تو اس پاک ذات سے کرو جو انسان کو اپنے علاوہ کسی کے سامنے جھکنے نہیں دیتی۔جس سے محبت میں نارسائی تو نہیں جھیلنی پڑتی۔جو انسان کو کسی کی نظروں میں گرنے تو نہیں دیتا۔

امائزہ نے اللہ کی حدود سے تجاوز کیا تھا،اپنے ساتھ ساتھ اپنے سے جڑے مردوں کے لیے بھی رسوائی کا ایسا گڑھا کھودا تھا کہ انھیں ایک دوسرے سے نظریں ملانے میں بھی شرم محسوس ہوتی۔

اگرچہ امائزہ اور لوسیفر ایک دوسرے کے محرم تھے لیکن کوئی بھی مجازی محبت اللہ کی محبت سے بڑی نہیں ہونی چاہیے۔

"کہو لوسیفر کیا کہنا چاہتے ہو؟"کاشان بھائی نے بولتے ہوئے اس کی پیٹھ پر تھپکی دی گویا اس کا حوصلہ بڑھایا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ لوگ امائزہ کو معاف کر دیں۔اس کی حالت بہت خراب ہے۔راتوں کو اٹھ اٹھ کر روتی ہے وہ۔ ہر وقت آپ لوگوں کو یاد کرتی ہے۔اگر ایسے ہی چلتا رہا تو وہ وقت دور نہیں جب وہ بے موت مر جائے گی۔"آخر میں لوسیفر کی آواز رندھ گئی۔

امائزہ کی ہر تکلیف کا وہ گواہ تھا۔اب اس کی برداشت ختم ہو گئی تھی۔آج وہ اپنی عزت نفس کو روندھ کر اس عورت کے لیے معافی مانگ رہا تھا جو اس کی بیوی تھی۔

اگر اسے ان بھائیوں کے سامنے ہاتھ بھی جوڑنے پڑتے تو اپنی بیوی کی خاطر وہ آج یہ بھی کر گزرتا۔

"ہم اسے معاف کر چکے ہیں لوسیفر۔"شایان بھائی نے ایک ہاتھ سے اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا۔لوسیفر نے حیرت سے ان کو دیکھا۔جیسے ان کی بات پر یقین کرنا چاہ رہا ہو۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں لوسیفر! ہم اسے معاف کر چکے ہیں۔اس کی غلطی بڑی تھی لیکن جانے انجانے میں زیادتی تو ہم بھی کر گئے۔ کچھ بھی تھا لیکن وہ ہماری بہن تھی ہماری عزت تھی۔ ہمیں اپنے گھر کر دروازے اس پر بند نہیں کرنے چاہیے تھے۔"ارمغان بھائی گلوگیر لہجے میں بولے۔لوسیفر نے بے اختیار سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا جیسے اس پاک پروردگار کا شکر ادا کرنا چاہ رہا ہو۔

"اس نے آج تک کبھی آپ لوگوں کو غلط نہیں سمجھا۔غلط تو ہمیشہ وہ خود کو کہتی ہے اور صحیح کہتی ہے۔چار سال ہو گئے ہیں شادی کو، آج تک وہ ماں نہیں بن سکی۔وہ کہتی ہے لوسیفر یہ میرے گناہوں کی سزا ہے جو میں آج تک ماں نہیں بن سکی۔اپنے اتنے محبت کرنے والے بابا اور بھائیوں کا مان توڑا ہے میں نے،اسی کی سزا دی ہے اللہ نے مجھے۔"اتنا کہہ کر وہ خاموش ہو گیا۔

جب ان بھائیوں سے رہا نا گیا تو بول اٹھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہمیں اس کے پاس لے جاؤ لوسیفر۔" اور اس وقت، اس لمحے، لوسیفر کا دل کیا اپنے رب کے حضور سر بسجود ہو جائے۔

آزمائش تو وہ صرف اپنے محبوب بندوں کو دیتا ہے۔ یہ دیکھنے کے لیے کہ ان کا ایمان کتنا مضبوط ہے۔

لیکن وہ تب بھی آپ کو اکیلا نہیں چھوڑتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کا بندہ بہت کمزور ہے اور اسے ہر معاملے میں اپنے رب کی مدد اور رہنمائی کی ضرورت ہے۔ ایسے میں وہ اپنے کسی بندے کو وسیلہ بنا دیتا ہے اپنے چنے ہوئے بندے کے لیے۔ جس طرح لوسیفر کو وسیلہ بنایا گیا تھا امائزہ ذوالفقار کے لیے۔

★☆☆☆☆☆★

میں کسی کی دست طلب میں ہوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کسی کی حرف دعا میں ہوں

میں نصیب ہوں کسی اور کا

مجھے مانگتا کوئی اور ہے

ماضی:

امائزہ گھر آئی تو ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا۔ بابا جان سو رہے تھے اور اماں جان باورچی خانے میں تھیں۔ تینوں بھائی اس وقت کام پر گئے ہوئے تھے۔ اس نے شکر کیا کہ اس وقت کوئی سامنے موجود نہیں تھا کیونکہ کہ اس وقت وہ کسی سے بات کرنے کی حالت میں نہیں تھی۔

آج کا دن عجیب تھا، بے حد عجیب۔

کیا ہوتا اگر وہ شخص وقت پر وہاں نا آتا، کیا ہوتا اگر امائزہ ذوالفقار یونیورسٹی کے پہلے دن ہی اپنا سب کچھ لٹوا آتی۔ کیا ہوتا؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس "کیا ہوتا" کے آگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔ کمرے میں آتے ہی وہ بستر پر ڈھیر ہو گئی۔ایک آنسو اس کی آنکھ سے نکل کر بالوں میں جذب ہوا۔

"اوہ اللہ !اے عزتوں کے مالک !ہمیشہ میری عزت کی حفاظت کرنا۔میں تیری کمزور سی بندی ہوں، مجھے کبھی تنہا نہ چھوڑنا۔"اسے عادت تھی تنہائی میں اپنے رب سے ہم کلام ہونے کی۔اللہ سے باتیں کرتے کرتے کب اس کی آنکھ لگ گئی اسے خبر ہی نہ ہوئی۔

★☆☆☆☆☆★

رات کو شایان گھر آیا تو وہ اکیلا نہیں تھا۔اس کے ساتھ اس کا بہترین دوست شہریار خیام بھی تھا۔

"السلام علیکم !"ان دونوں نے یک زبان کہا۔لاؤنج میں اس وقت امائزہ کے علاوہ سب موجود تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وعلیکم السلام!" سب نے بیک وقت جواب دیا۔

"شیری بھائی آپ!" یہ ارمغان تھا جس کی شہریار سے بہت بنتی تھی۔ اسے سب پیار سے شیری ہی بلاتے تھے۔ وہ اٹھ کر سب سے پہلے اس کے پاس آیا اور اس کے سینے سے لگ گیا۔ پھر باری باری سب اس سے ملے جب کہ ارمغان صاحب کی باتیں شروع ہو چکی تھی۔

"ارمغان! بچے کو سکون سے بیٹھ جانے دو، آتے ہی اس کے ساتھ چپک گئے ہو، اس کو تازہ دم ہو لینے دو۔" یہ اماں جان تھیں جنہیں انیتس سالہ شہریار خیام "بچہ" لگ رہا تھا۔

"اماں جان! ہماری گڑیا نظر نہیں آرہی آج۔" شایان بھائی امائزہ کی غیر موجودگی محسوس کر کے پوچھ بیٹھے۔

"اچھا ہی ہوا وہ پرکشش چڑیل یہاں نہیں ہے۔" شہریار یہ بس دل میں ہی سوچ سکا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پتہ نہیں بیٹا! یونی سے آتے ہی وہ کمرے میں بند ہو گئی تھی۔ میں نے کھانے کا پوچھا تو بھوک نہیں ہے کہہ کر منع کر دیا۔" اماں جان نے تفصیل سے بتایا۔ ان سب کے چہروں پر پریشانی عیاں تھی ماسوائے شہریار کے۔

اسے ہمیشہ سے ہی اس لڑکی سے عجیب سی چڑ تھی۔ شاید وہ لڑکی ہی عجیب تھی۔ بے حد عجیب۔

"کاشان! تم شیری کو گیسٹ روم میں لے جاؤ، میں ذرا گڑیا کو دیکھ لوں۔" شایان نے یہ کہتے ہوئے امائزہ کے کمرے کا رخ کیا اور شہریار بس اس کی اپنی بہن کے لیے محبت دیکھتا رہ گیا۔ پھر سر جھٹک کر گیسٹ روم کی طرف بڑھ گیا۔

★☆☆☆☆☆★

www.novelsclubb.com

شایان نے امائزہ کے کمرے کا دروازہ آہستہ سے کھٹکھٹایا لیکن جواب ندارد۔ وہ آہستہ سے دروازہ دھکیل کر اندر آیا۔ پورے کمرے میں گھپ اندھیرا تھا۔ اس نے لائٹ جلائی تو امائزہ کو بستر پر بے سدھ پایا۔

"امائزہ گڑیا! کیا ہوا چندا؟" شایان نے اس کے قریب جا کر اس کو ہلاتے ہوئے پوچھا تو امائزہ نے مندی مندی آنکھیں کھولی۔

"میں ٹھیک ہوں بھائی۔" امائزہ نے کہا اور پھر آنکھیں موند گئی۔ شایان نے اس کے ماتھے پر ہاتھ لگایا جو کہ گرم تھا۔ نجانے وہ کتنی دیر سے بخار میں پھنک رہی تھی۔ شایان کے دل کو کچھ ہوا۔

ایسا ہی تو ہوتا ہے یہ بہن بھائی کا رشتہ، ایک دوسرے سے جتنا مرضی لڑ جھگڑ لیں ایک دوسرے کی معمولی سی تکلیف پر تڑپ اٹھتے ہیں۔ شاید خون کی کشش اسے ہی کہتے ہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ارمغان! ڈاکٹر کو فون کرو فوراً۔" ارمغان جو کہ شایان کے پیچھے ہی کمرے میں داخل ہوا تھا

اسے شایان نے مخاطب کر کے کہا۔ وہ بغیر کچھ کہے فون کرنے باہر چلا گیا۔ اتنے میں اماں جان

اور بابا جان بھی اس کے کمرے میں آ گئے تھے۔

"شایان! کیا ہوا امائزہ کو؟" بابا جان نے پوچھا۔ وہ بھی متفکر نظر آتے تھے۔

"پتہ نہیں بابا جان! اسے بخار ہو رہا ہے۔ اماں جان آپ امائزہ کے لیے کچھ ہلکا پھلکا کھانے کے

لیے بنا دیں۔" اس نے پہلی بات بابا جان سے بول کر دوسری بات اماں جان سے کہی۔

اتنے میں ڈاکٹر مریم بھی آ گئیں۔ اس کا ضروری معائنہ کر کے اور دوائیں دے کر چلی گئیں۔

★☆☆☆☆☆★

رات کا دوسرا پہر تھا۔ ہر طرف ہو کا عالم تھا جب ایک سنسان راستے پر ایک ہیولا چلتا ہوا نظر آیا۔

دور سے دیکھنے پر وہ کوئی سایہ معلوم ہوتا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ محتاط انداز میں ارد گرد دیکھ کر چل رہا تھا۔ یکایک وہ برگد کے ایک بوسیدہ درخت کے نیچے آکر رکا۔ کچھ دیر بعد وہاں ایک اور ہیولا آکر رکا۔

"AHK RPAS"

مقابل نے کوڈ ورڈز میں کچھ جاننا چاہا۔

"A92 HKR"

مقابل نے بھی کوڈ ورڈز میں جواب دیا۔ صحیح کوڈ ورڈز ملنے پر مقابل نے اس نقاب پوش کو ایک تھیلا دیا۔ یہ تھی ایک غدار وطن اور ایک دشمن ملک جاسوس کی پہلی ملاقات۔

نجانے لوگ چند سکوں کے عوض اپنے ضمیر کا سودا کیوں کر لیتے ہیں۔ شاید وہ بھول جاتے ہیں کہ اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے۔ وہ پہلے تو ظالموں کو ڈھیل دیتا ہے لیکن جب ان کی رسی کھینچنے پر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آتا ہے تو سلطنتوں کے تخت بھی الٹتے ہیں، فرعون غرقِ نیل بھی ہوتے ہیں اور عاد و ثمود بھی ہلاک و برباد ہو جاتے ہیں۔ لیکن کوئی تو سمجھے۔

اتنے میں وہاں عجیب سا شور اٹھا۔ بھاری قدموں کی آواز ہر سو پھیل گئی۔ وہ دونوں ہیولے یک دم چوکنا ہوئے۔ ہر طرف گولیاں چلنے لگیں۔ ایک گولی اس غدار وطن کے ماتھے کے بیچوں بیچ جا لگی۔

ایک غدار آپ کا کتنا ہی عزیز کیوں نا ہو اس کی سزا صرف موت ہے۔ جو شخص اپنے وطن کا وفادار نا ہو سکا وہ اور کسی سے کیا خاک وفاداری کرے گا۔

"میجر ڈیمونیو! وہ را کا جاسوس بھاگ نکلا ہے۔" کیپٹن تیمور علی نے میجر ڈیمونیو کو ڈرتے ڈرتے آگاہ کیا جو کہ آئی ایس آئی کا سب سے خطرناک جاسوس تصور کیا جاتا تھا۔ اس کے اشتعال سے ہر کوئی پناہ مانگتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اچھے سے دیکھو، وہ یہیں کہیں ہونا چاہیے، وہ زیادہ دور نہیں گیا ہوگا کیونکہ گولی اسے بھی لگی ہے۔" میجر ڈیمونیو نے اپنے اشتعال پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

اس کے بعد ان لوگوں نے وہاں کا چپہ چپہ چھان مارا لیکن کوئی سراغ ہاتھ نہیں آیا۔ نا جانے اسے زمین کھا گئی تھی یا آسمان نگل گیا تھا لیکن یہ تو طے تھا کہ وہ بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

یہ میجر ڈیمونیو کی پہلی ہار تھی ورنہ وہ ہمیشہ کامیاب ٹھہرا تھا لیکن ہر چیز زندگی میں پہلی بار کبھی نہ کبھی ہوتی ہے۔

ڈیمونیو سپینش میں "شیطان" کو کہتے ہیں۔ وہ دوستوں کے لیے ڈیمونیو تھا اور دشمنوں کے لیے لوسیفر لیکن اس کے اصل سے صرف ایک شخص واقف تھا جو کہ اس کا ہم راز تھا۔

لیکن کون جانے کوئی اور بھی اس راز کا رازدار بننے والا تھا، لیکن کون جانے۔

★☆☆☆☆☆★

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رات تین بجے کا وقت تھا جب وہ چپکے سے گھر میں داخل ہوا۔اسے باورچی خانے میں سے کھٹ پٹ کی آواز سنائی دی۔اپنے فطری تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے باورچی خانے کا رخ کیا۔

"کون ہے وہاں؟" اس نے دبے قدموں باورچی خانے میں آتے ہوئے کہا۔امائزہ جو اپنے دھیان میں فریج میں سر دیے کھڑی تھی اچھل کر سیدھی ہوئی۔

"میرا تراہ ہی نکال دیا تھا۔" امائزہ اپنے دھیان میں بولی مگر جب سامنے کھڑے شخص پر نظر پڑی تو وہ اسے پہچاننے سے قاصر تھی۔

"چور۔۔۔چور۔۔۔چور۔۔۔" یک دم ہی اس نے شور مچانا شروع کر دیا جس پر شہریار بھی گھبرا گیا۔اس نے آگے بڑھ کر امائزہ کے منہ پر ہاتھ رکھنا چاہا تو وہ اور اونچی آواز میں چلانا شروع ہو گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اتنے میں باقی سب بھی کمروں سے نکل آئے۔

"کیا ہوا امائزہ کہاں ہے چور؟" کاشان بھائی جو سب سے پہلے باورچی خانے میں پہنچے تھے انھوں نے پوچھا۔

امائزہ نے کانپتے ہاتھوں سے اس طرف اشارہ کیا جہاں شہریار مسکراہٹ دبائے کھڑا تھا۔ پل بھر میں ماجرا سب کی سمجھ میں آگیا۔ اماں جان اور بابا جان اپنے کمروں میں چلے گئے کہ بہن بھائی مل کر معاملہ سلجھالیں گے۔

ارمغان کمپنی کے کام کے سلسلے میں شہر سے باہر تھا لہٰذا وہ موجود نہیں تھا جب کہ شایان بھائی بہت مشکل سے اپنا قہقہہ روکے کھڑے تھے۔ ضبط کے باعث ان کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

"حیرت ہے گڑیا وہ چور ہو کر ابھی تک یہیں کھڑا ہے۔" کاشان بھائی نے میٹھا سا طنز کیا جبکہ امائزہ نے حیرت سے سب کو دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مطلب ؟"وہ اب بھی نہیں سمجھی تھی۔

"امائزہ بیٹا یہ میرا دوست ہے شہریار خیام یہ اب سے یہیں ہمارے ساتھ رہے گا۔"شایان بھائی نے شہریار کے شانوں کے گرد ہاتھ پھیلا کر کہا۔

"محترمہ میں شہریار خیام ایک چھوٹی سی ملٹی نیشنل کمپنی کا سی۔ای۔او۔ جب یہاں آیا تھا تب آپ محو استراحت تھیں اس لیے ملاقات نہیں ہو سکی۔"شہریار کورنش بجالایا جب کہ اس کی اتنی خالص اردو پر سب مسکرا دیے اور امائزہ کا چہرہ خفت سے سرخ ہو گیا۔

"چلو بھئی اب سب چل کر سو جاؤ۔"شایان بھائی نے سب کو جانے کا کہا اور کاشان بھائی کے ساتھ باورچی خانے سے نکل گئے۔

"باگڑبلا۔۔۔"شہریار کو دیکھ کر وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی اور باورچی خانے سے نکلتی چلی گئی۔

جب کہ اپنے لیے "باگڑ بلے "کا خطاب سن کر شہریار نے بے ساختہ اپنے منہ کو چھوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آہ این دختر دیوانہ"

(اف یہ پاگل لڑکی)

وہ بس یہ سوچ ہی سکا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ آج کا دن بہت تھکا دینے والا تھا۔

★☆☆☆☆☆★

ستاروں سے چمک لے کر

گلابوں سے مہک لے کر

ہواؤں سے کسک لے کر

فضاؤں سے دھنک لے کر

یہ دھڑکن بیٹھے بیٹھے ہی

کسی کو کیوں بلاتی ہے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سکھی یہ بھید ہے جگ میں

یوں ہی سوچ بنا اکثر

اچانک بے ارادہ ہی

محبت ہو ہی جاتی ہے

امائزہ کو یونی جاتے آج مہینہ ہو گیا تھا۔دن یوں ہی بے کیف گزر رہے تھے۔

پڑھائی کی مصروفیت اور گھر میں بھائی کے دوست کی موجودگی اب وہ کمرے سے کم ہی باہر نکلتی تھی۔آج وہ یونی آئی تو وہی بدمعاش لڑکے راستے میں کھڑے تھے۔ان کو دیکھ کر امائزہ کی ٹانگیں کانپنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"محترمہ کبھی کسی کو اتنی اجازت نا دیں کہ وہ اپنی چند باتوں سے ہی آپ کو ڈرا جائے نہ تو آپ کوئی سنڈریلا ہیں اور نہ ہی زندگی کوئی پریوں کی کہانی ہے۔" کسی کی سنجیدہ سی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔ وہ ہمت کر کے آگے بڑھی۔

عجیب بات تھی کہ آج کسی نے اس کا راستہ نہیں روکا۔ اسے حیرت ہوئی۔

اتفاقاً آج اس کی بس چھوٹ گئی تھی وہ گھر جانے کے لیے پیدل نکل گئی۔ راستے میں اسے محسوس ہوا کہ کوئی اس کا تعاقب کر رہا ہے۔

وہ ڈر گئی تھی۔ ایک نظر پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ ہمائیوں تھا۔ امائزہ کا رنگ سفید پڑ گیا۔

"یا اللہ کیا میں نے اس کو غلط سمجھا تھا؟ کیا وہ بھی دوسروں کی طرح عصمتوں کا سودا گر ہے؟ یا اللہ پلیز میری مدد فرما۔" وہ دل ہی دل میں اللہ سے مخاطب ہوئی۔ مزید 10 منٹ بعد وہ اپنے گھر

www.novelsclubb.com

کے دروازے کے باہر پہنچ گئی تھی۔ امائزہ نے دیکھا ہمائیوں کافی فاصلے پر کھڑا اسے ہی دیکھ رہا

تھا۔وہ سر جھٹک کر اندر کی جانب بڑھ گئی۔

★☆☆☆☆☆★

لوگ ہر موڑ پر رک کر سنبھلتے کیوں ہیں؟

اتنا ڈرتے ہیں تو پھر گھر سے نکلتے کیوں ہیں؟

میں نا جگنو ہوں، دیا ہوں، نا کوئی تارا

روشنی والے میرے نام سے جلتے کیوں ہیں؟

نیند سے میرا تعلق ہی نہیں برسوں سے

خواب آ آ کر میری چھت پر ٹہلتے کیوں ہیں؟

موڑ ہوتا ہے جوانی کا سنبھلنے کے لیے

www.novelsclubb.com

اور سب لوگ یہیں آکر پھسلتے کیوں ہیں؟

یہ سلسلہ لگاتار دو مہینوں تک چلتا رہا ہمائیوں کا یونی سے لے کر گھر تک امائزہ کے پیچھے چلتے رہنا۔

ہمیشہ نا محسوس انداز میں اس کے آس پاس رہنا۔

پھر اچانک ایک دن ہمائیوں کا غائب ہو جانا امائزہ کو بے چین کر گیا۔ پتہ نہیں کیوں لیکن اسے

عادت سی ہو گئی تھی ہمائیوں کو اپنے آس پاس دیکھنے کی۔

خیر تھی تو وہ بھی انسان ہی لگاتار پانی پڑنے سے تو پتھر میں بھی شگاف پڑ جاتا ہے پھر اس کے دل

میں کیسے نا پڑتا؟ اگر اسے معلوم ہوتا کہ اس کا موم ہونا اسے کس اذیت میں مبتلا کرے گا تو وہ

اپنے دل پر تالا لگا کر چابی بحرالکاہل میں پھینک آتی۔

امائزہ ابھی ہمائیوں کے بارے میں سوچ ہی رہی تھی کہ اس کی دوست علینا اس سے ملنے کے

لئے کمرے میں ہی آگئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"السلام علیکم کیسی ہو لڑکی؟ تم تو مجھے بھول ہی گئی۔" حسبِ عادت سلام کا جواب دیے بغیر وہ اپنی ہانکنا شروع ہو گئی تھی۔

"وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں الحمدللہ اور میں تمھیں بالکل نہیں بھولی بس پڑھائی میں مصروف ہو گئی تھی۔" امائزہ نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا جب کہ آخری بات پر کوئی اندر سے بولا 'کیا واقعی' لیکن اس نے سر جھٹک دیا۔

"اچھا اچھا بس بے وفا عورت مجھے پتہ ہے کہ تم کتنی مصروف تھی پڑھائی میں۔" علینا کا انداز ہنوز خفگی لیے ہوئے تھا۔

"اچھا ملکہ عالیہ یہ ناچیز بندی آپ سے معافی چاہتی ہے اب خوش؟" امائزہ نے التجائیہ لہجے میں کہا جب کہ اس کے انداز پر علینا کا قہقہہ گونج۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اچھا چھوڑو ان باتوں کو میں تم سے ایک مسئلے پر بات کرنے آئی ہوں۔" وہ اچانک سنجیدہ ہو گئی کچھ دیر پہلے والی شوخی اب مفقود تھی۔

"ہاں بولو میں سن رہی ہوں۔" امائزہ نے فطری تجسس کے تحت کہا۔

"یار میری کلاس میں ایک لڑکا ہے اس نے مجھے پرپوز کیا ہے لیکن میں نے اس کو منع کر دیا اب مجھے اس کے رد عمل سے ڈر لگ رہا ہے۔" علینا نے اسے اپنا مسئلہ بتایا۔

"تو تم نے منع کیوں کر دیا جب وہ شخص تم سے محبت کا دعویدار ہے تو؟" امائزہ نے حیرت سے پوچھا۔

"کیونکہ میرے لیے محبت سے زیادہ عزت اہم ہے جو شخص میری عزت ہی نہیں کرتا میں یہ کیسے مان لوں وہ مجھ سے محبت کرتا ہو گا۔ ویسے بھی وہ محبت بھی کوئی محبت ہے جس میں عزت،

www.novelsclubb.com

اعتبار اور وفا ہی نا ہو۔"علینا کی باتیں بہت گہری تھیں جو کم از کم امائزہ جیسی لا ابالی لڑکی کی سمجھ سے بالاتر تھیں۔

"تمھیں کیسے پتہ وہ شخص تمھاری عزت نہیں کرتا؟"امائزہ کی طرف سے ایک اور سوال داغا گیا اور کیا ہی بے تکا سوال تھا وہ جو اس سے مشورہ لینے آئی تھی اب اسے سمجھانے بیٹھ گئی۔

ممکن نہیں ہے مجھ سے یہ طرزِ منافقت

دنیا تیرے مزاج کا بندہ نہیں ہوں میں

"میرے ابو نے مجھے ایک بات کہی تھی کہ بیٹا کبھی کوئی ایسا کام نا کرنا جس سے آپ کے باپ اور بھائی کا سر شرم سے جھکے۔ یہ بات میرے دل و دماغ نقش ہو گئی تھی تب سے ایک دعا میری ڈھیر ساری دعاؤں میں شامل ہو گئی تھی کہ اے اللہ مجھے کبھی نا محرم کی محبت میں مبتلا نا کرنا۔

دوسری بات میرا ماننا یہ ہے کہ جس شخص کو اللہ نے میری قسمت میں لکھا ہے وہ اس کو خود ہی میرے ماں باپ تک پہنچا دے گا پھر ان خرافات میں پڑنے کا مقصد؟

تیسری اور سب سے اہم بات آج کل نا جانے کتنے ہی کپل بنتے ہیں لیکن کتنے آخر تک ساتھ نبھاتے ہیں؟ ہر کوئی مخلص نہیں ہوتا، ہر شخص آپ کو اپنی عزت نہیں بناتا۔ میں تو ان لڑکیوں پر حیران ہوتی ہوں جو کہتی ہیں کہ ہم تو اپنا ہمسفر خود ڈھونڈیں گی۔ 95٪ لوگ صرف وقت گزاری کرتے ہیں اور یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ آج کل لڑکوں سے زیادہ لڑکیاں خراب ہیں۔

جس دن لڑکیوں کو محرم اور نامحرم کا فرق پتہ چل گیا آدھے مسئلے اسی دن حل ہو جائیں گے۔" علینا اپنی بات کہہ کر خاموش ہوئی جبکہ اس کی سوچ نے امائزہ کو اندر تک جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ دل میں اللہ کے خوف نے سر اٹھایا تھا لیکن کون جانے یہ کب تک تھا؟ لیکن کون جانے۔

★☆☆☆☆☆★

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کوئی جان نہیں پایا میری اذیت کو

خود کو سنبھالنے میں خاصا کمال رکھتا ہوں

ایک ہفتہ ہونے کو آیا تھا۔ ہمائیوں کا کچھ اتا پتا نہیں تھا۔ امائزہ عجیب چڑ چڑی ہوئی، ہوئی تھی۔ وہ خود اپنی کیفیت سمجھنے سے انجان تھی۔ گھر والوں نے پڑھائی کا دباؤ سمجھ کر بات نظر انداز کر دی۔

مگر ایک شخص ایسا بھی تھا جس کی نظر اس کی ہر حرکت پر تھی اور وہ شخص تھا "میجر ڈیمونیو۔"

نجانے اس نے کہاں امائزہ کو دیکھا لیکن اس کی زیرک نگاہوں سے امائزہ کی حرکتیں پوشیدہ نہیں رہ سکیں۔ لہذا ڈیمونیو نے اپنے جاسوس امائزہ کے پیچھے لگا دیے جو اس کی پل پل کی خبر اس کو دیتے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

21اپریل 2023 کا سورج طلوع ہوا۔امائزہ اپنے بستر سے کسلمندی سے اٹھی۔آج اس کا یونی آنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن اسائنمنٹ جمع کروانے کی آخری تاریخ تھی لہذا اس کو آنا پڑا۔

ابھی وہ ڈین کے آفس میں اسائنمنٹ جمع کروا کر نکلی ہی تھی کہ راستے میں اس کی نظر ہمائیوں پر پڑی۔ طبیعت یک دم ہی خوش گوار ہو گئی۔ ہمائیوں جو اپنے دوستوں کے ساتھ کھڑا تھا اس پر نظر پڑتے ہی ان لوگوں سے معذرت کر کے اس کی طرف آنے لگا۔

امائزہ کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔ فوراً اپنی نظروں کا زاویہ موڑا لیکن تب تک وہ اس تک پہنچ چکا تھا۔

"السلام علیکم محترمہ۔" ہمائیوں کورنش بجالایا۔ حلیہ بہت مختلف تھا اس کا۔ بال کٹے ہوئے، کان میں بالی بھی نہیں تھی۔ ہاتھوں میں بینڈز بھی نہیں تھے اور گریبان بھی بند تھا۔ بلاشبہ وہ ایک خوش شکل مرد تھا۔ اور اس کی مسکراہٹ۔۔۔ واللہ! امائزہ کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وعلیکم السلام۔" امائزہ نے خود کو سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔

"ویسے بڑی کوئی بے مروت بندی ہیں آپ۔ بندہ ایک ماہ سے نظر نہیں آیا اور آپ نے حال احوال پوچھنے کی بھی زحمت نہیں کی۔" نہ چاہتے ہوئے بھی وہ شکوہ کر گیا۔

"مم۔۔۔ مجھے دیر ہو رہی ہے، میں چلتی ہوں۔ اللہ حافظ۔" امائزہ ہکلاتے ہوئے وہاں سے نکل گئی اور ہمائیوں ہر بار کی طرح اس کے پیچھے ہو لیا۔

وہ شخص ایک ساحر تھا اور اس کو اس بات کا ادراک تھا۔ امائزہ نے خود کو ایک عجیب مخمصے میں پایا۔ وہ شخص جتنا اچھا مرضی سہی لیکن تھا تو نا محرم ہی نا !

انسان خطا کا پتلا ہے، نا چاہتے ہوئے بھی خطا کر جاتا ہے۔ لیکن:

"جو گناہ کرتا ہے وہ انسان ہے، جو گناہ کر کے پچھتاتا ہے وہ ولی ہے اور جو گناہ کر کے اتراتا ہے وہ شیطان ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

★☆☆☆☆☆★

آج امائزہ کا سارا دن بہت خوشگوار گزرا۔ طبیعت پر چھایا چڑچڑاپن بالکل غائب ہو گیا۔ گھر والے خوش تھے کہ چلو وہ اپنے معمول پر واپس آ گئی۔ رات کو عشاء کی نماز پڑھ کر وہ سونے کے لیے لیٹی تھی کہ اس کا فون بجنے لگا۔

نمبر غیر شناسا تھا اس لیے اس نے فون نہیں اٹھایا۔ لیکن مقابل بھی کوئی ڈھیٹ قسم کا شخص تھا، اس کے بعد دوسری اور پھر تیسری بار فون بجنے پر اس نے کال اٹھالی۔

"ہیلو!" لٹھ مار انداز میں امائزہ نے کہا۔

"زہے نصیب!" دوسری طرف بھاری گھمبیر آواز میں کہا گیا۔ امائزہ کا دل یکبارگی دھڑکا۔

"کون؟" دل کی رفتار تیز تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"خادم کو ہمائیوں خلیل کہتے ہیں۔اب یہ مت پوچھیے گا کہ مجھے آپ کا نمبر کہاں سے ملا۔ یہ مشکل کام نہیں ہے آج کل۔" مقابل کی آواز میں ایک سرشاری تھی جیسے اپنی ہی بات سے محظوظ ہوا ہو۔

"آپ کو کوئی کام تھا مجھ سے؟" امائزہ کی تیوری چڑھ گئی۔

"نہیں!" اب کے مقابل سنجیدہ ہوا۔

"پھر فون کرنے کی وجہ؟" امائزہ کو اس کا یوں بلاوجہ فون کرنا ایک آنکھ نہیں بھایا۔

"ویسے ہی! بس آپ سے بات کرنا چاہ رہا تھا۔" شاید اس کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا۔

"ہمائیوں صاحب میں آپ کو بہت مہذب شخص سمجھتی تھی جسے عورت کی عزت کا خیال رکھنا آتا تھا لیکن میں غلط تھی۔ بہت شکریہ میری غلط فہمی دور کرنے کے لیے۔ آئندہ فون کرنے سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اجتناب کیجئے گا۔ اللہ حافظ۔" یہ کہہ کر اس نے کھٹاک سے فون بند کر دیا اور اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

کتنی غلط تھی وہ اس کے بارے میں۔ کتنا اچھا سمجھتی تھی وہ اسے اور وہ کیا نکلا؟ اسے تو اس کی عزت کا ہی پاس نا تھا۔ جو کبھی بھی، کسی بھی وقت منھ اٹھا کر اس کو فون کرنے لگ گیا تھا۔ اس نے اپنا سر تکیے پر رکھ دیا۔ ایک آنسو کنپٹی پر بہہ کر بے مول ہوا۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"اور نماز روکتی ہے بے حیائی اور برے کاموں سے۔"

وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی جب ہمائیوں کا فون آیا۔ یہ اس کی نماز ہی تھی جس نے آج اسے نامحرم سے بات کرنے سے روکا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیکن سوال یہ تھا وہ کب تک نماز کی پابند رہتی ہے؟ کب تک اپنا تعلق اپنے اللہ سے، اس پاک پروردگار سے مضبوط رکھتی ہے۔ کیونکہ ایک وقت میں نماز اور بے حیائی میں سے کوئی ایک ہی رہ سکتی ہے۔ کیا پاک اور ناپاک مماثل ہو سکتے ہیں؟

★☆☆☆☆☆★

دن پر لگا کر اڑ گئے تھے۔ ایک ہفتہ ہونے کو آیا تھا لیکن امائزہ کو ہمائیوں نظر نہیں آیا۔ اس رات کے بعد دل میں پھوٹی محبت کی کونپل کو اس نے اکھاڑ پھینکا تھا۔ اس وقت وہ یونی میں موجود برگد کے درخت کے نیچے بیٹھی تھی۔ وہ بہت انہماک سے کام کر رہی تھی جب ہمائیوں اس کے پاس آیا۔

"السلام علیکم!" ہمائیوں نے بات کا آغاز کیا۔ امائزہ کی تیوری چڑھ گئی۔ وہ بغیر جواب دیے اپنی چیزیں سمیٹنے لگی۔ مطلب صاف تھا وہ کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سنو! میں اس رات کے لیے معذرت خواہ ہوں، مجھے اتنی رات کو فون نہیں کرنا چاہیے تھا۔"

اس کے لہجے میں شرمندگی عیاں تھی۔

"ہو گیا آپ کا؟ اب میں جاؤں؟" امائزہ کے تیور ہنوز بگڑے ہوئے تھے۔

"پہلے میری معذرت قبول کریں پھر آپ جا سکتی ہیں۔" ہمائیوں بھی اپنے نام کا ایک ہی ڈھیٹ پیدا ہوا تھا دنیا میں۔

"کوئی زبردستی ہے؟" امائزہ نے آئبرو اچکائی۔

"نہیں! محبت ہے۔" برجستہ جواب آیا۔ امائزہ کا دل یکبارگی دھڑکا۔ چہرہ گلنار ہو گیا۔

"وہ۔۔۔ مجھے کلاس کے لیے دیر ہو رہی ہے۔ اللہ حافظ۔" یہ کہہ کر وہ فوراً وہاں سے اٹھ گئی اور تیز تیز قدموں سے اپنی کلاس کی طرف بڑھ گئی جب کہ پیچھے ہمائیوں اس کی رفتار دیکھ کر مسکرا اتارہ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

★☆☆☆☆☆★

اب امائزہ اور ہمائیوں کا معمول بن گیا تھا، وہ دونوں ایک دوسرے کا خیال رکھنے لگے تھے۔

آتے جاتے ایک دوسرے کا حال احوال پوچھ لیتے۔ کسی دن ہمائیوں نا آتا تو امائزہ کو اس کی فکر لگ جاتی اور اگر کسی دن امائزہ کو یونی آتے ہوئے دیر ہو جاتی تو ہمائیوں بے چین ہو جاتا۔

ان دنوں وہ بہت خوش رہنے لگی تھی۔ وہ بھی عام دنوں جیسا ایک دن تھا۔ امائزہ ابھی کلاس لے کر باہر نکلی ہی تھی کہ ہمائیوں اپنی جانب آتا دکھائی دیا۔

"السلام علیکم!" ہمائیوں نے بات کا آغاز کیا۔

"وعلیکم السلام!" مدھم آواز میں جواب آیا۔

"کیسی ہو؟" ایک بار پھر کوشش کی گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"الحمدللہ۔" امائزہ کی نظر ہمائیوں کے علاوہ ہر جگہ پر تھی۔ ناجانے کیوں وہ اس کی طرف دیکھ نہیں پاتی تھی شاید اس کی سحر زدہ مسکراہٹ کی وجہ سے۔

"کیا ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں؟" ہمائیوں نے گویا اجازت چاہی۔ امائزہ بغیر کچھ بولے اس کے ساتھ چلنے لگی۔ وہ لوگ برگد کے درخت کے نیچے موجود بینچ پر بیٹھ گئے جہاں امائزہ اکثر پڑھائی کرتی تھی۔

کچھ لمحے خاموشی کی نظر ہو گئے۔

"آپ کو کوئی بات کرنی تھی؟" امائزہ سے مزید صبر نا ہوا تو بول پڑی۔

"امائزہ تم جانتی ہو میں تمھیں پسند کرتا ہوں۔ میں تم سے نکاح کا خواہشمند ہوں۔ میرے کچھ کام اٹکے ہوئے ہیں جن کی وجہ سے میں مجبور ہوں اور ان کاموں کے مکمل ہوتے ہی میں تمھارے گھر رشتہ بھجواؤں گا۔ کیا تم میرا انتظار کرو گی؟" ہمائیوں نے امید بھری نظروں سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی طرف دیکھا اور امائزہ۔۔۔اس کو اپنا آپ ہواؤں میں اڑتا ہوا محسوس ہوا لیکن فی الوقت

اپنے جذبات پر قابو رکھنا ضروری تھا۔

"میں انتظار کروں گی۔" اور یہ کہہ کر وہ چلی گئی۔

مرد کبھی بھی مجبور نہیں ہوتا اور جو مجبوری کا رونا روتا ہے اس سے زیادہ فراڈ کوئی نہیں ہوتا۔ مرد

اگر عزت دینے پر آئے تو ایک طوائف کو بھی ملکہ بنادے اور اگر رسوا کرنے پر آئے تو ایک ملکہ کو

بھی طوائف بنادے۔

★☆☆☆☆☆★

مطلب کی دنیا ہے، فریب کا زمانہ ہے

دلوں میں نفرت ہے، منہ پہ یارانہ ہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رات دس بجے کا وقت تھا۔امائزہ وضو کر کے بیت الخلاء سے نکلی تھی۔اس کا ارادہ نماز پڑھنے کا تھا

کہ اچانک اس کا موبائل رنگ ہوا۔اس کے قدم بے اختیاری میں اس کی طرف اٹھنے لگے۔اس

نے نمبر دیکھا تو ہمائیوں کا نام جگمگا رہا تھا۔اس کے چہرے پر گلال بکھرنے لگا۔کچھ سوچتے ہوئے

اس نے فون اٹھالیا۔

"زہے نصیب!"بھاری گھمبیر آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔امائزہ خاموش رہی۔

"کیسی ہو؟"کچھ دیر بعد پوچھا گیا۔

"ٹھیک ہوں۔آپ کیسے ہیں؟"ناجانے کیوں اس سے بات کرتے ہوئے وہ ہمیشہ چھوئی موئی

بن جایا کرتی تھی۔

"یہ میرے گناہگار کان کیا سن رہے ہیں؟

The great lady Amaiza Zulfiqar

نے مجھ سے میرا حال پوچھا۔" دوسری طرف ڈرامائی انداز میں کہا گیا۔امائزہ بے ساختہ کھلکھلا اٹھی۔

"آپ مذاق 'بھی' کرتے ہیں۔میں تو آپ کو بہت سنجیدہ سمجھتی تھی۔" وہ بے اختیار کہ اٹھی اور پھر باتوں کا سلسلہ چل نکلا۔

وہ جو نماز پڑھنے کے لیے اٹھی تھی اب ایک لوسیفر نے اس کو اللہ کی یاد سے غافل کر دیا تھا۔

"فجر اور عشاء کی نماز منافقین پر بھاری ہے۔"

(صحیح بخاری)

اب دیکھنا یہ تھا کہ اللہ کی یاد سے غفلت اس کو کس نہج پر لے جاتی ہے۔

★☆☆☆☆☆★

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ دنیا فتنوں کا گڑھ ہے۔اور ان فتنوں میں سے ایک بہت بڑا فتنہ نامحرم کی محبت کا ہے۔ جن سے بچنے کا واحد حل اپنے اللہ سے اپنا تعلق مضبوط کرنا ہے۔وہ جو سب دیکھتا ہے، سب جانتا ہے پھر بھی سب کو سنتا ہے۔کاش کوئی سمجھ جائے۔کاش!

آج اتوار تھا اور بہت عرصے بعد وہ سب گھر والے ایک ساتھ بیٹھے تھے۔ جن میں "شہریار خیام" بھی شامل تھا۔اور موضوع گفتگو تھا شہریار خیام کی شادی۔

"شیری بھائی! دیکھیں اب آپ بوڑھے ہو رہے ہیں۔ کچھ ترس کھائیں اپنی ہونے والی نصف بہتر پر اور شادی کر لیں۔" یہ چٹکلا چھوڑنے والا کوئی اور نہیں ارمغان ذوالفقار تھا۔ شہریار جتنا اس موضوع سے بچنے کی کوشش کرتا تھا وہ اتنا ہی اس موضوع پر بات کر کے اسے زچ کرتا تھا۔

"یار! میری شادی کہاں سے آگئی یہاں؟" وہ یک دم سٹپٹا گیا۔ صنفِ نازک سے تو وہ ویسے بھی دور بھاگتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شیری بھائی! اب تو آپ کو گھوڑی چڑھ ہی جانا چاہیے۔ دیکھیں سر میں سفید بال بھی گئے ہیں۔" اب کی بار کاشان ذوالفقار نے گفتگو میں حصہ لیا۔ شہریار کے بالوں میں بچپن سے قدرتی طور پر ایک لٹ سفید بالوں کی بھی تھی جس کی وجہ سے وہ لوگ اس کو بڑھاپے کا طعنہ دے کر چڑھاتے تھے۔

"میری چھوڑو، آپ کے یہ بھائی صاحب مجھ سے پورے دو سال بڑے ہیں پہلے ان کا انتظام کرو۔" شہریار نے شایان کو بھی گفتگو میں گھسیٹا جو اس کی بات پر بس اسے گھور کر رہ گیا لیکن یہاں پرواہ کسے تھی؟

"اللہ کا خوف کریں شیری بھائی کیوں مجھے شیر کی کچھار میں پھینکنا چاہتے ہیں۔" ارمغان نے دہائی دی۔ ایسے مذاق وہ صرف شہریار کے ساتھ ہی کر سکتے تھے شایان کے ساتھ کر کے انھوں نے مرنا تھوڑی تھا۔

www.novelsclubb.com

ان سب کی نوک جھوک میں امائزہ خاموش بیٹھی تھی۔اس کی خاموشی کو اور کسی نے محسوس کیا یا نہیں لیکن شایان ذوالفقار نے شدت سے محسوس کیا تھا لیکن پھر اس نے سر جھٹک دیا۔اس کو اپنی بہن پر اندھا اعتماد تھا۔

کاش اسے پتہ ہوتا کہ اس کا یہ اعتماد کس طرح ریزہ ریزہ ہونے والا ہے تو وہ امائزہ سے باز پرس ضرور کرتا۔جو نا صرف عشاء سے لے کر فجر تک ہمائیوں خلیل سے بات کرتی تھی بلکہ اب تو ہر جگہ اس کے ساتھ نظر بھی آتی تھی۔

شاید ہی اس دنیا میں ایسی کوئی شراب بنی ہو گی جس میں آدھی رات کو نا محرم سے بات کرنے سے زیادہ نشہ ہو۔

★☆☆☆☆☆★

کہتے ہیں مکافات عمل کی مار بہت سخت ہے۔آج جو آپ دوسروں کے ساتھ کروگے وہ کل آپ کے سامنے آئے گی۔ابھی تو یہ وہ سزا ہے جو دنیا میں ملنی ہے۔سوچو وہ سزا کیسی ہوگی جو آخرت میں ملے گی۔وہ آگ جو وہاں ہوگی،وہ اللہ کی آگ ہوگی۔وہ عذاب اللہ کا عذاب ہوگا۔لیکن کوئی سوچے تو!کاش !کوئی سوچے۔

ایشا خلیل خود میں مگن رہنے والی لڑکی تھی۔وہ اور علینا ہم جماعت تھیں لہذا دونوں کی اچھی دوستی تھی اور آج وہ دونوں ایک ساتھ کیفے ٹیریا میں بیٹھی تھیں۔

"کیا بات ہے علینا تم کچھ پریشان لگ رہی ہو۔"ایشا جو کافی دیر سے علینا سے باتیں کرنے کی کوشش کر رہی تھی اب اس کی عدم توجہی دیکھ کر پوچھے بنا نا رہ سکی۔

"نہیں تو،ایسا تو کچھ نہیں ہے۔"علینا ایک دم ماحول میں واپس آئی۔

"ہم سے کیسی پردہ داری؟کھل کے بتاؤ کیا بات ہے۔"وہ ایشا ہی کیا جو بال کی کھال نا نکالے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایسی بات نہیں ہے میں امائزہ کی وجہ سے پریشان ہوں کچھ۔"علینا نے گہری سانس خارج کی۔

"امائزہ؟ وہ تمھاری بچپن کی دوست۔"علینا ایشا سے کئی بار امائزہ کا ذکر کر چکی تھی جبھی وہ فوراً پہچان گئی۔

"ہاں وہی۔"علینا نے تائید کی۔

"کیا ہوا اسے؟"ایشا نے فکر مندی سے پوچھا۔بلاشبہ وہ ایک صاف دل کی لڑکی تھی۔

"یار وہ غلط لوگوں کی کمپنی میں اٹھنے بیٹھنے لگی ہے۔اس لیے مجھے اس کی فکر رہتی ہے۔"علینا نے فکر مندی سے کہا۔وہ یہ نا کہہ سکی کہ مجھے تمھارا بھائی صحیح آدمی نہیں لگتا۔

"فکر مت کرو۔اللہ ہے نا! وہ سب بہتر کرے گا،انشاءاللہ۔"ایشا نے صدق دل سے کہا۔وہ بھی اچانک فکر مند ہو گئی تھی۔علینا کو اس پر ٹوٹ کے پیار آیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اوہ مائی اللہ! ایشا خلیل اور سیریس؟ یہ میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہی۔" علینا نے ڈرامائی انداز میں کہا۔

"بد تمیز عورت! شرم کرو۔" ایشا نے اسے گھور کر دیکھا۔

"یہ عورت کسے کہا؟" علینا نے تیوری چڑھائی۔

"عورت کو۔" ایشا نے کندھے اچکائے اور وہاں سے بھاگ گئی۔ علینا کو جب بات سمجھ میں آئی تو وہ اسے مارنے کے لیے اس کے پیچھے دوڑی لیکن تب تک وہ بہت دور نکل چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

★☆☆☆☆☆★

جب بھی انسان کوئی گناہ کا کام کرنے لگتا ہے تو پہلے پہل اسے ہچکچاہٹ محسوس ہوتی ہے، اس کے قدم ڈگمگاتے ہیں، ضمیر اسے ملامت کرتا ہے لیکن جب ایک بار انسان گناہ کا ارتکاب کر لے

تو وہ نڈر ہو جاتا ہے، آہستہ آہستہ اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور اللہ کا خوف اس کے دل سے نکل جاتا ہے۔

امائزہ کے ساتھ بھی کچھ یہی ہوا تھا۔ ہمائیوں نے جب پہلے پہل اس کو ہوٹل میں کھانا کھانے کی دعوت دی تو وہ ہچکچائی۔ لیکن اب۔۔۔اب گویا وہ نڈر ہو گئی تھی۔ جیسے دل میں پکڑے جانے کا کوئی اندیشہ ہی نا ہو، جیسے اللہ دیکھ ہی نا رہا ہو۔

"امائزہ کچھ نہیں ہو گا یار، کوئی نہیں دیکھے گا، تم خواہ مخواہ ہچکچا رہی ہو۔" جب امائزہ نے پہلی بار اپنا ڈر ہمائیوں کے سامنے رکھا تو اس نے کہا تھا۔

وہ کہنا چاہتی تھی کہ "کوئی دیکھے یا نا دیکھے، اللہ تو ہر وقت دیکھ رہا ہے" لیکن اس کے لبوں پر قفل لگ گیا۔ شاید اس کے دل میں بھی چور تھا اس لیے۔۔۔ شاید وہ خود بھی ہمائیوں کے ساتھ جانا چاہتی تھی.

www.novelsclubb.com

اور اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ ہمائیوں نے اس کے لیے ہوٹل کا کمرہ بک کروالیا تاکہ وہ لوگ کچھ دیر تنہا گزار سکیں لیکن وہ بھول گئے تھے کہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

ترجمہ "جب دو نامحرم تنہائی میں ساتھ ہوتے ہیں تو ان کے درمیان تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ "

لیکن اللہ کو جس کو بچانا مقصود ہو تو وہ پھر اسے بچا ہی لیتا ہے۔

ابھی وہ دونوں کھانا کھا کر بیٹھے ہی تھے کہ ہر طرف شور مچ گیا۔ پولیس نے ہوٹل میں ریڈ کی تھی۔ ساتھ میں آرمی اور رینجرز بھی موجود تھے۔

www.novelsclubb.com

"خبر پکی ہے کیپٹن تیمور؟ ایچ -کے اسی ہوٹل میں موجود ہے؟" میجر ڈیمونیو نے اپنے دست راست سے پوچھا۔

"یس سر! پکی خبر ہے۔" کیپٹن تیمور نے تائید کی۔

"پھر پھیل جاؤ ہر طرف، مجھے ایچ- کے زندہ یا مردہ کسی بھی حالت میں چاہیے۔۔۔ پکڑو اسے۔" میجر ڈیمونیو نے حکم دیا۔ ہمائیوں جو کہ صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے کمرے سے باہر آیا تھا میجر ڈیمونیو اور کیپٹن تیمور کی باتیں سن کر الٹے قدموں واپس مڑا۔

"امائزہ میری بات غور سے سنو! آرمی ہر طرف پھیل چکی ہے۔ ہماری ایک کمرے میں اکٹھے اور تنہا موجودگی کا یہ لوگ غلط مطلب لے سکتے ہیں۔ میں پچھلے دروازے سے نکل رہا ہوں تم بھی جتنا جلدی ہو سکے نکل جاؤ۔" یہ کہہ کر ہمائیوں ایک چھلاوے کی طرح کمرے سے نکل گیا۔ اور امائزہ۔۔۔ اس کی حالت تو ایسی تھی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔

پانچ منٹ بعد پولیس کے دو اہلکار، ایک لیڈی کانسٹیبل اور کیپٹن تیمور کمرے میں داخل ہوئے۔

"آفیسر اریسٹ کریں انھیں۔" کیپٹن تیمور نے حکم جاری کیا اور امائزہ بت بنی اپنے ساتھ ہوئی کاروائی دیکھ رہی تھی۔ جبکہ ایچ- کے ایک بار پھر ان کے ہاتھوں سے نکل گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مرد کبھی بھی بزدل نہیں ہوتا مرد تو غیرت والا ہوتا ہے جس کو خود سے جڑے لوگوں کی حفاظت

کرنا آتی ہے۔ مرد وہ ہوتا ہے جو خود سے وابستہ عورت کو اپنی عزت سمجھے۔اس کی حفاظت کی

خاطر ہر حد سے گزر جائے۔

اور ہمائیوں خلیل۔۔۔مرد نہیں تھا!

★☆☆☆☆☆★

سنا ہے فرشتے جان لیتے ہیں

خیر چھوڑو اب انسان لیتے ہیں

اس شہر کے منافق سے تنگ آگیا ہوں میں

بیچ کر جسم اب لوگ سامان لیتے ہیں

ہے بخشش جب تیرے اختیار میں مولا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پھر لوگ کیوں امتحان لیتے ہیں؟

امائزہ کو جیل لے کر آیا جا چکا تھا اور اب وہ صمم بکمم بنی بیٹھی تھی۔لیڈی کانسٹیبل اس سے سر کھپا کھپا کر تھک گئی تھی لیکن جواب ندارد۔

"مے آئی کم ان سر؟"کیپٹن تیمور نے اندر آنے کی اجازت لی۔

"یس۔"میجر ڈیمونیو اس کی طرف متوجہ ہوئے۔کیپٹن تیمور نے سلیوٹ کیا اور پھر بات کا آغاز کیا۔

"سر وہ لڑکی "امائزہ ذوالفقار" جو ہوٹل کے کمرے سے پکڑی گئی تھی۔۔۔"کیپٹن تیمور نے وقفہ لیا۔

"مجھ سے قسطوں میں بات مت کرو کیپٹن۔"میجر ڈیمونیو کو غصہ آنے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سر وہ لڑکی کچھ بولنے پر رضامند نہیں ہے کہ وہ وہاں کس کے ساتھ آئی تھی اور کیوں آئی تھی؟" کیپٹن تیمور نے عاجز آکر کہا۔

"ٹھیک ہے، ان کی ڈیٹیلز نکلواؤ اور ان کے گھر والوں کو بلواؤ، پھر دیکھتے ہیں کہ کیا کرنا ہے۔"

میجر ڈیمونیو واپس اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گئے گویا یہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں تھا اس کے لیے۔

کچھ دیر بعد چشم فلک نے دیکھا کہ شایان ذوالفقار اور کاشان ذوالفقار بھاگتے ہوئے پولیس سٹیشن آرہے ہیں۔

وہ دونوں گھر والوں کی میٹنگ سے فارغ ہوئے تھے جب شایان کو پولیس سٹیشن سے فون آیا۔

اتفاقاً اس وقت کاشان بھی اس کے ساتھ تھا پھر وہ دونوں بغیر کسی کو اطلاع دیے پولیس سٹیشن روانہ ہوئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"انسپکٹر کہاں ہے میری بہن؟" کاشان ذوالفقار نے غصے سے پوچھا۔ کسی بھی غیرت مند مرد کے لیے یہ بات ناقابل قبول ہے کہ اس کے گھر کی عزت تھانوں میں پائی جائے۔ شایان نے اس کو حوصلہ رکھنے کو کہا۔

"انسپکٹر میں اپنی بہن سے ملنا چاہتا ہوں یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ آپ شریف گھر کی لڑکیوں کو تھانے اور کچہریوں کے چکر لگواتے پھریں۔" شایان نے تحمل سے کہا لیکن دل کی حالت سے تو بس اللہ ہی واقف تھا۔

"صاحب جی۔۔۔ شریف گھر کی لڑکیوں کا یہ شیوہ نہیں ہوتا کہ وہ اپنی گھر کی عزتوں کو روند کر دن دہاڑے ایک بدنام زمانہ ہوٹل کے کمرے میں تنہا پائی جائیں شریف گھر کی لڑکیاں تو ایسی جگہوں پر جانے سے پہلے سو بار سوچتی ہیں۔" کانسٹیبل نے تمسخر اڑایا شایان اور کاشان پر گھڑوں پانی گر گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیاواقعی شریف گھر کی لڑکیاں ایسی ہوتی ہیں؟کیاشریف گھر کی لڑکیاں گھر والوں سے جھوٹ بول کر،ان کو دھوکادے کر گھر سے نکلتی ہیں؟کیاواقعی شریف گھر کی لڑکیوں میں اتنی ہمت ہوتی ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کامان اور اپنے بھائیوں کی عزت قدموں تلے روند کر گھر سے نکل جائیں؟کیاماں باپ آزادی اسی لیے دیتے ہیں؟

جیسے تیسے معاملہ رفع دفع کر کے وہ دونوں امائزہ کو گھر لے آئے لیکن کسی کو خبر نہ ہوئی۔ان دونوں میں سے کسی نے بھی اس سے بات کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی۔

★☆☆☆☆☆★

کیا کہا؟

محبت ہے؟

کس سے؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نامحرم سے؟

کیا ضروری ہے وہ؟

حدود اللہ سے تجاوز ہے وہ

کیا کہا؟

دل نہیں مانتا؟

کیسے چھوڑو گے اسے؟

مجھے تم یہ بتاؤ

روز محشر دور ہے کیا؟

کیا کرو گے تب؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا منہ دکھاؤ گے رب کو؟

کیا برداشت کر لو گے وہ سختی؟

وہ آگ

وہ میزان

وہ پل صراط

کیا کہا؟

اب اختیار نا رہا خود پہ؟

مجھے تم اتنا بتاؤ

کیا بابا کی عزت سے بڑی ہے،

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ محبت

کیا بھائیوں کے مان سے بڑی ہے،

یہ محبت

کیا تمھارے وقار سے بڑی ہے،

یہ محبت؟

(از خود)

www.novelsclubb.com

امائزہ کو اس واقعے کے بعد بہت گہرا صدمہ پہنچا تھا۔ وہ مسلسل تین دن سے بخار میں پھنک رہی تھی۔

اس کے بھائی اس سے ناراض تھے۔ یہ خیال ہی اس کا دل چیر دینے کو کافی تھا۔ وہیں ہمائیوں سے اسے نفرت محسوس ہو رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا مرد ہمائیوں جیسے ہوتے ہیں؟" ضمیر نے سوال کیا۔

"بالکل نہیں۔" روح نے جواب دیا اور یہ جواب اس کو شرمندہ کر گیا۔

یہ کہاں دل لگا بیٹھی تھی وہ؟ آج وہ خود اپنی ہی نظروں میں گر گئی تھی، پھر کبھی نا اٹھنے کے لیے۔

لیکن جانتی نہیں تھی کہ اصلی امتحان تو ابھی باقی تھا۔

آج کافی دنوں بعد علینا اس سے پھر ملنے آئی تھی۔

"السلام علیکم یہ کیا حال بنا رکھا ہے تم نے اپنا امائزہ؟" اس نے آتے ہی امائزہ پر گولہ باری شروع کر دی۔

www.novelsclubb.com

"وعلیکم السلام آؤ بیٹھو۔" امائزہ نے اداس مسکراہٹ کے ساتھ اس کا استقبال کیا اور اس کے سوال کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ نظرانداز کر دیا۔

"میں کچھ پوچھ رہی ہوں امائزہ کیا ہوا ہے تمھیں؟" علینا نے پھر اپنا سوال دہرایا۔

"نامحرم سے محبت کرنے کی سزا ملی ہے اور کچھ نہیں۔" امائزہ نے خود کو تلخی سے کہتے سنا۔

"نامحرم کون ہوتا ہے امائزہ؟" علینا نے پھر سوال داغا۔

"وہ جو محرم نہ ہو وہ جو آپ پر جائز حق نہ رکھتا ہو۔۔۔ وہ جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے حدود مقرر کی ہوں جس سے بات کرنا بھی باحالت مجبوری جائز ہو جس کی طرف دیکھنا بھی گناہ ہو اور جو یہ سب کرتا ہے ناوہ اللہ کی حدود سے تجاوز کرتا ہے۔ پھر اللہ جو واحد القہار ہے اس کا غضب اس شخص کے لیے کیسے جوش میں نا آئے؟" بولتے بولتے امائزہ کی آواز رندھ گئی۔

"پتہ ہے علینا یہ "مجاز" کیا ہے؟ اس کا مطلب کیا ہے؟" اس نے وقفہ لیا اور پھر بولنا شروع کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جسے آپ نے ہر حق دیا ہو اور اگر یہی مجاز نا محرم ہو تو یہ ایک ایسی اندھی کھائی ہے جس میں انسان جانتے بوجھتے خود کو گرا لیتا ہے پھر صرف خسارے ہی ہاتھ آتے ہیں۔" امائزہ نے بے دردی سے اپنے آنسو صاف کیے۔

علینا کو یقین نہیں آیا کہ یہ وہی امائزہ ہے جس کو وہ سمجھا سمجھا کر تھک جاتی تھی لیکن پھر بھی اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا تھا اور اب وہی امائزہ اتنی بڑی بڑی باتیں کرنے لگی ہے۔انسان کو بدلنے کے لیے صرف کچھ لمحے درکار ہوتے ہیں یا کوئی ایسا واقعہ جو اس کی ہستی ہلا دے۔

جیل میں گزارے گئے وہ تین گھنٹے امائزہ کے لیے ایک ایسا ہی واقعہ ثابت ہوئے تھے جنہوں نے اس کی ہستی ہلا کر رکھ دی تھی،اس سے اس کی ذات کا غرور چھین لیا تھا۔

"مجھے خوشی ہے کہ تم وقت رہتے سنبھل گئی،اب آئندہ کبھی اس راستے پر قدم نہ بڑھانا۔" علینا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہمم۔۔۔"

(اچھا دوست بھی اللہ کی دی گئی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے لیکن اگر علینا کو پتہ چل جائے کہ میں تین گھنٹے جیل کی سلاخوں کے پیچھے گزار کر آئی ہوں، تو کیا تب بھی وہ میرے ساتھ ایسی ہی رہے گی؟ شاید نہیں، ہاں بالکل نہیں۔)

امائزہ نے بے اختیار سوچا پھر وہ دونوں اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے لگیں۔

لیکن دروازے پر موجود ایک شخص نے یہ ساری گفتگو سنی تھی لیکن کون جانے کل کا سورج اپنے ساتھ کون سی تاریکیاں لے کر طلوع ہونے والا تھا لیکن کون جانے؟

★☆☆☆☆☆★

رات 11 بجے کا وقت تھا سب لوگ اپنے اپنے کمرے میں سونے جا چکے تھے ایسے میں کاشان بھائی نے امائزہ کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا لیکن جواب ندارد۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھوڑی دیر بعد وہ خود ہی دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہو گئے۔امائزہ اپنے بستر پر سوگوار سی لیٹی تھی کاشان بھائی کو دیکھ کر وہ اٹھ بیٹھی۔

"بھائی آپ؟"اس کو یقین نہیں آرہا تھا کہ کاشان بھائی خود اس کے کمرے میں آئے ہیں۔

"تم اس دن ہوٹل کے کمرے میں کیا کر رہی تھی امائزہ؟جب کہ ہمیں تم کہہ کر گئی تھی کہ تم اپنی دوست کے گھر جا رہی ہو۔اور ہو سکتا ہے کہ رات کو تم وہاں ہی رہو۔"کاشان بھائی کے جبڑے بھنچے ہوئے تھے۔

"بھائی۔۔۔"امائزہ نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"مجھے صرف سچ سننا ہے امائزہ ذوالفقار۔"کاشان بھائی کے انداز میں کوئی گنجائش نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بھائی میں اپنی دوست کے ساتھ وہاں گئی تھی۔ ہم سب فرینڈز کا گیٹ ٹو گیدر تھا وہاں۔ مجھے نہیں پتہ ہے کہ اس ہوٹل میں ڈر گز کا کاروبار ہوتا ہے اور یہ کہ وہ ہوٹل فحاشی کا اڈا ہے۔" وہ بے اختیار رونے لگی کاشان بھائی پر پھر بھی کوئی اثر نہ ہوا۔

"دوست کا نام ؟" ان کا انداز بے لچک تھا۔

"ہ۔۔۔ہہ۔۔۔ہما۔" وہ اٹک اٹک کر بولی۔

"کیا تمھاری دوست علینا بھی اس سب سے واقف تھی ؟"

وہ "ہاں" کہنے لگی تھی لیکن پھر ضمیر نے ملامت کی:

(اور کتنے جھوٹ بولو گی تم امائزہ ذوالفقار، کیا یہ خود غرضی کی انتہا نہیں ہے کہ تم اپنی سب سے مخلص دوست کو اس سب میں گھسیٹنے جارہی ہو۔)

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں بھائی۔" اور بلاآخر اس نے سچ کہہ دیا۔ کاشان بھائی کے تنے ہوئے خدو خال ڈھیلے

ہوئے۔

"ٹھیک ہے کل سے یونی جانا شروع کرو اور اپنی فضول دوستوں سے دور رہو۔" یہ کہہ کر وہ چلے

گئے امائزہ کی آنکھ سے ایک آنسو بہہ نکلا۔

★☆☆☆☆☆★

حال

موت اس کی ہے جس کا زمانہ کرے افسوس

یوں تو آئے ہیں سبھی اس دنیا میں مرنے کے لیے

لوسیفر ان تینوں بھائیوں کو لے کر گھر میں داخل ہوا۔ یہ ایک نسبتاً درمیانہ گھر تھا نا زیادہ بڑا، نا

زیادہ چھوٹا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گھر کے اندر داخل ہو تو ایک چھوٹا سا پورچ نظر آئے گا جس میں ایک گاڑی باآسانی کھڑی ہو سکتی ہے اس کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا باغیچہ تھا۔

سامنے چار سیڑھیاں لگی تھیں۔ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آؤ تو ایک وسیع ہال نما کمرہ تھا جس میں ایک صوفہ سیٹ پڑا تھا اور سامنے دیوار پر ایک ایل۔سی۔ڈی لگی تھی۔

ساتھ ایک اوپن کچن تھا اور بائیں دیوار کی طرف دو کمرے تھے۔ کمروں کے ساتھ سیڑھیاں بنی ہوئی تھی جو کہ دوسرے فلور پر جاتی تھیں وہاں پر تین کمرے تھے۔

"آپ لوگ بیٹھیں میں بلاتا ہوں اسے۔" لوسیفر نے ان تینوں سے کہا۔

"امائز کہاں ہو یار؟ دیکھو کون آیا ہے؟" اس نے سیڑھیوں سے کچھ دور آکر آواز دی۔

امائزہ جو کہ دوسرے فلور پر تھی لوسیفر کی آواز سن کر دوڑتی ہوئی آئی لیکن پہلی سیڑھی پر ہی اس کا پاؤں پھسلا اور وہ نیچے گر گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"امائزہ۔۔۔" اس پکار میں ایک تڑپ تھی، ایک درد تھا۔ یہ پکار اس کے محبوب شوہر کی پکار تھی۔

جب کہ وہ تینوں بھائی اس اچانک افتاد پہ بوکھلا اٹھے۔ پہلے لوسیفر چار قدموں کا فاصلہ تہ کر کے اس کے پاس پہنچا پھر وہ سب بھی اس کے ارد گرد جمع ہو گئے۔

امائزہ کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔ وہ مشکل سے سانس لے رہی تھی۔

"بھائی۔۔۔ ہو سکے۔۔۔ تو۔۔۔ اپنی۔۔۔ اس گناہگار بہن کو۔۔۔ معاف کر دیجیے گا۔"

الفاظ ٹوٹ ٹوٹ کر حلق سے برآمد ہوئے۔ ایک آنسو آنکھ سے گر کر اس کی کنپٹی میں جذب ہوا۔

وہ آنسو، خون کا آنسو تھا۔ اور اس کے بعد امائزہ ذوالفقار کی آنکھیں بند ہو گئیں۔

"گاڑی نکالو۔" اور پھر سب امائزہ کو لے کر ہسپتال روانہ ہوئے۔

★☆☆☆☆☆★

مقدر کی زنجیروں میں پھنسے ہم بے بس لوگ

عمر گزار دیتے ہیں معجزوں کے انتظار میں

ماضی:

آج امائزہ یونی آئی تو اس کا چہرہ ہر جزبے سے عاری تھا۔نہ ہمائیوں سے ملنے کی جلدی تھی اور نہ ہی اسے دیکھنے کا اشتیاق۔کچھ بھی تو نہیں تھا وہاں۔

"ہیلو!" ابھی وہ کلاس میں جا رہی تھی کہ کسی نے پیچھے سے آ کر کہا۔امائزہ جانتی تھی کہ وہ کون ہے اس لیے بغیر جواب دیے آگے بڑھ گئی۔

"ناراض ہو؟" پھر پوچھا گیا۔جیسے چار دن پہلے کچھ ہوا ہی نا ہو۔

"مسٹر ہمائیوں خلیل! میرا آپ سے ایسا کوئی رشتہ نہیں ہے جس کے تحت میں آپ سے ناراض ہوں۔آپ نا تو میرے باپ ہیں، نا بھائی اور نا ہی شوہر۔اس لیے بہتر ہو گا کہ آپ مجھ سے رابطہ رکھنے سے گریز کریں۔"اس نے درشتگی سے کہا۔

"ہاں میں تمھارا محرم نہیں ہوں، لیکن بن تو سکتا ہوں۔"ہمائیوں نے لجاجت سے کہا۔

"لیکن اب میں نہیں چاہتی کہ آپ جیسا بزدل انسان میرا محرم بنے۔"اپنی بات کہ کر امائزہ تن فن کرتی وہاں سے چلی گئی اور پیچھے ہمائیوں غصے سے مٹھیاں بھینچتا رہ گیا۔

★☆☆☆☆☆★

دو دن بعد:

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

امائزہ یونی آئی۔۔۔ تمام لیکچرز لیے۔ اب وہ گھر جانے کو تھی۔آج موسم خاصا خوشگوار تھا لیکن امائزہ کو کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا شاید اس کا دل مردہ ہو چکا تھا اس لیے۔ایک کلاس کے پاس سے گزرتے ہوئے اس نے اپنا نام سنا اور ٹھٹھک کر رک گئی۔

"یار! یہ امائزہ ذوالفقار ویسے تو بڑی پارسا بنی پھرتی تھی لیکن نکلی تو وہ بھی ایک کمزور کردار کی لڑکی۔" ایک لڑکا خباثت سے بولا۔

"اس جیسی آوارہ لڑکیوں کا کردار بھی کوئی کردار ہوا بھلا؟ ارے جو لڑکی اپنے ماں باپ کی نہ ہو سکی وہ کسی اور کی کیا ہو گی؟" یہ آواز، یہ آواز وہ لاکھوں میں پہچان سکتی تھی کیونکہ یہ آواز ہمائیوں خلیل کی تھی۔

"ویسے جگر، تو نے تو کمال کر دیا اس لڑکی کو پھانسنا ہمیں سب سے مشکل لگ رہا تھا اور تو نے کتنی آسانی سے اسے اپنی محبت کے جال میں پھنسا لیا۔" دوسرا لڑکا بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاہاہا! وہ لڑکی میرے لیے اب تک کا سب سے آسان ہدف تھی۔" ہمائیوں بولا اور ان سب کا چھت پھاڑ قہقہ گونجا۔

جو لڑکیاں اپنے محرم رشتوں کو چھوڑ کر نامحرم میں اپنا مخلص و ہمدرد تلاش کرتی ہیں وہ اکثر منہ کے بل گرتی ہیں۔اس نے کہیں پڑھا تھا کہ نامحرم چاہے نمازی و پرہیز گار ہو یا پھر کوئی جواری و شرابی، وہ قبر کا بچھو ہے یا جہنم کا انگارہ، اس سے زیادہ کچھ نہیں اور آج امائزہ ذوالفقار کو یہ بات سمجھ آگئی تھی۔

مزید سننے کی ہمت اس میں نہیں تھی۔ وہ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ لیڈیز واشروم پہنچی۔ صد شکر کہ وہاں کوئی اور لڑکی نہیں تھی۔اس نے نل کھولا اور پانی کے چھینٹے اپنے چہرے پر مارنے لگی۔آنسو تواتر سے اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا تھی وہ۔ایک کٹھ پتلی۔ کیوں دی اس نے ایک نامحرم کو اتنی اجازت دی کہ وہ لوسیفر بنا اس کے کردار کی دھجیاں اڑا گیا۔ہاں اصل لوسیفر ہمائیوں خلیل ہی تھا کیوں کہ اسی نے تو راہ سے بھٹکایا تھا امائزہ کو۔

جس طرح ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ میں تیرے سیدھے راستے پر گھات لگا کر بیٹھوں گا، میں ہر طرف سے آؤں گا آگے سے، پیچھے سے، دائیں سے، بائیں سے اور تیرے بندوں کو گمراہ کروں گا وہی کچھ ہمائیوں نے بھی کیا۔اس نے امائزہ کو ہر طرف سے متوجہ کرنے کی کوشش کی اور وہ کامیاب رہا۔

ابلیس کی بات کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے کہا تھا کہ جو میرے بندے ہوں گے تو انھیں گمراہ نہیں کر سکے گا۔ شیطان نے چاروں سمتوں سے آنے کا کہا تھا لیکن آسمان اور زمین کو بھول گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زمین پر انسان سجدہ کرتا ہے اور دعا اوپر آسمانوں تک جاتی ہے اور اتنا عرصہ ہمائیوں کے ساتھ رہنے کی وجہ سے امائزہ یہ دونوں کام بھول گئی تھی اس لیے شیطان کے شکنجے کا شکار ہو گئی۔

★☆☆☆☆☆★

امائزہ بڑی مشکل سے خود کو سنبھالتی ہوئی یونی گیٹ تک پہنچی کہ وہاں ہمائیوں نے اسے جالیا۔

"امائزہ! یار رکو تو۔" بڑے دوستانہ انداز میں کہا گیا۔امائزہ نے خالی خالی نظروں سے اسے دیکھا۔

"تم مجھ سے ملے بغیر ہی جا رہی تھی۔" جواب ندارد۔ہمائیوں کو کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا لیکن اس نے سر جھٹک دیا۔

"اچھا چلو پاس موجود کیفے میں جا کر بات کرتے ہیں۔ مجھے لگتا ہے کچھ غلط فہمیاں ہیں جن کو سلجھانا ضروری ہے۔" ہمائیوں نے امید بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔امائزہ نے گہرا سانس خارج کیا اور کیفے کی طرف چل دی۔ایک آخری امید کے تحت شاید جو اس نے سنا وہ غلط

www.novelsclubb.com

ہو۔ لیکن اکثر جو ہم سوچتے ہیں ضروری نہیں کہ وہ پورا بھی ہو۔ اگر ہر چیز دنیا میں ہی ملنے لگے تو آخرت کے لیے کیا رہ جائے گا؟

بی۔ زی۔ یو سے کچھ دور موجود کیفے میں وہ دونوں آ گئے۔ امائزہ ہنوز خاموش تھی۔ ہمائیوں نے بہت بار اس سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔

وہ دونوں ایک کونے والی میز پر جا کر بیٹھ گئے۔ دوپہر تین بجے کا وقت تھا لوگوں کا ہجوم نا ہونے کے برابر تھا۔

"امائزہ دیکھو اس دن جو کچھ بھی ہوا اسے بھول جاؤ۔ میری جگہ کوئی بھی ہوتا تو یہی کرتا۔ آخر اپنی جان بچانے کا حق سب کو ہوتا ہے۔" ہمائیوں نے منت کرنے والے انداز میں کہا۔

"کیا بھول جاؤں مسٹر ہمائیوں؟" ٹھنڈے ٹھار لہجے میں جواب آیا۔

"کیا مطلب؟" ہمائیوں نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔

"کیا بھول جاؤں، تمھاری بزدلی، تمھارا فریب یا تمھارا وہ گھٹیا چہرہ جو ابھی کچھ دیر پہلے میں یونی میں دیکھ کر آئی ہوں۔ مجھے لگا تھا کہ تم مجھ سے معافی مانگو گے لیکن میں بھول گئی تھی کہ جن کی انا کی دیوار بہت اونچی ہوتی ہے وہ خود کو زمینی خدا سمجھنے لگتے ہیں اور اپنے تکبر میں آکر مالک کن فیکوں کو بھول جاتے ہیں۔" امائزہ کی باتیں سن کر ہمائیوں کو جھٹکہ لگا۔ لیکن وہ بہت جلد خود کو سنبھال گیا تھا۔

"فلسفہ اچھا بول لیتی ہو تم۔ ہاں کیا ہے میں نے فراڈ۔ بتاؤ کیا کر لو گی تم؟" ڈھٹائی میں وہ اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتا تھا۔

"کیوں؟" امائزہ کی آنکھیں پانیوں سے بھری ہوئی تھیں لیکن زبان سے صرف ایک ہی لفظ نکلا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں کہ میری نظر میں تم جیسی لڑکیاں آوارہ اور بدکردار ہوتی ہیں جو اپنے محرم رشتوں کو چھوڑ کر کسی نامحرم سے محبت کی پینگیں بڑھاتی ہیں۔ تم میرے لیے صرف وقت گزاری کا سامان تھی اور میں تمھیں آگے بیچنا چاہتا تھا۔ خیر کروں گا تو میں اب بھی یہی۔ اگر ذرا سی بھی آواز نکالی تو انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔" ہمائیوں کے الفاظ بہت سخت تھے۔ وہ اسے سیدھے لفظوں میں دھمکا رہا تھا۔ اور جب وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر زبردستی اس کو لے جانے لگا تو ایک مضبوط ہاتھ کا مکہ ہمائیوں کے منھ پر پڑا۔

وہ اوندھے منھ میز پر جا گرا۔ مقابل کو دیکھ کر امائزہ کو سکون ہوا لیکن اس کی خون آشام نظریں دیکھ کر اس کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا سانس نیچے رہ گیا۔

اللہ جب انسان کو بچانے پر آتا ہے تو وہاں سے وسیلے بناتا ہے جہاں سے انسان کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ امائزہ کو اس بات کا ادراک تھا لیکن آنے والے وقت کا سوچ کر اس کی روح کانپ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

★☆☆☆☆☆★

تم نے اندازِ محبت دیکھا ہے اندازِ وفا نہیں وصی

پنجرہ کھول بھی دو تو کچھ پرندے اڑا نہیں کرتے

شہریار تن فن کرتا شایان کے آفس پہنچا۔شایان ذوالفقار جو پوری طرح سے اپنے کام میں مگن تھا،اس کی اچانک آمد پر ہڑ بڑا گیا۔

"مسٹر شہریار خیام، آپ کو پتہ ہونا چاہیے کسی کے آفس میں دروازہ کھٹکھٹا کر داخل ہوا جاتا ہے۔"شایان نے میٹھا سا طنز کیا۔شہریار مسلسل اسے گھور رہا تھا۔

"کیا ہے، گھورنا بند کرے گا اب۔"شایان نے زچ ہو کر کہا۔

"تو مجھے سیدھی طرح بتائے گا کہ کیا ہوا ہے تجھے ؟"شہریار بے لچک انداز میں بولا۔

"کیا ہوا ہے؟"شایان نے نظریں چرائیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پچھلے کچھ دنوں سے دیکھ رہا ہوں تو پریشان نظر آرہا ہے۔" شہریار کے انداز میں واضح پریشانی تھی۔

"نہیں یار تیرا وہم ہے۔" شایان نے بات کو ٹالا۔ جانتا تھا کہ جب تک اس کو اصل بات نہیں بتائے گا وہ جان نہیں چھوڑنے والا۔ اتنے میں ارمغان ذوالفقار دروازہ کھٹکھٹا کر اندر داخل ہوا۔

شایان نے اس کی آمد کو غنیمت جانا۔ کچھ دیر تک وہ کسی پروجیکٹ کے حوالے سے بات کرتے رہے جب ارمغان نے کہا،

"بھائی! کیوں نا آج کہیں باہر چل کر کھانا کھایا جائے۔" وہ کھانے کا شیدائی تھا۔ پورے ملتان میں ایسا کوئی ریسٹورنٹ، ایسا کوئی کیفے نہیں تھا جہاں وہ نا گیا ہو۔

"بھکڑ آدمی! کم کھایا کرو ورنہ پھٹ جاؤ گے کسی دن۔" شہریار نے کہا جس کو وہ ہمیشہ کی طرح ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اچھا ٹھیک ہے چلتے ہیں۔" شایان نے کہا مبادا ان دونوں کی لڑائی ہی نا شروع ہو جائے۔اور کچھ دیر بعد وہ لوگ "chef 'N' knife" جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔

★☆☆☆☆☆★

جیسے ہی وہ لوگ ریسٹورنٹ پہنچے ارمغان کو ایک میز پر امائزہ کے ہونے کا گمان ہوا۔ وہ مسلسل ٹکٹکی باندھے اس طرف دیکھ رہا تھا۔

"نظروں کو قابو میں کرو لڑکے۔" شہریار نے اسے ڈپٹتے ہوئے کہا اور پیچھے سے اس کی گردن دبوچ لی۔

"شرم کرو ارمغان! بھائیوں کے سامنے لڑکی کو تاڑ رہے ہو۔" اب کی بار شایان نے بھی گفتگو میں حصہ لیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بھائی مجھے لگتا ہے وہ لڑکی امائزہ ہے۔" ارمغان کا چہرہ فق تھا۔ جب شایان نے اس کی طرف دیکھا تو اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ جب کہ شہریار کو کوئی فرق نہیں پڑا۔ وہ کون سا اس کا محرم تھا جو اسے فرق پڑتا۔

شایان غصے سے اس میز کی جانب بڑھا۔ جب کہ پیچھے ارمغان اور شہریار بھی تھے۔ ہمائیوں کی آخری بات وہ لوگ بھی سن چکے تھے اب کی بار شہریار کو بھی غصہ آنے لگا کہ اس لڑکی کو لوگوں کی پہچان بالکل بھی نہیں تھی۔

وہ دونوں اپنی گفتگو میں اتنے محو تھے کہ ان تینوں کے وہاں آنے کی خبر ہی نا ہوئی اور جب ہمائیوں اسے وہاں سے لے جانے لگا تو شایان نے ایک زوردار مکہ اس کے منھ پر مارا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

امائزہ کو جہاں تسلی ہوئی وہیں اس کا دل دھک سے رہ گیا کیونکہ ان تینوں کی آنکھیں خطرناک حد تک سرخ تھیں۔ شایان نے ہمائیوں کو مار مار کر ادھ موا کر دیا۔ اتنے میں وہاں ریسٹورنٹ کا مینیجر بھی آگیا لیکن شہریار نے اسے یہ کہ کر کہ

"یہ ہمارا آپسی معاملہ ہے۔" اسے واپس بھیج دیا۔

"تم سمجھنا تمھارے بھائی آج سے مر گئے تمھارے لیے۔" شایان نے قہر برساتی نظروں سے امائزہ کو دیکھا۔ دل تو کر رہا تھا لگائے اس کو دو کان کے نیچے لیکن وہ عورتوں پر ہاتھ نہیں اٹھاتا تھا اور عورت بھی وہ جو اس کی بہن تھی۔ اور پھر وہ وہاں سے نکل گیا۔

اس بیچ ارمغان پولیس کو فون کر چکا تھا اور ضروری کارروائی کرنے کے بعد پولیس ہمائیوں کو لے کر چلی گئی۔

"امائزہ کا مطلب ہوتا ہے خدا کا دیا ہوا تحفہ۔ تم نے تو اپنے نام کا بھی پاس نہیں رکھا۔ بھائی آپ اسے لے کر آ جایئے گا۔ میں اب اس لڑکی کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا۔" ارمغان نے شدت ضبط سے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

"چلیں محترمہ!" شہریار نے امائزہ کو ہوش دلایا جو بت بنی کھڑی تھی۔ وہ بغیر کچھ کہے اس کے ساتھ چل دی۔

زندگی کبھی کبھی انسان سے بہت بڑے بڑے امتحان لیتی ہے۔ اب وقت تھا کہ امائزہ ذوالفقار اپنے حصے کے امتحانوں کا سامنا کرتی۔

★☆☆☆☆☆★

گاڑی میں مسلسل خاموشی تھی۔ شہریار امائزہ کو گھر کے پاس بنے ایک پارک میں لے آیا۔ جانتا تھا کہ اسے اس وقت تنہائی کی ضرورت ہے۔

www.novelsclubb.com

اس کو یہ لڑکی بالکل پسند نہیں تھی۔ ناجانے کیوں اسے آج اس سے ہمدردی محسوس ہو رہی تھی۔ شاید وہ اس کے جان سے عزیز دوست کی بہن تھی اس لیے۔

امائزہ پارک کے کونے میں لگے ایک بینچ پر بیٹھ گئی۔ اور گہرے گہرے سانس لینے لگی۔ شہریار اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھا تھا۔ منظر وہی تھا۔ کردار بدل گئے تھے۔ آج بینچ پر ہمائیوں کی جگہ شہریار بیٹھا تھا۔

"زندگی اتنی بے یقین کیوں ہوتی ہے؟" امائزہ نے خود کلامی کی۔

"زندگی بے یقین نہیں ہوتی۔ انسان زندگی سے امیدیں زیادہ لگا لیتا ہے اور جب امیدیں ٹوٹتی ہیں تو انسان ٹوٹ جاتا ہے۔" شہریار نے نامحسوس طریقے سے اسے جواب دیا۔ امائزہ خالی خالی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا محبت کرنا گناہ ہے؟" عجیب سی کیفیت تھی وہاں یوں جیسے اس کے اور شہریار کے علاوہ ہر چیز تھم گئی ہو۔وہ لمحہ انکشاف کا لمحہ تھا۔وہ لمحہ عذاب کا لمحہ تھا۔

"محبت کرنا گناہ نہیں ہے۔اس محبت کو ناپاک کر دینا گناہ ہے۔اور مقام افسوس یہ ہے کہ تم اپنی محبت کو پاک نہیں رکھ سکی امائزہ۔" شہریار نے تاسف سے کہا۔

"آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟" بے یقینی سی بے یقینی تھی۔حیرت سی حیرت تھی۔

"اللہ کی حدود کو پامال کیا ہے تم نے۔اگر غور کرو تو اندازہ ہو گا تمھیں۔" اب شہریار کو غصہ آنے لگا لیکن وہ تحمل سے سب سمجھا رہا تھا اسے۔

"لیکن میں نے کیا کیا ہے؟ صرف ہو ٹلنگ ہی تو کی ہے۔" امائزہ سے بولا نہیں جا رہا تھا۔وہ جانتی تھی شہریار کی کی گئی تمام باتیں سچ ہیں لیکن اپنا دفاع بھی تو کرنا تھا نا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"صرف ہو ٹلنگ ؟ کیا واقعی ؟ جب ایک کام سے اللہ نے منع کیا ہے تو تمھاری ہمت کیسے ہوئی جانتے بوجھتے وہ کام کرنے کی ؟ کیا ابھی بھی تمھیں لگتا ہے کہ تم سزا کی مستحق نہیں ہو ؟" امائزہ کو لگا اس کا سانس بند ہو جائے گا۔

"لیکن اسلام نے تو مجھے اپنی پسند رکھنے کا اختیار دیا ہے۔" ایک آخری کوشش کی تھی اس نے۔

"پسند کرنے میں اور حد سے بڑھنے میں فرق ہوتا ہے امائزہ ذوالفقار لیکن شاید تمھارے دل پر مہر لگ چکی ہے جو تمھیں کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔" شہریار کی آنکھوں میں صرف افسوس تھا۔ اور شاید ہمدردی بھی۔ مزید کچھ سننے کی ہمت امائزہ میں نہیں تھی۔ وہ اٹھ کر جانے لگی جب اس نے شہریار کو کہتے سنا،

"شادی کرو گی مجھ سے ؟" وہ بے یقین تھی۔ کیا سب کچھ جاننے کے باوجود بھی وہ اس سے شادی کا خواہشمند تھا؟ کیا وہ شہریار خیام کے قابل تھی؟ یقیناً نہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ سب میرے بڑوں کے کرنے کے فیصلے ہیں۔اگر آپ سچ میں میرے ساتھ مخلص ہیں تو میرے بابا سے میرا ہاتھ مانگیں۔ان کا جو بھی فیصلہ ہو گا مجھے قبول ہو گا۔"امائزہ نے خود کو کہتے سنا اور یہ کہ کر وہ جانے لگی۔

"سنو!"شہریار نے پیچھے سے آواز دی۔امائزہ رکی لیکن مڑی نہیں۔

"یہ دنیا لوسیفر کہتی ہے مجھے۔ the fallen angel لیکن عشق باوفا ہے میرا، محبت بے غرض ہے میری۔اب تم سے تمھارا محرم بن کر ہی ملوں گا۔"امائزہ کے اندر ہمت نہیں تھی کہ وہ ایک بار مڑ کر اس عظیم شخص کو دیکھ لے۔لہذا وہ پیچھے مڑے بغیر ہی وہاں سے بھاگ گئی۔

★☆☆☆☆☆★

حیادار زمانے کا گناہ گار شخص ٹھہرا میں

پرہیز گاروں سے درخواست ہے پرہیز کیجیے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"توبہ توبہ کیا زمانہ آگیا ہے۔ آج کل کی لڑکیوں کا تو کوئی بھروسہ ہی نہیں رہا۔" امائزہ پیدل گھر جا رہی تھی جب ایک عورت کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

"سہی کہ رہی ہو بہن، ذوالفقار صاحب کتنے خدا ترس انسان ہیں اور بیٹی اتنی ہی بد چلن۔" امائزہ کو لگا کسی نے اس کے کانوں میں پگلا ہوا سیسہ ڈال دیا ہے۔

"اماں ایسی لڑکیوں کی بھی بھلا کوئی عزت ہے جو کبھی ایک لڑکے کے ساتھ تو کبھی دوسرے لڑکے کے ساتھ پائی جائیں۔ میں نے خود دیکھا ہے اسے ہوٹل میں ایک لڑکے کے ساتھ بیٹھے اور اب۔۔۔۔" اس سے زیادہ سننے کی امائزہ میں ہمت نہیں تھی۔ اس کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے۔ آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ ہر چیز گڈمڈ ہو گئی تھی۔ سانس ساکن تھی۔ ہوا تھم گئی تھی۔

اتنے میں ایک ادھیڑ عمر شخص اس کے سامنے آیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اوبی بی! یہ شریفوں کا محلّہ ہے، تم جیسی طوائف زادیوں کا یہاں کوئی کام نہیں ہے خود تو خراب ہو ہی ہماری بیٹیوں کو بھی خراب کرو گی۔"

امائزہ کا ذہن تو "طوائف زادیوں" پہ ہی اٹک گیا۔ اسے کچھ خبر نا ہوئی کہ مزید کیا کہا گیا۔ کس نے کیا بات کی۔

"طوائف زادیوں ۔۔۔ طوائف زادیوں ۔۔۔۔ طوائف زادیوں ۔۔۔" اس ایک ہی لفظ کی گردان تھی ہر جگہ۔ وہ چیخنا چاہتی تھی، چلانا چاہتی تھی لیکن آواز حلق میں اٹک گئی تھی۔ وہ لوگوں کو بتانا چاہتی تھی کہ اس کا گناہ اتنا تھا کہ وہ نامحرم کی محبت میں مبتلا ہو کر اس پر بھروسہ کرنے کا گناہ کر بیٹھی تھی۔

اس کے بعد وہ کیسے گھر پہنچی اسے کچھ خبر نہیں ہوئی۔

★☆☆☆☆☆☆★

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ گھر آئی تو ایک عجیب ہی عدالت لگی ہوئی تھی۔ وہاں سب بیٹھے تھے۔ اماں، بابا، شایان، کاشان، ارمغان سب۔ ان سب کی آنکھیں شدت ضبط سے لال تھیں۔ امائزہ کا دل بڑے ناخوشگوار انداز میں دھڑکا۔

"بابا۔۔۔" ابھی اس کے الفاظ منہ میں ہی تھے کہ ایک زوردار تھپڑ اس کے دائیں گال پر پڑا۔ یہ تھپڑ اس کی ماں نے مارا تھا۔

"بے ہودہ، آوارہ، بدچلن لڑکی۔۔۔ پیدا ہوتے ہی تمہارا گلہ کیوں نہیں گھونٹ دیا میں نے، کم از کم یہ ذلت تو نا دیکھنی پڑتی۔" اماں جان روتی جاتیں اور اسے مارتی جاتیں۔ شاید وہ بھی لوگوں کے طعنے سن سن کر تھک گئی تھیں اور امائزہ تو گویا اپنی جگہ سن ہو گئی۔

"بس کریں اماں جان! وہ مر جائے گی۔" شایان نے اماں کو روکا۔ اس کا لہجہ سب جذبات سے عاری تھا۔ امائزہ کی آنکھوں سے بھل بھل آنسو بہنے لگے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیکن جب ہمائیوں کے ساتھ ہوٹلنگ کرتے ہوئے اور گھنٹوں فون پر بات کرتے ہوئے اسے ان کی عزت کا خیال نہیں آیا تو اب وہ کیوں پرواہ کرتے؟

"اچھا ہے بھائی مرنے دیں، ہمارے سر سے عذاب تو اترے گا۔" ارمغان نے بے لچک انداز میں کہا۔امائزہ سن سی اسے دیکھتی رہ گئی۔ یہ اس کا وہی بھائی تھا جو اس کی چھوٹی سے چھوٹی تکلیف پر تڑپ اٹھتا تھا لیکن اب پچھتانے سے کیا حاصل جب بہت دیر ہو گئی تھی۔اپنا بویا کاٹنا تو تھا ہی۔

اتنے میں شہریار بھی وہاں آ چکا تھا۔ماحول دیکھ کر اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ مطلع گرم ہے۔

"امائزہ آپ اندر جاؤ!" آتے ہی اس نے امائزہ کو مخاطب کیا۔سب لوگوں نے حیرت سے اسے دیکھا لیکن کہا کچھ نہیں۔وہ چلتا ہوا ذوالفقار صاحب کے قدموں میں بیٹھ گیا۔

"انکل میں امائزہ سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔" وہ بغیر کسی لگی لپٹی کے مدعے کی بات پر آیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں بیٹے! میں آپ کی زندگی برباد نہیں کرنا چاہتا۔ میں خود غرض نہیں ہوں، وہ لڑکی آپ کے قابل نہیں ہے۔" کس دل سے انھوں نے یہ کہا تھا یہ صرف وہی جانتے تھے۔

"میں اسے سنبھال لوں گا، یقین کریں۔" اس نے ان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"کاشان مولوی صاحب کو بلا کر لاؤ۔ نکاح ابھی اور اسی وقت ہو گا۔ لیکن پھر اس لڑکی سے ہمارا ہر تعلق ختم۔" باباجان نے حکم صادر کیا۔ کاشان بھائی فوراً مولوی صاحب کو لینے چلے گئے جب کہ باقی سب ایک دوسرے سے نظریں چراتے رہ گئے۔

امائزہ جو اپنے کمرے کے دروازے پر کھڑی سب سن رہی تھی، خود بھی اندر چلی گئی۔

جو لڑکیاں اپنے ماں باپ عزت روند کر، اپنے بھائیوں کا مان توڑ کر، لوگوں کے لیے اڑتی تتلی بن جاتی ہیں پھر لوگ اس فراق میں رہتے ہیں کہ اگر اس شخص نے اسے چھوڑ دیا تو پھر میں اسے پھنساؤں گا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"انسان اپنے لیے شر کو اس طرح مانگتا ہے جس طرح اپنے لیے خیر مانگ رہا ہو۔"

ایک اور جگہ اللہ پاک فرماتا ہے:

"ہو سکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں بھلی لگے اور وہ تمہارے لیے بری ہو، اور ہو سکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے لیے بھلی ہو، اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

لڑکیوں کو یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ جو شخص اللہ نے آپ کی قسمت میں لکھا ہے وہ آپ کو مل کر رہے گا۔یوں جگہ جگہ منھ ماری کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔

اللہ کی لکھی تقدیر پر یقین کرنا اور اس کی رضا میں راضی رہنا ہمارے ایمان کا حصہ ہے جسے بہت کم لوگ سمجھتے ہیں۔

کاش! ہم تقدیر کے فیصلوں پر راضی رہنے والے بن جائیں، کاش!

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

★☆☆☆☆☆★

قیام کیسا ہے راہ میں

تیرے ذوق عشق کو کیا ہوا؟

ابھی چار کانٹے چبھے نہیں

تیرے سب ارادے بدل گئے

"امائزہ ذوالفقار بنت ذوالفقار حیدر، آپ کا نکاح شہریار خیام ابن خیام خلیل، حق مہر پانچ لاکھ سکہ رائج الوقت ہونا قرار پایا ہے، کیا آپ کو قبول ہے؟"

(جو شخص میری عزت ہی نہیں کرتا میں یہ کیسے مان لوں وہ مجھ سے محبت کرتا ہوگا۔)

"قبول ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"امائزہ ذوالفقار بنت ذوالفقار حیدر، آپ کا نکاح شہر یار خیام ابن خیام خلیل، حق مہر پانچ لاکھ سکہ

رائج الوقت ہونا قرار پایا ہے، کیا آپ کو قبول ہے؟"

(میری بہت سی دعاؤں میں ایک دعا یہ بھی شامل ہو چکی ہے کہ اللہ مجھے کبھی نامحرم کی محبت میں

مبتلا نہ کرنا۔)

"قبول ہے۔"

"امائزہ ذوالفقار بنت ذوالفقار حیدر، آپ کا نکاح شہر یار خیام ابن خیام خلیل، حق مہر پانچ لاکھ سکہ

www.novelsclubb.com

رائج الوقت ہونا قرار پایا ہے، کیا آپ کو قبول ہے؟"

(نامحرم سے محبت کرنے کی سزا ملی ہے مجھے۔)

"قبول ہے۔"

امائزہ کی طرف سے ایجاب و قبول کا مرحلہ مکمل ہوا تو وہ لوگ کمرے سے باہر چلے گئے کیوں کہ

ابھی شہریار سے ایجاب و قبول کروانا باقی تھا۔

"شہریار خیام ابن خیام خلیل آپ کا نکاح امائزہ ذوالفقار بنت ذوالفقار حیدر ، حق مہر پانچ لاکھ

روپے سکہ رائج الوقت ہونا قرار پایا ہے۔ کیا آپ کو قبول ہے؟"

(میں امائزہ سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔)

"قبول ہے۔"

www.novelsclubb.com

"شہریار خیام ابن خیام خلیل آپ کا نکاح امائزہ ذوالفقار بنت ذوالفقار حیدر ، حق مہر پانچ لاکھ

روپے سکہ رائج الوقت ہونا قرار پایا ہے۔ کیا آپ کو قبول ہے؟"

(میں آپ کی زندگی برباد نہیں کرنا چاہتا، میں خود غرض نہیں ہوں۔)

"قبول ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شہریار خیام ابن خیام خلیل آپ کا نکاح امائزہ ذوالفقار بنت ذوالفقار حیدر ، حق مہر پانچ لاکھ روپے سکہ رائج الوقت ہونا قرار پایا ہے۔ کیا آپ کو قبول ہے؟"

(میں اسے سنبھال لوں گا۔)

"قبول ہے۔"

اور آج امائزہ ذوالفقار، ہمائیوں خلیل کی بجائے شہریار خیام عرف لوسیفر عرف میجر ڈیمونیو کے نکاح میں آگئی تھی۔

امائزہ زار و قطار رو رہی تھی لیکن آج کوئی اسے چپ کروانے والا نہیں تھا، آج کوئی اس کے سر پر ہاتھ رکھنے والا نہیں تھا۔ اس کے کیے کی اتنی سزا تو بنتی تھی۔

لیکن اگر آج امائزہ ذوالفقار جان لیتی کہ اللہ نے اسے کتنی بڑی دلدل میں گرنے سے بچایا ہے تو شاید وہ تمام عمر سجدے سے سر نہ اٹھاتی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

★☆☆☆☆☆★

ہر شخص تو ہوتا نہیں ہر بات کے قابل

ہر شخص کو ہر بات بتایا نہیں کرتے

یہ تختِ خدا ہے اسے تم پاک ہی رکھنا

ہر شخص کو دل میں بسایا نہیں کرتے

خاموشیوں کو جو تمہاری خاطر میں نہ لائے

اس شخص پہ الفاظ ضائع نہیں کرتے

انسان بڑا جلد باز واقع ہوا ہے۔اس لیے وہ تقدیر کے فیصلوں پر راضی نہیں ہوتا۔ جس دن انسان کو یقین آگیا کہ اللہ تعالیٰ عادل ہے اور عدل کو پسند کرتا ہے اس دن اپنے ساتھ پیش آنے والا ہر واقعہ انسان کو عدل اور دانائی سے بھرپور لگے گا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جس دن انسان نے رب کی رضا میں راضی رہنا سیکھ لیا اس دن بڑی سے بڑی مشکل، بڑی سے بڑی پریشانی اسے رب کی رضا کے آگے ہیچ لگے گی۔ لیکن کاش ہم سمجھیں، کاش!

امائزہ رخصت ہو کر شہریار کے گھر آگئی تھی۔ گھر والوں نے اس سے سارے تعلق توڑ دیے تھے اور وہ ان کو حق بجانب سمجھتی تھی۔ یہ سزا اس کا مقدر تھی کیوں کہ یہ راستہ اس نے خود چنا تھا۔

اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ جو لڑکیاں کسی نا محرم کی محبت میں گرفتار ہو کر گھر سے بھاگ جاتی ہیں یا ماں باپ کو ناراض کر کے اپنے من چاہے ہم سفر سے شادی کرتی ہیں یا من چاہا ہم سفر نا ملنے میں اسی نا محرم کی محبت میں مبتلا رہتی ہیں تو بعد میں انہی کے ہم سفر اللہ سے دعا کرتے ہوئے پائے جاتے ہیں کہ اے اللہ! میری بیٹی اپنی ماں پر نا جائے۔ کیوں کہ بقول ان کے جو لڑکی اپنے ماں باپ کی نا ہو سکی وہ کسی اور کی کیا ہو گی؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور ہمارے معاشرے کا المیہ یہ ہے کہ آج لڑکیاں اپنی بائیس دن کی محبت کے پیچھے ماں باپ کی بائیس سال کی محبت بھلا دیتی ہیں۔

شہریار امائزہ کو ایک کمرے میں لے آیا۔

"اب سے یہ آپ کا کمرہ ہے۔آپ یہیں رہیں گی جب کہ میں ساتھ والے کمرے میں رہوں گا۔ اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو آپ مجھے بلا سکتی ہیں۔" شہریار نے کہا تو امائزہ نے محض سر ہلانے پر اکتفا کیا۔

"اب ہمیں کچھ باتیں کلیئر کر لینی چاہیے۔" شہریار نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

"کیسی باتیں؟" امائزہ نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔

"بیٹھیں۔" شہریار نے بستر کی طرف اشارہ کیا اور اسے بیٹھنے کو کہا۔جب وہ بیٹھ گئی تو وہ اس کے عین سامنے کرسی رکھ کر بیٹھ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پہلی بات، مجھے آپ سے محبت نہیں ہے۔اس دن پارک میں، میں نے آپ سے جھوٹ بولا تھا۔میں صرف آپ کو بچانا چاہتا تھا۔" امائزہ کو لگا کسی نے اس کے کانوں میں پگلا ہوا سیسہ ڈال دیا ہے۔مطلب اصلی امتحان تو اب شروع ہوا تھا۔

"کس سے بچانا چاہتے تھے؟" اس نے ہمت کر کے پوچھا۔

"حمدان سے۔" امائزہ نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔

"لیکن وہ تو۔۔۔ہمائیوں؟" امائزہ کا دماغ ماؤف ہونے لگا۔

"اوہ تو اس نے آپ کو اپنا اصلی نام بھی نہیں بتایا۔" وہ جیسے ہنسا تھا۔

"حمدان خانزادہ عرف ایچ-کے عرف ہمائیوں خلیل ایک "را" ایجنٹ ہے۔ اس کا مقصد پاکستان کو تباہ کرنا ہے۔وہ آپ کے ساتھ کیوں تھا یہ تو اس دن ریسٹورنٹ میں اس نے آپ کو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بتادیا تھا لیکن اگر میں بتاؤں وہاں لڑکیوں کے ساتھ کیا کیا ہوتا ہے تو آپ کی روح کانپ جائے۔" امائزہ کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔ شہریار نے اپنی بات جاری رکھی۔

"دوسری بات کوئی بھی غیرت مند مرد اس بات کو گوارہ نہیں کرتا کہ اس کی بیوی، اس کے پہلو میں بیٹھ کر کسی غیر مرد کا سوگ منائے۔ اس لیے جتنا جلدی ہو سکے اس فیز سے خود کو نکالیں۔ میں اتنا اعلیٰ ظرف نہیں ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ اگر میں آپ کے ساتھ وفادار ہوں تو بدلے میں آپ بھی میرے ساتھ وفادار رہیں۔" اس نے توقف کیا۔

"اب میں چلتا ہوں۔ آپ آرام کیجیے۔"

"مجھے کیوں بچایا؟" دروازے کے پاس پہنچ کر اس نے آواز سنی۔

"آپ شایان کی بہن ہیں اس لیے۔" وہ اپنی بات کہہ کر چلا گیا۔ پیچھے امائزہ خالی خالی نظروں سے دروازے کو دیکھتی رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

★☆☆☆☆☆★

آج بہت دنوں کے بعد اس نے اللہ کی طرف رجوع کیا تھا۔ وہ جائے نماز بچھائے اللہ کے حضور سر بسجود تھی۔ آنسو اس کی آنکھوں سے لگاتار بہہ رہے تھے۔

"اللہ! میرے پیارے اللہ۔" روتے روتے اسکی ہچکی بندھ گئی تھی۔ اس کا دکھ بہت بڑا تھا۔

"اللہ!" وہ بار بار بس ایک ہی لفظ کا ورد کر رہی تھی۔

"اللہ!" اس کے پاس کہنے کو اور کچھ نہیں تھا۔ شرمندگی ہی شرمندگی تھی۔ اور کچھ تو نہیں لیکن دل کو سکون ضرور مل گیا تھا۔ جب وہ تھک گئی تو اپنے آنسو صاف کر کے اٹھ کھڑی ہوئی۔

اسے بہت صبر و ہمت سے اس رشتے کو لے کر چلنا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ لڑکیاں جن کے شوہروں کو ان کے شادی سے پہلے کے تعلقات کا پتہ ہو، زندگی ان کے لیے بہت مشکل ہو جاتی ہے۔ بہت کم مرد ہی اتنے ظرف والے ہوتے ہیں کہ اپنی بیوی کو اس کے سیاہ ماضی کے ساتھ قبول کر لیں اور پھر اسے عزت بھی دیں۔

★☆☆☆☆☆★

اور پھر یہ معمول بن گیا۔ امائزہ شہریار کی ضروریات کا بغیر کہے دھیان رکھنے لگی۔ اس کی آنکھوں میں ہمہ وقت ایک بے نام سی اداسی رہنے لگی۔ کیوں کہ اسے گلٹ تھا کہ وہ کیوں حمدان عرف ہمائیوں کے جال میں پھنس کر اپنے گھر والوں کو دھوکے میں رکھنے لگی تھی۔

شہریار ہمیشہ سے اپنا کام خود کرنے کا عادی تھا۔ اس لیے امائزہ کو اپنا خیال رکھتے دیکھنا اسے ایک نظر نہیں بھایا۔ ایک دن زچ آکر اس نے امائزہ کو کہہ ہی دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں ہمائیوں نہیں ہوں جو آپ میرا اس طرح خیال رکھتی ہیں نا ہی مجھے ان چونچلوں کی عادت ہے آپ میرے لیے یہ سب نا کیا کریں۔" امائزہ کے اندر کچھ چھن سے ٹوٹا تھا لیکن اس نے خود کو سنبھال لیا۔ اور اب وہ اس کا پہلے سے زیادہ خیال رکھنے لگی تھی۔ خیال تو شہریار بھی اس کا بہت رکھتا تھا۔ روز رات کو ایک گھنٹہ امائزہ کے لیے مختص ہوتا جس میں وہ کچھ اپنی سناتا کچھ اس کی سنتا۔ اس کی ہر چھوٹی بڑی ضرورت کا خیال رکھتا۔

کہتے ہیں جب پتھر پر بھی لگاتار پانی پڑتا رہے تو اس میں بھی شگاف پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر شہریار خیام تو انسان تھا۔

ان کی شادی کو دو ماہ ہونے کو آئے تھے۔ امائزہ کا معمول تھا وہ روز صبح شہریار کو نماز کے لیے اٹھانے آتی اور پھر اس کی امامت میں نماز پڑھتی لیکن آج پانچ بجنے والے تھے وہ ابھی تک کمرے میں نہیں آئی تھی۔ شہریار کو تشویش ہونے لگی پھر،

www.novelsclubb.com

"مجھے کیا۔" کہہ کر اس نے سر جھٹک دیا۔ وہ نماز پڑھ کر جوگنگ کرنے چلا گیا لیکن اس کا دماغ صرف امائزہ میں ہی اٹکا ہوا تھا۔ وہ واپس آیا تو نا ہی اس کا جوس تیار تھا، نا کپڑے اور نا ہی باقی ضرورت کا سامان۔ اب اسے واقعی پریشانی ہونے لگی۔ وہ امائزہ کے کمرے کے باہر پہنچا اور ہلکے سے دستک دی لیکن جواب ندارد۔ دوسری اور پھر تیسری بار دستک دینے پر بھی کوئی جواب موصول نا ہوا تو وہ آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔

امائزہ سر تک کمبل تانے سو رہی تھی۔

"امائزہ؟" شہریار نے آواز دی لیکن پھر کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ اس نے ذرا سا کمبل چہرے سے ہٹا کر دیکھا۔ امائزہ کا چہرہ لال انگارہ ہو رہا تھا۔

"امائزہ!" شہریار نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر دیکھا تو وہ بخار کی حدت سے تپ رہا تھا۔ شہریار کو بے اختیار اپنی لاپرواہی پر طیش آیا۔ اس نے فوراً ڈاکٹر کو فون کیا اور خود باورچی خانے میں جا کر

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ٹھنڈے پانی کی پٹیاں لے آیا۔ وہ امائزہ کے ماتھے پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھنے لگا۔ وہ پہلے ہی ہیڈ کوارٹرز کو اطلاع دے چکا تھا کہ آج وہ نہیں آسکے گا۔ اتنے میں ڈاکٹر مریم بھی آ گئیں۔

"انھیں کیا ہوا ہے ڈاکٹر؟" شہریار نے بیتابی سے پوچھا۔

"وہ کافی عرصے سے شدید ذہنی دباؤ کا شکار ہیں جس کا نتیجہ آج بخار کی صورت میں سامنے آیا ہے۔ آپ انھیں زیادہ سے زیادہ خوش رکھنے کی کوشش کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ یہ کسی چیز کی ٹینشن نا لیں۔" ڈاکٹر مریم نے اپنے پیشہ ورانہ انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"انھیں ہوش کب تک آ جائے گا؟"

"یہ ان کی ول پاور پر منحصر ہے۔ باقی ڈرپ میں نے لگا دی ہے اور دوائیاں بھی لکھ دی ہیں۔ جب انہیں ہوش آ جائے تو کچھ ہلکا پھلکا کھلا کر دوائی دینی ہے۔" اس کے بعد ڈاکٹر مریم وہاں سے چلی گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

★☆☆☆☆☆★

حال:-

وہ لوگ امائزہ کو انتہائی نگہداشت میں لے آئے تھے۔لوسیفر کی پوری شرٹ امائزہ کے خون سے بھری ہوئی تھی لیکن اس کو اپنا کوئی ہوش نہیں تھا۔اس کی آنکھیں لال انگارا ہو رہی تھیں۔دل کی دھڑکن مدہم ہو گئی تھی۔انتظار طویل سے طویل ہوتا جارہا تھا۔

بلآخر دو گھنٹے کے انتظار کے بعد ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے باہر آیا شہریار لپک کر ڈاکٹر کے پاس پہنچا۔

"میری بیوی کیسی ہے ڈاکٹر؟"وہ ضبط کے کڑے مراحل سے گزر رہا تھا۔

"دیکھیں مسٹر شہریار! سیڑھیوں سے گرتے ہوئے ان کے سر پر کوئی نوکیلی چیز لگی ہے جس کی وجہ سے وہ کوما میں جا چکی ہیں۔آپ لوگ بس دعا کریں کہ انھیں جلد از جلد ہوش آ جائے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ڈاکٹر شہریار کے کندھے پر تھپکی دے کر چلا گیا اور شہریار کو ایسا لگا جیسے کسی نے اس سے اس کی

سانسیں چھین لی ہوں۔

★☆☆☆☆☆★

باقی ہر شے کی قدر تھی ان کو

رائیگاں ذات بس ہماری ٹھہری

ماضی:

صبح سے رات ہو گئی تھی لیکن امائزہ کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔اس کا بخار تھا کہ اترنے کا نام

ہی نہیں لے رہا تھا۔

"میرا دل کرتا ہے کہ میں خود کو ختم کر لوں۔" اچانک وہ نیند میں بولی۔شاید وہ کوئی خواب دیکھ

رہی تھی۔ایک آنسو بہہ کر اس کی کنپٹی میں جذب ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیوں؟" شہریار جو اس کی آواز سن کر فوراً اس کی طرف متوجہ ہوا تھا، اس نے پوچھا۔

"کیونکہ میں بہت بری ہوں۔" امائزہ کے چہرے پر نیند میں بھی کرب تھا۔

"تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے؟" شہریار بہت غور سے اس کے چہرے کے اُتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا۔

"میں نے سب کا دل دکھایا ہے ماں کا، بابا کا، بھائیوں کا، سب کا اور۔۔۔اور شاید شہریار کا بھی انھیں کوئی بہت اچھی لڑکی ملنی چاہیے تھی۔" نیند میں بھی امائزہ کی آواز رندھ گئی تھی۔

"شہریار کون ہے؟" نا جانے کس جذبے کے تحت اس نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"شہریار وہ۔۔۔ وہ میرے شوہر ہیں۔ آپ کو پتہ ہے وہ بہت اچھے ہیں۔ میرا بہت خیال رکھتے ہیں۔ مجھے ان کے سامنے اپنا آپ بہت چھوٹا لگتا ہے۔ مجھے لگتا تھا مجھے ہمائیوں سے محبت ہے، اس کی محبت مجھے ہمیشہ شرمندہ کر دیتی تھی لیکن اب پتہ چلا وہ تو ایک وقتی کشش تھی محبت تو مجھے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شہر یار سے ہے۔" شہر یار اس کی باتیں سن کر دنگ رہ گیا۔ وہ جانتا تھا امائزہ جھوٹ نہیں بول رہی کیونکہ نیند میں انسان ہمیشہ سچ بولتا ہے۔

"کب ہوئی محبت؟" شہر یار نے خود کو کہتے سنا۔

"اس دن پارک میں، جب میرے بارے میں سب کچھ جاننے کے باوجود بھی انھوں نے مجھے اپنی عزت بنانے کی بات کی۔" شہر یار کے پاس کہنے کے لیے کچھ نہیں بچا تھا۔ اس نے تو صرف اپنی ذمہ داری سمجھ کر امائزہ کا خیال رکھا تھا۔ وہ اس کی عزت تھی اور شہر یار خیام کو یہ گوارا نہیں تھا کہ اس کے نکاح میں ہوتے ہوئے وہ غیروں کی طرح اس کے گھر میں رہے۔

"کیا وہ صرف میری ذمہ داری ہے؟" اس نے خود سے پوچھا اور جواب تھا،

"نہیں شہر یار خیام! وہ صرف ذمہ داری نہیں، محبت بھی ہے۔ ورنہ اس کی تکلیف تمہیں کبھی بے چین نہ کرتی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

★☆☆☆☆☆★

امائزہ کے بیمار ہونے کے بعد شہریار نا چاہتے ہوئے بھی اس کے بارے میں سوچنے لگا تھا۔ اسے کب مائزہ سے محبت ہوئی اسے خود بھی خبر نا ہوئی۔ اس نے تو نکاح بھی صرف یہ سوچ کر کیا تھا کہ وہ شایان کی بہن ہے اور شایان کی عزت، اس کی عزت۔

لیکن۔۔۔

"کیا صرف یہی وجہ تھی؟"

"بالکل نہیں۔"

اور جواب میں وہ خود سے نظریں چرانے لگا تھا۔ دو دن بعد امائزہ کو ہوش آگیا۔ اس کے بعد وہ دونوں ایک ہی کمرے میں رہنے لگے تھے۔ کچھ بھی تھا لیکن شہریار، امائزہ کو بیمار نہیں دیکھ سکتا تھا۔ یہ اس کے بس میں نہیں تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چھ مہینے ہونے کو آئے تھے۔ شہریار ابھی تک اس حقیقت کو تسلیم نہیں کر سکا تھا کہ امائزہ کو اس سے محبت ہے اور جب دل و دماغ اس دشمن جاں کے حق میں گواہی دیتے تو وہ جھنجھلا جاتا۔ بے بسی سی بے بسی تھی۔

بے کلی سی بے کلی تھی۔

وہ بھی ایک عام سی رات تھی۔ وہ امائزہ کے سونے کے بعد کمرے میں آیا تھا لیکن نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ وہ کمرے سے ملحقہ بالکونی میں آگیا۔ سوچوں کا مرکز امائزہ تھی۔ وہ چونکا تب جب دبی دبی سسکیوں کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔

شہریار نے بے اختیار وقت دیکھا۔ رات کے تین بج رہے تھے۔ کمرے میں نیم اندھیرا تھا۔

شہریار کا دل بہت زور سے دھڑکا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس وقت کون رو رہا تھا؟ حیرت سی حیرت تھی۔ وہ بالکونی سے چلتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔

اس نے دیکھا امائزہ جائے نماز پر بیٹھی اپنے رب سے راز و نیاز کرنے میں مصروف تھی۔اس کا

چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔

اور بس! وہ ایک لمحہ تھا جب شہریار خیام پوری طرح اپنا دل ہار چکا تھا۔وہ جو خود کو یہ کہ کر تسلی

دیتا تھا کہ وہ شایان کی بہن ہے اس لیے وہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے، تو آج اس کی

ساری دلیلیں دھری کی دھری رہ گئیں تھی۔

آج شہریار خیام نے مان لیا تھا کہ امائزہ شہریار اس کی محبت ہے۔

وہ آہستہ سے چلتا ہوا صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔امائزہ جب نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو اسے وہاں بیٹھا

دیکھ کر ٹھٹھک گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آئی ایم سوری میں نے آپ کو ڈسٹرب کر دیا۔" امائزہ نے نظریں چرائیں۔ شہریار نے کچھ کہے بغیر اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے ساتھ صوفے پر بٹھالیا۔

"آپ ٹھیک ہیں؟" شہریار نے اس کی آنکھوں میں جھانکنا چاہا۔

"جی۔" یک لفظی جواب آیا۔

"لگتا تو نہیں ہے۔" شہریار کا اتنا کہنا تھا کہ امائزہ پھر رونے لگی۔

"مم۔۔۔مجھے معاف کر دیں شہریار، میں آپ کے قابل نہیں ہوں۔ مجھے خود سے گھن آتی ہے اگر اس دن آپ لوگ وقت پر نا آتے تو ہمائیوں پتہ نہیں میرے ساتھ کیا کر جاتا؟" امائزہ نے اٹکتے ہوئے بات مکمل کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مائز! جو ہوا اسے بھول جائیں مجھے آپ اپنے ماضی، حال اور مستقبل کے ساتھ قبول ہیں۔ کیا آپ کی تسلی کے لیے یہ بات کافی نہیں ہے؟" امائزہ تو بس لفظ "مائز" پر ہی اٹک گئی تھی۔ اس سے آگے اس کو کچھ سنائی نہیں دیا۔ کتنا خوبصورت لگتا تھا اس کے لبوں سے اپنا نام۔

"مائز؟" امائزہ نے دہرایا۔ شہریار کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ اس نے انگوٹھے کی مدد سے امائزہ کے آنسو صاف کیئے اور اس کا سر اپنے کندھے پر رکھ لیا۔

بالآخر دلوں سے کدورتیں مٹ گئیں تھیں۔ وہ جو ایک جھجک سی تھی ان کے درمیان اب وہ بھی ختم ہو گئی تھی۔ چھ مہینے لگے تھے امائزہ ذوالفقار کو شہریار خیام کا دل جیتنے میں۔

★☆☆☆☆☆★

ہمائیوں خلیل عرف حمدان خانزادہ را کا ایجنٹ تھا جس کو پکڑنے کی ذمہ داری آئی-ایس-آئی نے میجر ڈیمونیو عرف شہریار خیام کو دی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جس دن شہریار، شایان اور ارمغان ریسٹورنٹ گئے تھے شہریار پہلے ہی امائزہ اور حمدان کو دیکھ چکا تھا۔اس نے چپکے سے اپنی ٹیم کو وہاں آنے کا میسج کر دیا تھا اور جب پولیس حمدان کو وہاں سے لے کر گئی تو وہ شہریار کے ہی آدمی تھے۔

اور اس وقت وہ جیل کے اندر حمدان کے سامنے کھڑا تھا۔پوری طرح آرمی یونیفارم میں ملبوس وہ بے حد وجیہہ لگ رہا تھا۔

"جیل کی سلاخوں کے پیچھے کیسا لگ رہا ہے اچ-کے؟ ویسے بھی تمہارے دن اب پورے ہو چکے ہیں۔"شہریار نے سرد لہجے میں کہا۔حمدان خاموش رہا۔

"کوئی آخری خواہش؟"شہریار نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"دو خواہشیں ہیں اگر تم پوری کر سکو تو۔۔۔"حمدان نے امید بھری نظروں سے شہریار کی طرف دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بولو۔"

"میری پہلی خواہش یہ ہے کہ میری بہن کا خیال رکھا جائے۔ وہ بہت معصوم ہے میرے گناہوں کی سزا اسے نہیں ملنی چاہیے۔" اس کی آواز میں ایک خوف تھا۔ سارا طنطنہ کہیں دور جا سویا تھا۔ شہریار نے بے تاثر نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔ عزتوں کے لٹیرے کو اپنی عزت کی فکر ہو رہی تھی۔ کتنی مضحکہ خیز بات تھی۔

"اور دوسری خواہش؟" چہرہ اب بھی سپاٹ تھا۔

"میں ایک دفعہ امائزہ سے ملنا چاہتا ہوں۔" اس میں اعتماد تھا اور بلا کا تھا۔ وہ ایک شوہر سے کہہ رہا تھا کہ وہ اس کی بیوی سے ملنا چاہتا ہے لیکن شاید وہ مشرقی مردوں کی غیرت سے واقف نہیں تھا۔ شہریار آگے بڑھا اور اس کے منہ پر پے در پے مکے مارے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں تجھے اتنا بے غیرت لگتا ہوں کہ اپنی بیوی کو تجھ سے ملوانے لاؤں گا؟ میں تمہارے سائے کو بھی اس تک پہنچنے نہ دوں، ملوانا تو بہت دور کی بات ہے۔" شہریار نے اسے دھنک کر رکھ دیا۔

"اپنی بہن کی فکر نا کرنا۔ وہ آج سے میری ذمہ داری ہے لیکن۔۔۔ میری بیوی کا نام اگر غلطی سے بھی تمہاری زبان پر آیا تو تمہاری زبان کاٹنے میں لمحہ نہیں لگاؤں گا اور صرف زبان نہیں کاٹوں گا، اس کے بعد تمہاری آنکھیں نکالوں گا، پھر تمہارے ہاتھ، پاؤں کاٹ کر سڑک پر بھیک منگوانے چھوڑ دوں گا۔" اپنی بات کہہ کر وہ چلا گیا۔

ایک غیرت مند مرد کو یہ کہاں گوارا ہوتا ہے کہ اس سے جڑی عورت کا ذکر کوئی غیر مرد کرے۔ جیل کی سلاخوں کے پیچھے حمدان خانزادہ اپنے ضمیر کی عدالت میں موجود تھا۔ وہ آئی۔ ایس۔آئی کے قبضے میں تھا اور یہاں سے نکل پانا تقریباً نا ممکن تھا۔

اب ہمائیوں خلیل کا باب ان کی زندگیوں میں ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

★☆☆☆☆☆★

رات کا دوسرا پہر تھا۔ ہر ذی روح اس وقت خواب خرگوش کے مزے لے رہا تھا۔ اس اندھیری رات میں شایان ذوالفقار بے مقصد سڑکوں پر گاڑی دوڑا رہا تھا۔ جب سے امائزہ والا معاملہ ہوا تھا رات دیر سے گھر آنا اس کا معمول بن گیا تھا۔

وہ خود سے بھاگتا پھر رہا تھا۔ اسے لگتا تھا کہ وہ اپنی بہن کی تربیت ٹھیک سے نہیں کر پایا تھا۔ اس نے تو امائزہ کا باپ بننے کی کوشش کی تھی، وہ تو اس کا بھائی بھی نہیں بن پایا ورنہ اتنے اپنوں کے ہوتے ہوئے وہ گھر کے باہر محبتیں کیوں تلاش کرتی؟ اور یہی خیال اس کی آنکھیں نم کر دیتا تھا۔

اس نے جھٹکے سے گاڑی روکی اور سٹیرنگ کے ساتھ سر ٹکا دیا۔ ابھی ایسے بیٹھے اسے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ باہر سے آوازیں آنے لگیں۔ اسے حیرت ہوئی۔ اتنی رات کو آوازیں کہاں سے آ رہی ہیں؟ وہ فوراً گاڑی سے نکلا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اے لڑکی! رک جاورنہ اچھا نہیں ہوگا۔" کچھ غنڈے ایک لڑکی کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔

شاید اسے مارنا چاہتے تھے اس لڑکی کی نظر جیسے ہی شایان پر پڑی گویا اسے زندگی کی نوید مل گئی۔

"مجھے بچالیں پلیز۔" اس نے شایان کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے۔ شایان نے ایک نظر اس لڑکی کے بکھرے حلیے کو دیکھا اور اسے گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ خود ان تین غنڈوں کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔

"لڑکی کو جانے دو۔" اس نے ان غنڈوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔ ایک لمحے کے لیے تو وہ غنڈے ڈر گئے تھے لیکن جلدی سنبھل گئے۔

"دیکھ شہری بابو! زیادہ ہوشیار مت بن اور اس لڑکی کو ہمارے حوالے کر دے۔" ان غنڈوں کے سربراہ نے آگے بڑھ کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ٹھیک ہے اگر لے کر جا سکتے ہو تو لے جاؤ۔" شایان نے کندھے اچکائے۔ سر براہ نے اپنے

ایک ساتھی کو اشارہ کیا جیسے ہی وہ غنڈہ آگے بڑھنے لگا اس نے ایک ٹانگ اس کے پیٹ میں ماری

اور کچھ دیر بعد وہ ان غنڈوں کی اچھی خاصی درگت بنا چکا تھا۔ اتنی مار کھانے کے بعد وہ غنڈے

وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئے۔ شایان اپنی شرٹ ٹھیک کرتا ہوا خود بھی گاڑی میں سوار ہو گیا۔

★☆☆☆☆☆★

پتھر تھا، لیکن برف کے گالوں کی طرح تھا

ایک شخص اندھیرے میں اجالوں کی طرح تھا

الجھا ہوا ایسا کہ کبھی سلجھ نہیں پایا

سلجھا ہوا ایسا کہ مثالوں کی طرح تھا

www.novelsclubb.com

شایان گاڑی میں آکر بیٹھا تو اس کی نظر اس لڑکی پر پڑی۔ وہ بہت ڈری اور سہمی ہوئی لگ رہی تھی۔

"دیکھیں گھبرائیں مت اب سب کچھ ٹھیک ہے۔" شایان نے اسے تسلی دی۔

"آپ کا بہت بہت شکریہ اگر آج اللہ آپ کو میرے لیے وسیلہ نا بناتا تو نا جانے وہ لوگ میرے ساتھ کیا کرتے۔"

اس لڑکی نے دھیمی آواز میں کہا کہ شایان بامشکل سن پایا۔

"اگر اللہ مجھے وسیلہ نہ بناتا تو کسی اور کو بنا دیتا کیونکہ وہ قادر ہے، قدیر ہے، مقتدر ہے۔" اپنی بات کہہ کر اس نے گاڑی سٹارٹ کی۔

"آپ کا نام پوچھ سکتا ہوں؟" کچھ توقف کے بعد اس نے کہا۔

"ایشا خانزادہ۔" مختصر جواب دے کر وہ چپ ہوگئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اور وہ لوگ کون تھے جو آپ کے پیچھے پڑے تھے؟"

شایان نے وہ سوال کیا جو وہ کب سے پوچھنا چاہتا تھا۔

"وہ بھائی کے دشمن تھے بھائی پتہ نہیں کہاں چلے گئے ہیں اور وہ لوگ میرے پیچھے پڑ گئے ہیں۔"

ایشا اپنی بات کہہ کر رونے لگی۔ شایان کو وہ کوئی چھوٹی بچی ہی لگی۔

"تو یہاں آپ کا کوئی رشتہ دار ہے جس کے گھر میں آپ کو چھوڑ سکوں؟" نا جانے کیوں مگر شایان کو اس سے بات کرنا اچھا لگ رہا تھا۔

"میرا بھائی کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے آپ مجھے کسی دارلامان میں چھوڑ دیں۔ میں آپ کا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گی۔" شایان نے کچھ سمجھتے ہوئے سر ہلایا اور گاڑی اپنے گھر کی طرف موڑ لی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ محبت بھی بڑی عجیب چیز ہے کبھی لمحوں میں ہو جائے اور کبھی صدیاں بیت جائیں ایک الہام

کی صورت یہ دلوں پر اترتی ہے اور پھر انسان کو خود اپنا بھی نہیں رہنے دیتی۔

★☆☆☆☆☆★

شایان جس وقت ایشا کو گھر لے کر آیا اس وقت سبھی خواب خرگوش کے مزے لے رہے

تھے۔ایشا نے بہت واویلا مچایا لیکن شایان نے اپنی مرضی کی۔وہ اسے گیسٹ روم میں لے آیا۔

"آپ یہاں آرام کریں انشاءاللہ صبح بات ہو گی۔" اپنی بات کہہ کر وہ چلا گیا۔ایشا عجیب کشمکش کا

شکار تھی۔اس نے گہری سانس لی اور باتھ روم میں تازہ دم ہونے چلی گئی۔وہ واپس آئی تو سائیڈ

ٹیبل پر کھانے کی ٹرے دیکھ کر اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

وہ کھانا کھا کر سونے کے لیے لیٹ گئی۔نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔صبح کیا ہونے والا تھا،

یہ سوچتے ہی اس کو بے چینی ہونے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بہت کوشش کے بعد بھی جب نیند نہ آئی تو اس نے اٹھ کر وضو کیا۔ دو رکعت نفل حاجت پڑھ کر اللہ سے اپنے حق میں بہتری کی دعا مانگی۔

اب وہ خود کو ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی۔ بستر پر لیٹتے ہی وہ جلد نیند کی سنہری وادیوں میں اتر گئی۔

★☆☆☆☆☆★

اگلے دن وہ سو کر اٹھی تو کچھ وقت اسی کمرے میں بند رہی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ باہر جائے یا نا جائے۔

ابھی وہ اسی کشمکش تھی کہ ایک بہت باوقار عورت دستک دے کر کمرے میں داخل ہوئی۔

"السلام علیکم۔" اس نے جھجکتے ہوئے سلام کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وعلیکم السلام بچے! میں معذرت چاہتی ہوں رات کو آپ سے ملاقات نہیں ہو سکی۔ اس نالائق نے مجھے ابھی آپ کے بارے میں بتایا۔" وہ ایک شفیق سی مسکراہٹ کے ساتھ بولیں جب کہ شایان کو نالائق کہنے پر ایشا کی مسکراہٹ بے ساختہ تھی۔

"کوئی بات نہیں آنٹی۔" اس نے نظریں جھکا کر کہا۔

"بیٹا آپ یہ کپڑے پہن کر تازہ دم ہو جاؤ۔ سب ناشتے پر آپ کے منتظر ہیں۔" انھوں نے امائزہ کا ایک سوٹ اس کی طرف بڑھایا جو کہ ایشا نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ تھام لیا۔ کچھ دیر بعد وہ کمرے سے باہر آئی تو سب ناشتہ کرنے میں مصروف تھے۔

"السلام علیکم۔" اس نے سلام کر کے سب کو متوجہ کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وعلیکم السلام آؤ بچے بیٹھ کر ناشتہ کرو۔" باباجان نے بڑی گرم جوشی سے سلام کا جواب دیا جبکہ کاشان اور ارمغان نے آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کو اشارہ کیا اور دبی دبی ہنسنے لگے۔

ان سب کے لیے یہ حیرت کی بات تھی کہ شایان ذوالفقار، جو لڑکیوں سے میلوں دور بھاگتا تھا، اس نے نا صرف رات کو ایک لڑکی کی مدد کی بلکہ اسے گھر بھی لے آیا۔

باباجان اس سے ہلکی پھلکی گفتگو کر رہے تھے۔ بیچ میں اماں جان، کاشان اور ارمغان بھی اپنا حصہ ڈال لیتے لیکن شایان ناشتہ کرنے میں اس قدر مصروف تھا جیسے ناشتہ نہ ہو گیا مسئلہِ کشمیر ہو گیا۔ اماں جان نے شایان کو بہت غور سے دیکھا اور پھر رات کو تفصیل سے بات کرنے کا سوچ کر مطمئن ہو گئیں۔

★☆☆☆☆☆★

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رات کو جب شایان گھر آیا تو ایشا کے علاوہ کھانے کے میز پر سب موجود تھے۔اس کی نظریں بار بار ایشا کو تلاش کرتیں لیکن ہر بار ناکام لوٹتیں۔

انسان جب خود کو بہت توپ چیز سمجھنے لگتا ہے تو اللہ اس کی طاقت کو توڑ کر اس کو زمین پر لا پٹختا ہے۔ شایان کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا۔امائزہ کے معاملے میں وہ سوچتا تھا کہ اس کی بہن ایک کمزور کردار کی مالک ہے اور وہ خود کبھی کسی نامحرم کی محبت میں مبتلا نہیں ہو سکتا۔

ایشا اس کے لیے نامحرم تھی اور جانے انجانے میں وہ بھی نامحرم کی محبت میں مبتلا ہو چکا تھا۔اسے رہ رہ کر اپنی سوچ پر افسوس ہو رہا تھا۔

"برخوردار سٹڈی روم میں آؤ، ضروری بات کرنی ہے۔" بابا جان نے اپنا کھانا مکمل کر کے شایان کو مخاطب کیا۔

www.novelsclubb.com

"جی بابا جان۔" اس کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔ وہ کھانا مکمل کر کے سٹڈی روم کی طرف چل پڑا۔

"بھائی تو گئے کام سے۔" کاشان نے تبصرہ کیا۔

"اچھا ہے نا ہم پر رعب جھاڑتے تھے۔ اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے۔" ارمغان نے مزاحیہ انداز میں کہا اور دونوں ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسنے لگے۔ اماں جان نے دل ہی دل میں دونوں کی نظر اتاری۔ امائزہ والے واقعے کے بعد انہوں نے اب ان دونوں کو ہنستے دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

★☆☆☆☆☆★

وہ دروازے پر دستک دے کر سٹڈی روم میں داخل ہوا۔ بابا جان کتاب پڑھنے میں مگن نظر آئے۔ وہ کنفیوز سا ان کے سامنے جا کر بیٹھ گیا۔ سب کی معنی خیز نظریں اور اب بابا جان کا رویہ اس کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر رہے تھے۔

"آہم آپ نے خیریت سے بلایا بابا جان؟" اس نے گلا کھنکار کر بات کا آغاز کیا۔ بابا جان نے ایک نظر عینک کے اوپر سے اس کی طرف دیکھا اور کتاب بند کر کے رکھ دی۔ اب وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھے۔

"یہ ایشا بیٹی کا کیا معاملہ ہے برخوردار؟" انھوں نے تولتی نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

"ک۔۔۔ کیا مطلب؟" اب کی بار وہ سچ میں گڑبڑا گیا۔

"دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اسے گھر لے تو آئے ہو، اب نکاح کے بارے میں کیا ارادہ ہے؟" اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنے صاف انداز میں اس کے اندر کا چور اس کے سامنے لا کھڑا کریں گے۔ وہ نظریں جھکا گیا۔

"جو آپ کو مناسب لگے بابا جان۔" آہ! اس وقت شایان ذوالفقار سے بھی زیادہ فرماں بردار اس کرۂ ارض پر کوئی ہوگا بھلا؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دیکھو شایان، ایشا بیٹی کا جو بھی فیصلہ ہو گا وہ ہم سب کو قبول ہو گا۔ اگر وہ تمہارے ساتھ نکاح کے لیے راضی ہوتی ہے تو اس جمعے ہم تم دونوں کا نکاح کروادیں گے اور اگر وہ انکار کر دے تو تم اسے اس لڑکی (امائزہ) کے پاس چھوڑ آنا۔" انھوں نے اپنی بات مکمل کر کے گہرا سانس لیا۔ گویا امائزہ کا ذکر کرنا بھی ان کے لیے تکلیف دہ تھا۔

"لیکن کیوں بابا؟" دل نے احتجاج بلند کیا تو دل کا راز لبوں کا قفل توڑ کر زبان سے ادا ہوا۔

"برخوردار اس گھر میں تین تین جوان جہاں لڑکے ہیں وہ بھی کنوارے اور نامحرم ایسے میں اس کا یہاں رہنا کسی طور مناسب نہیں ہو گا۔" باباجان نے لہجے میں سختی لاتے ہوئے کہا۔

"جیسا آپ چاہیں۔" اس نے گندا سا منہ بنایا اور اجازت لے کر چل دیا جبکہ اس کی بے تابی پر باباجان زیر لب مسکراتے رہ گئے۔

★☆☆☆☆☆★

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دل و جان سے کریں گے حفاظت تیری

بس ایک بار کہہ دے امانت ہو میری

اماں جان ایشا سے اس کی رائے پوچھ چکی تھیں۔ گھر میں خوشی کا سماں تھا۔ امائزہ والے واقعے کے بعد عرصہ ہوا تھا ان لوگوں کو کوئی خوشی محسوس کیے ہوئے ایسے میں شایان اپنے جگری دوست کو کیسے بھول سکتا تھا؟ وہ اگلے دن شہریار سے ملنے اس کے آفس گیا۔ شہریار کام میں بری طرح مصروف تھا جب دروازے پر دستک ہوئی۔

"کم اِن!" مصروف انداز میں کہا گیا۔ سر ابھی بھی فائل سے نہیں اٹھایا تھا اس نے۔

"السلام علیکم!" شہریار نے چونک کر اوپر دیکھا۔ سامنے شایان کھڑا تھا۔ وہ فوراً اپنی کرسی سے اٹھا اور اس سے بغل گیر ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وعلیکم السلام! آج ہم غریبوں کو کیسے یاد کر لیا عزت مآب شایان ذوالفقار صاحب نے؟" سلام کا جواب دیتے ہوئے بھی وہ طنز کرنا نہیں بھولا تھا۔

"اگر غریب تم جیسے ہونے لگیں تو اس ملک کے حالات نہ بدل جائیں؟" شایان نے ہنستے ہوئے کہا۔ خوشی اس کے روم روم سے پھوٹ رہی تھی۔ شہریار نے دل میں اس کے ہمیشہ خوش رہنے کی دعا کی اور اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ویسے اتنے دنوں بعد خیریت سے آنا ہوا؟" شہریار نے اس کے آنے کی وجہ جاننی چاہی۔

"میں نکاح کر رہا ہوں۔" اس نے عام سے انداز میں کہا جب کہ شہریار کو جھٹکا لگا۔ مسٹر گرلز الرجک اور نکاح؟ یہ تو ناممکنات میں سے تھا۔

"کب ہے نکاح؟" شہریار نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا۔ شایان نے نظریں پھیر لیں، جانتا تھا ایک نیا محاذ کھلنے والا ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اس جمعے کو۔" شایان نے بے اختیار تھوک نگلا۔

"اب بھی نہیں بتانا تھا، جب نکاح ہو جاتا تب بتاتے۔"

شہریار تو ٹھیک ٹھاک برا مان گیا تھا۔

"یار اب بتا تو رہا ہوں۔ سب کچھ بہت جلدی جلدی ہوا اور بات پکی ہوتے ہی سب سے پہلے تمہارے پاس آیا ہوں۔" ایک وہی تو تھا جس کی ناراضگی شایان سے برداشت نہیں ہوتی تھی۔

"ویسے بھابھی کا نام کیا ہے؟" اب کے وہ متجسس ہوا۔

"ایشا خانزادہ۔" نام سنتے ہی شہریار سنجیدہ ہوا۔

"باپ کا نام؟" اب کے شایان سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"خلیل خانزادہ۔" شہریار نے لمبا سانس خارج کیا۔ زندگی کبھی کبھی ایسے موڑ پر لے آتی ہے جہاں انسان صحیح اور غلط میں فرق نہیں کر پاتا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا تم جانتے ہو یہ اسی لڑکے کی بہن ہے جو امائزہ کے ساتھ ریلیشن شپ میں تھا؟" اور جس سوال سے شایان ذوالفقار بچنا چاہتا تھا وہ سوال اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔

"ہاں! میں جانتا ہوں۔" شایان اس کے اگلے سوال کے لیے خود کو ذہنی طور پر تیار کرنے لگا۔

"تم پھر بھی اس سے نکاح کرنا چاہتے ہو؟" شہریار کو اچھنبا ہوا۔

"حمدان اور امائزہ کا جو بھی معاملہ تھا اس میں ایشا کا کوئی قصور نہیں ہے۔ کب تک ابنِ آدم کی لڑائی میں بنتِ حوا پسے گی؟ عورتوں سے بدلہ لینا غیرت مند مردوں کا شیوہ نہیں ہے، وہ بھی تب جب وہ عورت سرے سے ہی بے قصور ہو۔" اور اب کی بار شہریار لاجواب ہو گیا تھا۔

"اللہ کرے یہ فیصلہ تمہارے حق میں بہتر ہو۔ میں شاید آ نہ سکوں۔ مجھے کسی ضروری کام سے شہر سے باہر جانا ہے۔" شہریار نے کافی دیر بعد نظریں چراتے ہوئے کہا۔ شایان جانتا تھا کہ شہریار کے لیے کوئی بھی کام اپنے جگری دوست سے زیادہ اہم نہیں ہو سکتا وہ بس امائزہ کو اذیت

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے بچانا چاہتا تھا۔جب اسے پتہ چلے گا کہ اس کے جان سے عزیز بھائی نے اس کی غیر موجودگی میں نکاح کیا ہے تو اسے اذیت ہوگی۔

"اب میں چلتا ہوں۔اللہ حافظ!" شایان کمرے سے باہر نکل گیا اور شہریار نے کرسی کی پشت سے سر ٹکالیا۔

پھر وقت نے ثابت کیا کہ ایشا خانزادہ، شایان ذوالفقار کے لئے بہترین بیوی ثابت ہوئی تھی۔

★☆☆☆☆☆★

حال:

ایک ہفتہ ہونے کو آیا تھا امائزہ ابھی تک ہوش میں نہیں آئی تھی۔شہریار ایک کیس میں بری طرح مصروف ہونے کے باوجود بھی دو گھنٹے اس کے پاس لازمی گزارتا تھا۔بس فارغ وقت ملنے کی دیر ہوتی تھی، وہ فوراً ہسپتال پہنچ جاتا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

امائزہ کے گھر والے اس وقت اس کے کمرے میں موجود تھے لیکن لوسیفر کے آتے ہی وہ اسے تنہائی دینے کی غرض سے وہاں سے نکل گئے۔وہ امائزہ کے بستر کے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھ گیا اور اس کا سوئیوں سے جکڑا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔ایک آنسو آنکھ سے ٹپک کر بے مول ہوا۔

"اٹھ جاؤنا امائز! یار آپ کی یہ خاموشی مجھ سے برداشت نہیں ہو رہی۔آپ نے تو کبھی مجھے کسی بات کو لے کر تنگ نہیں کیا۔ہمیشہ میری خوشی، میری خواہش کو فوقیت دی ہے۔تو اب کیوں مجھ سے منہ موڑ کر بیٹھی ہو؟ پلیز اٹھ جاؤنا امائز۔آپ کا یہ باگڑ بلا آپ کے بغیر پل پل مر رہا ہے۔آپ اتنی بے رحم تو کبھی نہیں تھی جتنی اب بن گئی ہو۔"

اور یہ کہہ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔کہاں آسان ہوتا ہے اس شخص کو تکلیف میں دیکھنا جو آپ کی روح میں بسا ہو؟ دروازے پر کھڑے شایان ذوالفقار کی آنکھیں بھی نم ہو گئیں تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کل تک جوان سے معافی کی طلب گار تھی، آج وہ سب اس سے بات کرنے کو ترس رہے تھے

اور وہ بے حس بن بیٹھی تھی۔

شہریار کی نظر دروازے پر کھڑے شایان ذوالفقار پر پڑی تو بے اختیار وہ ماضی کی بھول بھلیوں

میں گم ہو گیا۔

★☆☆☆☆☆★

ماضی:

"چھوڑو مجھے، جانے دو۔ مجھے مت مارو!" وہ آٹھ سال کا بچہ رو رو کر فریاد کر رہا تھا لیکن وہاں

موجود کسی کو بھی اس پر ترس نہیں آرہا تھا۔ وہ ظالم درندے اسے پاؤں کی ٹھوکر پر رکھے زور زور

سے قہقہے لگا رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چپ کر سالے! تیرے باپ نے جتنا ہمارا نقصان کیا ہے، اس کا بدلہ بھی تو لینا ہے تجھ سے۔"

اپنی بات کہہ کر اس نے اس بچے کو ٹھوکر ماری اور بے ہنگم قہقہہ لگا کر وہاں سے چلا گیا۔ اس شخص کے پیچھے اس کے ماتحت بھی چلے گئے۔

وہ بچہ شہریار خیام تھا۔

بریگیڈیئر خیام خلیل کا اکلوتا بیٹا۔

ان کی نسل کا امین۔

بریگیڈیئر خیام خلیل نے رضاکارانہ طور پر دہشت گردوں کے خلاف بہت بڑی مہم کا آغاز کیا جس میں انہیں خاطر خواہ فائدہ ہوا تھا۔ بہت سے دہشت گرد ہلاک ہوئے تھے لیکن حق کا راستہ آسان کہاں ہوتا ہے؟ بریگیڈیئر خیام اپنی بیوی کے ساتھ فوج کی ایک تقریب میں شرکت

www.novelsclubb.com

کرنے گئے تھے جہاں دہشت گردوں نے بم دھماکہ کر دیا اور وہ دونوں میاں بیوی موقع پر ہی دم توڑ گئے۔

شہریار ان کی اکلوتی اولاد تھا۔ کچھ رشتے داروں نے دولت کی لالچ میں خیام صاحب کی جائیداد پر قبضہ کر لیا اور شہریار کو یتیم خانے بھیج دیا۔

لیکن شومئ قسمت، جہاں شہریار گیا وہ صرف دیکھنے میں ہی یتیم خانہ تھا اصل میں اس یتیم خانے کی آڑ میں پانچ سے دس سال کے بچوں سے مزدوری کروائی جاتی تھی، گیارہ سے اٹھارہ سال کے بچوں کو چوری، ڈکیتی، بھتہ خوری اور دوسرے جرائم کی ٹریننگ دی جاتی تھی۔ اور پچیس سال کی عمر تک جب وہ مکمل ٹرینڈ ہو جاتے تو انہیں خود کش حملوں میں استعمال کیا جاتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہاں یہ ضرور تھا کہ دنیاد کھاوے کے لیے وہ بچوں کو سکول بھیج دیا کرتے تھے لیکن وہاں بھی ان

پر کڑی نظر رکھی جاتی تھی۔کچھ یہ وجہ بھی تھی کہ سکول کا پرنسپل ان دہشت گردوں کا اپنا آدمی

تھا۔

لیکن کون جانے ان کا اسے سکول بھیجنا شہریار خیام کے لیے رحمت اور ان کے لیے زحمت بننے

والا تھا۔لیکن کون جانے؟

★☆☆☆☆☆★

مقدر کی زنجیروں میں پھنسے ہم بے بس لوگ

عمر گزار دیتے ہیں معجزوں کے انتظار میں

www.novelsclubb.com

آج اس کا جوڑ جوڑ دکھ رہا تھا۔ وہ دو دن سے بھوکا تھا لیکن یہاں اس پر ترس کھانے والا بھی کوئی نہ تھا۔ اسے عموماً دن میں ایک بار کھانا دیا جاتا تھا لیکن جب کبھی اسے سزا ملتی تھی اس کا کھانا بند کر دیا جاتا تھا۔

وہ ابھی بوجھ ڈھو کر آیا تھا جس کی وجہ سے اس کی حالت مزید خراب ہو گئی تھی۔ وہ کمر سیدھی کرنے کی غرض سے بستر پر لیٹا تو درد کی شدید لہر پورے جسم میں سرایت کر گئی۔

بستر کیا تھا؟ فقط ٹاٹ کی چٹائی۔ دو آنسو اس کی آنکھوں سے گر کر بے مول ہوئے لیکن یہاں اس کی فریاد سننے والا کوئی نہ تھا۔

"اللہ تعالیٰ! آپ نے میرے ماما، بابا کو اپنے پاس بلا لیا تو مجھے بھی بلا لیتے۔ یہ لوگ بہت ظالم ہیں۔ مجھ پر بہت ظلم کرتے ہیں۔ میری ٹیچر کہتی ہیں کہ اللہ "الودود" ہے۔ اللہ سب سے زیادہ

www.novelsclubb.com

محبت کرنے والا ہے۔ پلیز اللہ تعالیٰ مجھے یہاں سے نکال لو۔ میرا آپ کے علاوہ اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔"

وہ آٹھ سال کا بچہ اپنے رب سے، اپنی سمجھ کے مطابق فریاد کرتے ہوئے زار و قطار رو رہا تھا۔

لیکن کون جانے کہ اس کی دعائیں قبول ہونے والی تھیں۔ لیکن کون جانے کہ آگے کتنی آزمائشیں باقی تھیں۔ لیکن کون جانے؟

★☆☆☆☆☆★

وہ پانچویں جماعت میں تھا جب اس کی کلاس میں ایک نیا بچہ آیا۔ اس نے ابھی ابھی سکول میں داخلہ لیا۔

"بچو! یہ ہے شایان ذوالفقار۔ آپ سب کا نیا ہم جماعت۔" ٹیچر نے اس بچے کا تعارف کروایا۔

وہ بڑا ہی خوش مزاج قسم کا لڑکا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ پڑھائی میں بہت اچھا تھا۔اس بات کا اندازہ شہریار کو کچھ دن میں ہی ہو گیا تھا۔ باقی بچے بڑھ چڑھ کر اس سے دوستی کے لیے ہاتھ بڑھاتے لیکن اس کی نظر ایک کونے میں بیٹھے شہریار خیام پر ہی جمی ہوتی۔ ناجانے کیوں بس ایک عجیب سی کشش تھی اس میں جو شایان کو اس کی طرف کھینچتی تھی۔

وہ بھی عام دنوں جیسا ایک دن تھا۔ شہریار اپنی وین کا انتظار کر رہا تھا جس نے اسے واپس عقوبت خانے لے کر جانا تھا۔ وہ یتیم خانہ شہریار خیام کے لیے عقوبت خانہ ہی تھا۔ اتنے میں اسے کسی کے رونے کی آواز آئی۔ ناچاہتے ہوئے بھی اس کے قدم آواز کی سمت اٹھنے لگے۔ وہ جگہ قدرے سنسان تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں بھئی کاکے! جب ہم نے کہا تھا کہ آج سے اپنا ٹفن تو ہمیں دیا کرے گا تو تجھے ہماری بات

بات سمجھ نہیں آئی تھی۔" تین لڑکے شایان کو گھیرے کھڑے تھے۔ وہ ساتویں جماعت کے

لڑکے تھے جن سے پورا اسکول تنگ تھا۔

"سس۔۔۔سوری!" شایان نے روتے ہوئے کہا۔

"سوری کے کچھ لگتے۔۔۔" ایک لڑکے نے آگے بڑھ کر اسے تھپڑ مارا۔ شہریار جو کب سے

ساری کارروائی دیکھ رہا تھا اس سے رہا نہ گیا، وہ فوراً شایان کے آگے آکر کھڑا ہو گیا۔

"ہاں بھئی ہیرو! کیا اس کے حصے کی مار تو کھانا چاہے گا؟" دوسرا لڑکا بولا اور وہ سب بے ہنگم

قہقہہ لگا کر ہنسنے لگے۔ شہریار کچھ نہیں بولا بس خاموشی سے کھڑا رہا۔ تیسرا لڑکا شہریار کو مارنے

کے لیے آگے بڑھا تو اس نے ایک مکہ اس لڑکے کے منہ پر مارا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ پانچویں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جماعت کا لڑکا، ان تین، ساتویں جماعت کے لڑکوں پر بھاری پڑنے لگا۔ شہریار نے مار مار کر ان تینوں کو بھگا دیا۔

"منہ صاف کرو اپنا اور گھر جاؤ بر گر بوائے۔" شہریار نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"میں بر گر بوائے نہیں ہوں۔" شایان نے فوراً احتجاج بلند کیا۔ کچھ دیر پہلے جو شہریار اسے اچھا لگ رہا تھا اب انتہائی برا لگنے لگا تھا۔

"اوکے ممی ڈیڈی بچے!" شہریار نے اسے پھر زچ کیا۔ شایان اپنے چہرے کے طرح طرح کے زاویے بنانے لگا۔ وہ شہریار کو بہت کیوٹ لگا۔ اسے نہیں یاد تھا کہ وہ آخری بار کب مسکرایا تھا لیکن آج شایان ذوالفقار کی بدولت شہریار خیام دل کھول کر ہنسا تھا۔

"میرے دوست بنو گے؟" شایان نے پوچھا۔

"میں دوست نہیں بناتا۔" شہریار کی آواز مدہم ہو گئی۔ ناجانے کیوں لیکن شایان ذوالفقار 'دی

بر گر بوائے' اسے اچھا لگنے لگا تھا۔

"مجھے بنالو۔ یقین مانو مایوس نہیں ہو گے۔" شایان نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تو کچھ سوچتے ہوئے

شہریار نے مسکرا کر اس کا ہاتھ تھام لیا اور یہاں سے آغاز ہوا ان کی بے لوث دوستی کا۔

محبت سمیٹ لیتی ہے زمانے بھر کے رنج و غم

سنا ہے دوست اچھے ہوں تو کانٹے بھی نہیں چبھتے

www.novelsclubb.com

★☆☆☆☆☆★

آج وہ بہت خوش تھا کیوں کہ آج اسے ایک دوست ملا تھا لیکن عقوبت خانے، جانے کا سوچتے

ہی اسے جھر جھری آئی۔

وہ مقررہ وقت پر وین میں نہیں سوار ہو سکا تھا۔اسے دیر ہو گئی تھی۔ لیکن آج اس کے دل میں کوئی ڈر نہیں تھا۔ جیسے ہی وہ وین یتیم خانے پہنچی، وہ لوگ شہریار کو لے کر سیدھا سر غنہ کے پاس پہنچے۔

"باس! آج یہ وین میں دیر سے سوار ہوا تھا۔" ایک غنڈہ سر غنہ کے پاس آیا اور شہریار کو دھکا دے کر بتانے لگا۔ شہریار سر غنہ کے قدموں میں جا گرا۔

"کیوں بھئی کہاں تھا تو؟" سر غنہ نے شہریار کو گریبان سے پکڑ کر پوچھا۔ وہ خاموش رہا۔

"کیوں بھئی، زبان نہیں ہے کیا منھ میں؟" اس نے پھر پوچھا لیکن شہریار اب بھی خاموش رہا۔

اب کے سر غنہ کو غصہ آیا۔ اس نے چابک نکالا اور پے در پے اسے مارنا شروع کر دیا۔ وہ مار مار کے تھک گیا لیکن شہریار کی چپ نہ ٹوٹی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اے! لے جاؤ اسے اور دو دن کا کھانا بند کر دو اسکا۔" سرغنہ نے حکم دیا۔ دو غنڈے شہریار کو وہاں سے لے کر چل دیے۔ ٹونی جو اسکا دایاں بازو تھا اس سے مخاطب ہوا۔

"باس! آپ نے اسے چھوڑ کیوں دیا؟" وہ متجسس تھا۔

"وہ کوئی عام لڑکا نہیں ہے ٹونی۔۔۔ اس کی رگوں میں پاکستان کے ایک بہادر بیٹے کا خون دوڑتا ہے۔ میں اسے اتنی اذیت دونگا کہ وہ راہبر سے راہزن بن جائے گا۔ لوگ اسے لوسیفر کے نام سے جانیں گے۔۔۔ ایک دنیا کانپے گی اس کے نام سے۔ ہاہاہا۔۔۔" اسکا مکروہ قہقہہ فضا میں گونجا۔

لیکن وہ بھول گیا تھا کہ اللہ کی تدبیر انسان کی تدبیر پر حاوی ہے۔ انسان چاہ بھی نہیں سکتا اگر اللہ نہ چاہے۔ کون جانے اسکی چال اسی پر الٹنے والی تھی؟ کون جانے کہ ظالم کی رسی کھینچی جانے والی تھی؟ آہ! لیکن کون جانے؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

★☆☆☆☆☆★

انکی دوستی دن بادن گہری ہوتی جارہی تھی۔ پتہ بھی نہ چلااور دو سال گزر گئے۔ وہ دونوں اک دوسرے کی لئے لازم وملزوم تھے۔ شہریار کی دوستی کا شایان پہ یہ اثر ہوا کہ اسنے ڈرنا چھوڑ دیا تھا۔ اب وہ اپنی حفاظت خود کر سکتا تھااور شایان کی دوستی کا شہریار پر یہ اثر ہوا کہ اسکو اپنے دماغ میں پلتے منفی خیالات سے چھٹکارا ملنے لگا اب وہ ہر چیز کو مثبت طریقے سے دیکھنے کی کوشش کرتا تھا۔

وہ بھی اک عام سادن تھا۔ وہ دونوں کیفے ٹیریا میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"شہریار! اگر برانہ مانو تو ایک سوال پوچھوں؟" شایان نے تمہید باندھی۔

"تمہیں اجازت لینے کی ضرورت کب سے پڑ گئی؟" شہریار نے ابرو اچکائی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شہریار ! تم جب بھی سکول آتے ہو تمہارے بازوؤں پر نیا زخم ہوتا ہے۔ ایسا کیوں ؟" شایان

کچھ توقف کے بعد بولا جبکہ شہریار کو چپ لگ گئی۔ سردیوں میں تو سکول کا یونیفارم مکمل

بازوؤں والا ہوتا تھا جسکی وجہ سے اس کے زخم چھپ جاتے تھے لیکن گرمیوں میں وہ کیا کرتا؟

کیونکہ انکے سکول یونیفارم کے آدھے بازو ہوتے تھے۔ وہ اپنے زخم کسی سے پوشیدہ نہیں رکھ

سکتا تھا اسی وجہ سے شایان کی نظر اس کے زخموں پر پڑی تھی۔

"اگر تم نہیں بتانا چاہتے تو کوئی بات نہیں۔ میں نے سوچا ہم دوست ہیں تو بس اسی لیے پوچھ

لیا۔" شایان نے اسے ایموشنلی بلیک میل کیا اور وہ ہو بھی گیا۔

"یہ چابک لگنے کی وجہ سے زخم بنے ہیں۔ میرا مالک مجھ سے بھتہ خوری کرواتا ہے اور جب کوئی

دکاندار بھتہ دینے سے انکار کرے وہ اسکی سزا مجھے دیتا ہے۔" اور پھر وہ الف سے ے تک سب

بتاتا چلا گیا۔ شایان کی آنکھیں یہ سب سن کر نم تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمام مسلمان جسدِ واحد کی طرح ہیں۔ جب جسم کے ایک حصے میں تکلیف ہوتی ہے تو پورا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔"

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

آج شایان کو حقیقی معنوں میں اس حدیث کا مفہوم سمجھ آیا تھا۔ شہریار کی تکلیف سے اسے اپنا دل پھٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا اور شہریار خیام ایسے بیٹھا تھا جیسے کوئی خبر پڑھ کر سنائی ہو۔

★☆☆☆☆☆★

ہر موڑ پر مل جاتے ہیں ہمدرد ہزاروں

محسن تیری بستی کے لوگ اداکار بہت ہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہتے ہیں وقت کبھی ایک جیسا نہیں رہتا لیکن شہریار خیام کے لیے 23 مارچ کا دن ایسا تھا جو کبھی نہیں بدلتا تھا۔اس کی اور شایان کی دوستی کو پانچ سال ہونے کو آئے تھے۔ہر سال اس دن شایان ہی اسے سنبھالتا تھا۔

"شیری تجھے باس نے بلایا ہے۔"ٹونی نے آکر مکروہ ہنسی ہنستے ہوئے شہریار سے کہا۔شہریار نے کرب سے آنکھیں بند کیں اور ٹونی کے پیچھے چل دیا۔وہ جانتا تھا کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔ہر سال اس دن یہی تو ہوتا تھا۔

"آؤ آؤ برخوردار! تمہارا ہی انتظار تھا۔"سرغنہ نے بڑی بے تابی کا مظاہرہ کیا۔شہریار اس کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔آس پاس سرغنہ کے بے حس ماتحت کھڑے تھے جو بڑی بے تابی سے اس سولہ سال کے لڑکے کی بے بسی کا تماشہ دیکھنے کے لیے بے تاب تھے۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں پتہ ہے شیری میں آج بہت خوش ہوں۔آج کے دن ہمارا سب سے بڑا دشمن مرا تھا۔ پتہ ہے وہ کون تھا؟" سرغنہ نے شہریار کی طرف دیکھا جس کی آنکھیں ضبط کے باعث سرخ ہو چکی تھیں۔

"وہ تیرا باپ تھا۔" سرغنہ نے ایک مکروہ قہقہہ لگایا۔اس کے چیلوں نے بھی اس کا بھرپور ساتھ دیا۔

"باس! آپ کو نہیں لگتا اسے بھی ہماری خوشی میں شریک ہونا چاہیے؟" ٹونی نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا۔اس کی بات پر ایک بار پھر ان سب کا قہقہہ گونجا۔

"آج تو تیرے سکول میں تقریب ہے نا۔ چل جا، جا کر تیار ہو جا۔تجھے تقریب میں بھی تو شامل ہونا ہے۔"

سرغنہ نے اسے کہا۔شہریار ابھی بھی سرخ آنکھوں سے اسے گھور رہا تھا۔

"اب جانا!" ٹونی نے اسے دھکہ دیا۔ شہریار اس وقت صبر کے کڑے مراحل سے گزر رہا تھا۔

وہ جا کر تیار ہوا اور سکول میں منعقد تقریب کے لیے چل دیا۔ سرغنہ نے اپنے ایک آدمی کو

شہریار کے ساتھ بھیجا۔

وہ بھول گیا تھا کہ خدا کی لاٹھی بے آواز ہے، جب پڑتی ہے تو انسان کے سارے کس بل نکال

دیتی ہے۔

ہر فرعون کی حکومت ختم کرنے کے لیے ایک موسیٰ آتا ہے۔

ہر نمرود کو نیست و نابود کرنے کے لیے اللہ ایک ابراھیم بھیجتا ہے۔

ہر یزید کو مٹانے کے لیے ایک حسین آتا ہے۔

★☆☆☆☆☆★

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جیسے ہی وہ کالج پہنچا اس نے شایان کو اپنا منتظر پایا۔اس کو دیکھتے ہی شایان اس کے قریب آیا اور اسے زور سے گلے لگایا۔ شہریار کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا۔شایان کی اپنی آنکھیں بھی نم تھیں۔وہ شہریار کو لے کر قدرے سنسان جگہ پر چلا آیا۔

"شیری!"شایان نے اسے پکارا۔

"میں ٹھیک ہوں یار۔پریشان مت ہو۔"شہریار نے مسکرانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہ تو نظر آ ہی رہا ہے۔"شایان نے سینے پر ہاتھ باندھے۔

"اب تمہیں کیسے یقین آئے گا کہ میں سچ میں ٹھیک ہوں؟"شہریار نے تیوری چڑھائی۔

"ثبوت دو!"شایان نے ابرو اچکائی۔

"تم پہیلیاں بجھوانا بند کرو گے۔"اب شہریار زچ ہونے لگا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میرے بھائی، میں بیچارا صبح سے تمہارے انتظار میں کھڑا ہوں۔ میرا گلوکوز لیول خطرناک حد تک لو ہو گیا ہے۔اب تمہیں چاہیے ناکہ کولڈ رنک، کرکرے، سموسے وغیرہ کھلا کر میرا گلوکوز لیول بحال کرواؤ۔"شایان نے کچھ اس معصومیت سے کہا کہ شہریار کی ہنسی بے ساختہ نکلی۔

"بھکڑ آدمی! کسی دن کھا کھا کر مر جانا ہے تم نے۔رکو یہاں لے کر آتا ہوں کچھ۔"

شہریار کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ایک اچھا دوست ہونا بھی بہت بڑی نعمت ہے، جو انسان کو لمحوں میں صدیوں کی تھکن بھلا دے۔

★☆☆☆☆☆★

شایان بینچ پر بیٹھا شہریار کا انتظار کر رہا تھا۔اتنے میں اسے اپنے پیچھے سے آہٹ محسوس ہوئی۔

"آ گئے شیری! میں کب سے انتظار کر رہا تھا۔"وہ بولتا ہوا پیچھے مڑا تو ایک سیاہ فام شخص کو خود کو گھورتے پایا۔وہ اس شخص کو پہچانتا تھا۔وہ وہی تھا جو شہریار کے ساتھ آیا تھا۔اس کو دیکھ کر شایان

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کا رنگ فق ہوا۔وہ فوراًاپنی جگہ سے اٹھا۔اس سے پہلے کہ وہ سوچتااس نے شایان کے منہ پر ہاتھ رکھااوراسے درخت کے پیچھے لے گیا۔شایان کواپنادماغ ماؤف ہوتا محسوس ہوا۔

شہریار جو کہ کر کرے اور کولڈرنک لے کر آیا تھا، اس نے اس شخص کو شایان کو زبردستی درخت کے پیچھے لے جاتے ہوئے دیکھا۔شہریار کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔اپنے ہاتھ میں موجود چیزیں اس نے نیچے پھینکی اور زمین پر پڑا ایک بڑا سا پتھر اٹھایااور اس درخت کی طرف چل دیا۔

شہریار دبے قدموں سے اس شخص کے پیچھے پہنچااور پتھر دو تین رفعہ اس کے سر پر مارا۔وہ شخص حملے کی تاب نہ لاتے ہوئے بے ہوش ہو گیا۔شہریار نے شایان کا ہاتھ پکڑااور اسے پچھلے گیٹ سے باہر لے گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ مختلف گلیوں سے گزرتے شایان کے گھر پہنچے صبح 10 بجے کا وقت تھا۔گھر میں صرف صائمہ ذوالفقار موجود تھی۔

"السلام علیکم اماں جان!" شومئی قسمت کہ وہ لاؤنج میں بیٹھی تھیں باقی سب کمروں میں تھے۔

"وعلیکم السلام! خیریت آج بہت جلدی آگئے؟ ورنہ یہ دن تو تم شیری ساتھ گزارتے ہو۔"

انہوں نے عام انداز میں پوچھا۔شایان شہریار کا ذکر ہی اتنا کرتا تھا کہ گھر والوں سے اسکا تعارف ہو گیا تھا۔سب لوگ شہریار کو پسند کرتے تھے سوائے امائزہ کے۔آخر اسے اپنا سب سے عزیز بھائی جو بانٹنا پڑا تھا۔خیر یہ صرف امائزہ کی سوچ تھی۔ہر انسان دوسروں کی زندگی میں اپنا مقام خود بناتا ہے،اپنے اخلاق و کردار کی بدولت۔

"وہ اس لیے پیاری اماں جان کیوں کہ آپ کے لاڈلے شیری کو اپنے ساتھ لایا ہوں آج۔"

شایان بہت مشکل سے خود کو سنبھالے کھڑا تھا۔جب کہ شہریار ہونقوں کی طرح دونوں ماں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بیٹے کی گفتگو سن رہا تھا۔ صائمہ بیگم، جن کی نظر ابھی شہریار پر پڑی تھی، انہوں نے بے ساختہ اٹھ کر اس کا ماتھا چوما۔

"یہ میرا شیری ہے شایان؟ تم سچ کہ رہے ہو؟ "ان کی اتنی محبت پر شہریار کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ کہاں دیکھی تھی اس نے آج تک ماں کی محبت؟

"جی اماں جان! میں ہی آپ کا شیری ہوں۔" اماں جان تو اس کے طرزِ تخاطب پر ہی نہال ہو گئیں تھیں۔ شایان کے علاوہ باقی سب بس اتنا ہی جانتے تھے کہ شہریار یتیم ہے، اس لیے انہیں اس کے ساتھ کچھ زیادہ ہی انسیت تھی۔

"اماں جان! میں شہریار کو اپنے کمرے میں لے کر جا رہا ہوں۔ آپ کچھ کھانے کے لیے بھجوا دیں۔" شایان نے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں ہاں جاؤ! میں ابھی کچھ بھجواتی ہوں۔" اماں جان کچن کی طرف چلی گئیں جب کہ شایان، شہریار کو لے کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

★☆☆☆☆☆★

وہ دونوں شایان کے کمرے میں آئے تو ایک آٹھ سالہ بچی اوندھے منہ بستر پر لیٹی تھی۔ شایان نے گہری سانس لی۔

"شیری تم فریش ہو جاؤ میں تب تک امائزہ کو اٹھاتا ہوں۔" شہریار کو کہہ کر وہ امائزہ کی طرف بڑھا اور شہریار بیت الخلاء کی طرف بڑھ گیا۔

"امائزہ گڑیا اٹھو!" شایان نے اسے اٹھانا چاہا لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔ دو، تین بار اٹھانے پر بھی جب وہ نہ اٹھی تو شایان نے اسے جھنجھوڑ ڈالا۔

"زلزلہ آگیا! زلزلہ آگیا!" وہ ہڑبڑا اٹھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"زلزلہ نہیں آیا، شایان ذوالفقار آیا ہے۔" شایان نے ایک ادا سے بالوں کو جھٹکتے ہوئے کہا۔

"کیا بھائی آپ بھی نا، میں نہیں بولتی۔" امائزہ نے منہ بنایا۔

"میرے کمرے میں کیوں سو رہی ہو؟ اپنے کمرے میں کیوں نہیں سوئی؟" شایان نے مصنوعی خفگی سے پوچھا۔

"آپ کو تو پتہ ہے آپ کا کمرہ میرا فیورٹ ہے۔" امائزہ نے بتیسی دکھائی اتنے میں شہریار بھی بیت الخلاء سے باہر آگیا۔

"یہ باگڑ بلا کون ہے بھائی؟" اور امائزہ ذوالفقار نے پہلی ہی نظر میں شہریار خیام کو باگڑ بلے کا خطاب دے دیا تھا۔ شہریار نے تیوری چڑھائی جب کہ شایان کی ہنسی بے ساختہ تھی۔

"بری بات گڑیا! یہ میرا دوست شیری ہے۔" شایان نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اوہ! تو یہ شیری ہے۔" امائزہ نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا اور بستر سے نیچے اتری۔ اب وہ شہریار کے گرد گول گول چکر لگاتے ہوئے تنقیدی نگاہوں سے اس کا جائزہ لے رہی تھی۔

"ویسے یہ اتنے بھی کچھ خاص نہیں ہیں جتنی آپ ان کی تعریفیں کرتے ہیں۔" امائزہ نے گویا ناک سے مکھی اڑائی۔

"مس پٹاخہ!" شہریار جو کب سے اس چھٹانک بڑھ لڑکی کی باتیں سن رہا تھا، اس کے منہ سے پھسلا۔

"کیا، کیا! کیا کہا؟" امائزہ نے باقاعدہ کمر پر ہاتھ رکھ کر لڑاکا عورتوں کی طرح پوچھا۔

"جو تم نے سنا۔" شہریار نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔

"اچھا بس بس! امائزہ بچے آپ جا کر دیکھو کاشان اور ارمغان کیا کر رہے ہیں۔" شایان نے امائزہ کو کمرے سے غائب کرنا چاہا ورنہ اس سے کوئی بعید نہیں تھا کہ وہ ابھی شہریار پر چڑھ دوڑتی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی بھائی!"

امائزہ، شہریار کو گھورتے ہوئے کمرے سے باہر نکلی۔ کوئی کہہ نہیں سکتا تھا کہ وہ محض آٹھ سال کی بچی ہے۔ پھپھے کٹنی عورتوں والی تمام خصوصیات تھی اس میں۔

"پاگل لڑکی!" شہریار نے سر جھٹکا۔ شایان نے آگے بڑھ کر دروازہ لاک کیا۔ کچھ دیر پہلے والی مسکراہٹ کا شائبہ تک نا تھا اس کے چہرے پر۔

"اب کیا کرنا ہے شیری؟ اس آدمی کو بھلے ہی سیلف ڈیفنس میں مارا تھا لیکن یہ کوئی چھوٹی بات تو نہیں ہے۔" شایان کی سنجیدہ آواز گونجی۔

"میرا خیال ہے ہمیں گھر کے بڑوں کو سب بتا دینا چاہیے۔ پھر اس کے بعد جو وہ فیصلہ کریں گے اس پر عمل کرتے ہیں۔" شہریار، جو کب سے اسی پہلو پر سوچ رہا تھا اس نے اپنی رائے سے شایان کو آگاہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"شاید تم ٹھیک کہ رہے ہو۔" شایان بھی اس کی بات سے متفق تھا۔اور پھر اسی رات شایان اور شہریار، ذوالفقار حیدر اور مسز ذوالفقار کے سامنے حاضر تھے۔انہیں ساری بات من و عن بتا کہ شہریار سر جھکا کر کھڑا ہو گیا گویا ابھی اسے سزائے موت سنا دی جائے گی۔

مسز ذوالفقار تو بس روتے ہوئے شایان کا منھ چوم رہی تھیں۔ یہ سوچ کر ہی ان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے کہ اگر شہریار وقت پر نہ آتا تو نا جانے ان کے بیٹے کے ساتھ کیا ہوتا۔

"شہریار بچے! آج سے آپ ہمارے ساتھ رہو گے اور اسے میرا حکم سمجھو۔ کچھ دن تک آپ دونوں گھر سے باہر نہیں نکلو گے کیوں کہ وہ لوگ ہر طرف آپ کو ڈھونڈ رہے ہوں گے۔ میں جلد از جلد دوسرے شہر شفٹ ہونے کا انتظام کرتا ہوں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مسٹر ذوالفقار کچھ توقف کے بعد مضبوط لہجے میں بولے۔اس کے بعد مسٹر اور مسز ذوالفقار دونوں اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے، باری باری ان دونوں کا ماتھا چوم کر وہ دونوں کمرے سے باہر نکل گئے۔

شایان کی تو دلی مراد بر آئی تھی۔اس نے فوراً شہریار کو گلے لگایا۔ایک بھولا بھٹکا آنسو شہریار کی آنکھ سے گر کر بے مول ہوا جسے اسے فوراً صاف کیا۔

دنیا میں اچھے اور برے دونوں طرح کے لوگ ہوتے ہیں،بس ہم لوگوں کو پہچان نے میں غلطی کر دیتے ہیں اور اپنے ادھیڑ پن میں اچھے لوگوں کو گنوا بیٹھتے ہیں لیکن وہ لوگ بہت خوش قسمت ہوتے ہیں جو ان مخلص اور بے غرض لوگوں کو پہچان کر ان کی قدر کرتے ہیں۔۔اور شہریار خیام انہی خوش قسمت لوگوں میں سے ایک تھا۔

★☆☆☆☆☆★

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رض ہوتے ہیں آنسوؤں کے سجدے

بلند جب آزمائش کی آذان ہوتی ہے

بڑا مشکل ہے ضبط کا وضو سنبھالنا

بڑی لمبی یہ صبر کی نماز ہوتی ہے

مسٹر ذوالفقار اپنے خاندان سمیت اپنا آبائی شہر چھوڑ کر ملتان منتقل ہو گئے تھے۔ شہریار دل ہی دل میں بہت شرمندہ تھا کہ اس کی وجہ سے ان اچھے لوگوں کو اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا لیکن خیر اب کیا ہو سکتا تھا۔ مسٹر ذوالفقار نے اسے ایک موبائل فون لے دیا تھا موبائل ملتے ہی اس نے پہلا کام ان لائن جاب ڈھونڈنے کا کیا جو خوش قسمتی سے اسے مل گئی۔

اس نے شایان کے ساتھ ہی پنجاب کالج میں ایڈمیشن لیا۔ ایف اے کے بعد شہریار کا ارادہ فوج میں بھرتی ہونے کا تھا جب کہ شایان ایم بی اے کرنا چاہتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ بھی عام دنوں کی طرح ایک دن تھا۔ شہریار اپنے اور شایان کے مشترکہ کمرے میں بیٹھا ہوا

تھا۔اچانک اسے تھکاوٹ ہونے لگی۔اس نے کچھ دیر بریک لینے کا سوچا۔وہ کھڑکی کھول کر کھڑا

ہو گیا۔ کچھ دیر بعد سامنے والے گھر سے ایک لڑکی کا چہرہ نمودار ہوا۔ وہ جو کوئی بھی تھی بڑی

پرکشش تھی۔ سر پر لیا ہوا حجاب اسے باوقار بناتا تھا۔ شہریار نے بے ساختہ سر جھٹکا۔ صنفِ

نازک سے وہ ویسے بھی دور رہتا تھا۔بقول شہریار،

لڑکوں کو بگاڑنے اور مغرور بنانے میں سب سے بڑا ہاتھ لڑکیوں کا ہوتا ہے کیوں کہ وہ ذرا سی

اچھی شکل دیکھ کر ہی متاثر ہو جاتی ہیں۔

کچھ دیر کی بریک کے بعد شہریار پھر سے پڑھنے بیٹھ گیا جبکہ وہ لڑکی ابھی تک دودھ والے سے

بحث کر رہی تھی۔

★☆☆☆☆☆★

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگلے دن وہ دونوں کالج کے لیے روانہ ہو گئے۔ وہ دونوں ابھی بیٹھے ہی تھے کہ کل والی لڑکی پر شہریار کی نظر پڑی۔ شہریار کو بہت حیرت ہوئی کیونکہ اس نے پہلے کبھی اس لڑکی کو کلاس میں نہیں دیکھا تھا۔ چونکہ وہ لوگ کو ایجوکیشن سسٹم کا حصہ تھے لہذا لڑکے لڑکیاں ساتھ ہی پڑھتے تھے۔

تھوڑی دیر بعد استاد محترم کلاس میں تشریف لائے۔

"السلام علیکم بچوں!" پروفیسر داؤد نے سلام کیا۔

"وعلیکم السلام!" سب نے ایک ساتھ سلام کا جواب دیا۔

"انوشے مرزا!" پروفیسر نے نام لیا تو وہی لڑکی اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی جس کے بارے میں شہریار سوچ رہا تھا۔

"اوہ! تو محترمہ کا نام انوشے ہے۔ خیر مجھے کیا۔" شہریار نے خود کلامی کرتے ہوئے سر جھٹکا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بچوں! یہ آپ کی نئی ہم جماعت ہے۔امید ہے آپ سب کا وقت اچھا گزرے گا۔انوشے چونکہ آپ نے لیٹ ایڈمشن لیا ہے تو جو ٹاپک آپ کے رہ گئے ہیں وہ میرال اور شہریار سے سمجھ لیجئے گا۔"پروفیسر نے پہلی بات کلاس سے کی اور دوسری بات انوشے سے کی۔اس کے بعد پوری کلاس پر ایک نظر ڈالی۔

"کسی کا کوئی سوال؟"پروفیسر داؤد نے پھر پوچھا لیکن کسی کا کوئی سوال نہ آیا تو پروفیسر بھی وائٹ بورڈ کی طرف متوجہ ہو گئے۔

★☆☆☆☆☆★

شہریار اور شایان دونوں اس وقت کینٹین میں موجود تھے۔پروفیسر داؤد کے حکم پر شہریار منہ کے ٹیڑھے میڑھے زاویے بنا رہا تھا جب کہ شایان اس کی حالت سے حظ اٹھاتے ہوئے قہقہے لگا رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا یار! پروفیسر کو بھی صرف میں ہی ملا تھا وہ کسی اور کی بھی تو ذمہ داری لگا سکتے تھے۔" شہر یار جھنجھلا گیا تھا۔

صرف مرد ہی عورتوں کے لیے نامحرم نہیں ہوا کرتے عورتیں بھی مردوں کے لیے نامحرم ہوا کرتی ہیں۔ اگر ایک باکردار عورت اس بات کا خیال رکھتی ہے کہ وہ نامحرم مردوں سے دور رہے تو ایک باکردار مرد بھی اس بات کا خیال رکھتا ہے کہ وہ نامحرم عورت سے دور رہے۔

ارشاد ربانی ہے،

ترجمہ: "اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! مومن مردوں سے کہو اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔" (النور: ۳۰)

اللہ رب العزت نے تو مرد کو نامحرم عورت کی طرف نگاہ اٹھانے سے بھی منع کیا ہے کیونکہ ایک عورت مرد کی ذہنیت کو کبھی نہیں پرکھ سکتی اور شہر یار خیام ان باتوں سے آگاہ تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بیٹا جی تمہارے ساتھ جو ہوا بڑا اچھا ہوا۔ تمہیں ہی شوق تھا پروفیسرز کی گڈ بک میں رہنے کا۔"

اپنی بات کہہ کر شایان نے زوردار قہقہہ لگایا جب شہریار نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔

"ایکسکیوز می! آپ میں سے شہریار کون ہے؟" اس سے پہلے شہریار جوابی کارروائی کرتا اس کی سماعت سے ایک بے حد میٹھی نسوانی آواز ٹکرائی۔

"جی میں ہی ہوں شہریار۔" شہریار نے سپاٹ انداز میں کہا۔

"میں انوشے مرزا۔۔۔" انوشے کو سمجھ نہ آئی کہ وہ بات کا آغاز کیسے کرے۔

"جی میں جانتا ہوں۔" لہجہ ہنوز سرد تھا۔

"مجھے کچھ ٹاپکس کے نوٹس چاہیے۔ اگر آپ۔۔۔" اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی شہریار نے اپنے سارے نوٹس اس کے حوالے کر دیے۔

www.novelsclubb.com

"اور کچھ ؟" اس نے ابرو اچکائی۔

"شکریہ ! میں آپ کو یہ ایک ہفتے تک واپس کر دوں گی۔" انوشے نے تشکر آمیز نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔ شہریار نے صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا۔ انوشے واپس جانے کے لیے مڑی کہ کچھ یاد آنے پر واپس پلٹی۔

"ایک اور بات مسٹر شہریار ! مجھے غلط لڑکی مت سمجھیے گا۔ میں کبھی آپ کے پاس نوٹس مانگنے نہ آتی اگر میرال میری مدد کرنے کے لیے راضی ہوتی۔ وہ تو بات سننے کو بھی تیار نہیں ہے۔ خیر ! اللہ حافظ۔"

اپنی بات مکمل کر کے وہ یہ جا وہ جا، جب کہ شایان اور شہریار منہ کھولے ایک دوسرے کی جانب دیکھ رہے تھے۔ نا جانے اس لڑکی کو ان کی سوچ تک کیسے رسائی حاصل ہو گئی تھی۔

★☆☆☆☆☆★

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB
www.novelsclubb.com

تین مہینے ہونے کو آئے تھے انوشے اپنا زیادہ تر سلیبس کور کر چکی تھی۔اس بیچ وہ شہریار سے کوئی نہ کوئی ٹاپک سمجھتی رہتی تھی۔ان دونوں کی اچھی خاصی دوستی ہو گئی تھی۔اس بیچ شہریار کو پتہ چلا کہ دو دن بعد انوشے کی سالگرہ ہے۔اس نے انوشے کے لیے تحفہ لینے کا سوچا۔اب مسئلہ یہ تھا کہ اس نے کبھی لڑکیوں کی شاپنگ نہیں کی تھی اس لیے وہ شایان کو بھی اپنے ساتھ مال میں گھسیٹ لایا۔آخر اس کی بھی ایک بہن تھی لڑکیوں کی شاپنگ کا کچھ تو تجربہ ہو گا ہی اسے۔

"کیا یار شیری! اکلوتا دوست ہوں تمہارا۔کچھ تو عزت کر لیا کرو میری۔" شایان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے کیا کیا؟" شہریار نے انجان بنتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ہاں! مال میں تو میں آپ کو گھسیٹ کر لایا ہوں۔آپ کچھ کرتے ہی کہاں ہیں عزت مآب محترم شہریار خیام صاحب۔" شایان نے طنز کیا جس پر شہریار نے مسکراہٹ دبائی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اچھا بتاؤ میں اس سے کیا تحفہ دوں؟" شہریار نے بات بدلی۔

"دوست وہ تمہاری ہے، مجھے کیسے پتہ ہوگا اسے کیا تحفہ دینا چاہیے۔" شایان نے کندھے اچکائے۔

"مار مت کھا لینا مجھ سے سیدھی طرح مشورہ دو کوئی۔" شہریار نے تنبیہ کی۔

"الٹی طرح بھی مشورہ دیتے ہیں کوئی؟" شایان نے بات ہوا میں اڑائی۔

"شایان!" شہریار نے اس کے نام پر زور دیا۔ اب وہ زچ ہو رہا تھا۔

"اچھا اچھا! اب میں سنجیدہ ہو گیا۔ تم ایسا کرو اسے کوئی گھڑی، بریسلیٹ یا چاکلیٹس تحفے میں دے دو۔" شایان نے مشورہ دیا۔

"نہیں یار! یہ تو سب دیتے ہیں۔" شہریار کو شایان کا مشورہ پسند نہیں آیا۔

"تو پھر کیا دو گے؟" شایان نے گہرا سانس لیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"انوشے جیسی لڑکی جو ہر وقت کتابوں میں مگن رہتی ہو اس کے لیے ایک کتاب سے بہتر تحفہ کیا ہو سکتا ہے؟" شہریار نے اپنا خیال ظاہر کیا۔

"بات تو ٹھیک ہے۔" شایان بھی اس سے متفق تھا۔ اس کے بعد وہ دونوں بک شاپ کی طرف بڑھ گئے۔ شہریار نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کتاب لی۔

ایک اچھی کتاب انسان کا کردار سنوار دیتی ہے اور ایک بری کتاب انسان کو تباہ کر سکتی ہے۔ جو کچھ پڑھتے یا سنتے ہیں اس کا اثر ہماری روح پر ہوتا ہے کیونکہ آنکھیں اور کان وہ ذرائع ہیں جن سے روح غذا حاصل کرتی ہے۔

★☆☆☆☆☆★

آخر کار انوشے کا جنم دن آگیا۔ شہریار اور شایان تیار ہو رہے تھے جب کاشان، ارمغان اور امائزہ بغیر دستک دیے کمرے میں آ گئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم لوگوں کو کتنی بار سمجھانا پڑے گا کہ دستک دے کر کمرے میں آتے ہیں؟" شایان نے ان تینوں کو گھورا لیکن ان ڈھیٹوں کو اثر کہاں تھا؟

"آج تو آپ دونوں بجلیاں گرا رہے ہیں بھائی۔ سچ بتائیں سالگرہ پر جا رہے ہیں یا لڑکی پٹانے؟" ارمغان نے چٹکلہ چھوڑا۔ ان دونوں نے ان دونوں نے ایک ساتھ اسے گھور کر دیکھا جس پر وہ بتیسی کی نمائش کرنے لگا۔

"ویسے ارمغان غلط بھی نہیں کہہ رہا۔ سچ بتا دیں بھائی، بہن بھائیوں سے کیسی پردہ داری؟" کاشان نے صوفے پر پھیل کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"شایان بھائی ایسے نہیں ہیں، البتہ زکوٹا جن کا کچھ نہیں کہہ سکتے۔" اس سے پہلے کہ شایان کچھ کہتا امائزہ اس کے حق میں بول پڑی جب کہ خود کو زکوٹا جن کہلائے جانے پر شہریار نے امائزہ کو گھور کر دیکھا لیکن یہاں پرواہ کسے تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی جی بالکل! یہاں ایک میں ہی تو بدمعاش ہوں۔ آپ کے بھائی تو دودھ کے دھلے ہیں۔"

شہریار نے جوابی کاروائی کی۔

"دیر آئے درست آئے۔" امائزہ نے گویا ناک سے مکھی اڑائی۔

"تمھیں تو میں۔۔۔"

"ویسے ایک بات بتائیں، اتنا بن ٹھن کر کس سے آنکھ مٹکا کرنے جا رہے ہیں؟" اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتا امائزہ نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"اگر تم دونوں کی لڑائی ہو گئی ہو تو کیا ہم چلیں؟" بالآخر شایان کو ہی ان دونوں کو ٹوکنا پڑا ورنہ ان دونوں سے کوئی بعید نہیں تھی کہ تیسری جنگ عظیم شروع کر دیتے۔

"چلو!" شہریار نے اپنا کوٹ درست کیا اور امائزہ کو گھورتے ہوئے کمرے سے نکل گیا۔

★☆☆☆☆☆★

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سالگرہ کا فنکشن ایک بہت بڑے ہوٹل میں تھا۔ ہر طرف رنگ و بو کا سیلاب امڈ آیا ایا تھا۔

شہریار اور شایان ایک ساتھ انوشے کی طرف بڑھے۔

"السلام علیکم !" ان دونوں نے ایک ساتھ سلام کیا۔ پیچ رنگ کی میکسی میں، بال کھلے چھوڑے اور دوپٹہ ایک کندھے پر لٹکائے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

"وعلیکم السلام !" اس نے خیر مقدمی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔

"ہم دونوں کی طرف سے سالگرہ کی بہت مبارک ہو انوشے۔" شایان نے مسکرا کر کہا۔

"بہت شکریہ !" وہ جواب شایان کو دے رہی تھی لیکن نظریں اس کی شہریار پر تھیں۔ اتنے میں انوشے کی امی بھی ان کی طرف آ گئیں۔

"السلام علیکم بچوں !"

"وعلیکم السلام !" ان دونوں نے ایک ساتھ سلام کا جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مما! یہ شہریار ہے اور یہ شایان، میں نے آپ کو بتایا تھا ان کا؟" انوشے نے باری باری دونوں کا تعارف کروایا۔

"اوہ! تو آپ شہریار ہو۔ انوشے بہت ذکر کرتی ہے آپ کا۔" ان کی بات پر شہریار جھینپ گیا جبکہ شایان نے اسے معنی خیز نظروں سے دیکھا جسے اس نے سرے سے نظر انداز کیا۔ اس سے پہلے مسز مرزا اس کا انٹرویو شروع کرتیں، مسٹر مرزا وہاں آ گئے۔

"انوشے بیٹا! کیک کاٹ لو۔ مہمان انتظار کر رہے ہیں۔" انہوں نے آتے ہی انوشے کو مخاطب کیا۔

"جی بابا!" انوشے نے رضامندی دیتے ہوئے کیک کی جانب قدم بڑھایا۔ سب لوگ اس کے ارد گرد جمع ہونے لگے اچانک انوشے کو زوردار چکر آیا اور وہ زمین پر گر گئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کے ہاتھ پاؤں مڑنے لگے اور اس کے منہ سے سفید جھاگ نکلنے لگی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لگتا ہے اس پر کالا جادو ہو گیا ہے۔"

"نہیں! یہ تو فالج کا اٹیک لگتا ہے۔"

"کہیں اسے مرگی کا دورہ تو نہیں پڑ گیا؟"

"کوئی ایمبولنس کو بلاؤ!" طرح طرح کے لوگ بھانت بھانت کی آوازیں لیکن انوشے مرزا کا وجود ساکت ہو گیا تھا۔ اس کا جنم دن، اس کی موت کا دن بن گیا تھا۔ مرزا ہاؤس کے لوگوں کی خوشی ماتم میں بدل گئی تھی۔ یہ سب اتنی اچانک ہوا کہ کسی کو کچھ خبر نہ ہوئی۔

زندگی اتنی ہی بے ثبات ہے۔ پتہ ہی نہیں چلتا کب سانسوں کی ڈور ٹوٹ جائے اور انسان کے سارے منصوبے دھرے کے دھرے رہ جائیں۔ انوشے کی اچانک موت نے اس ہوٹل میں موجود ہر شخص کی دل و دماغ پر نا مٹنے والے نقوش چھوڑ دیے تھے۔ اس کو بھلانا مشکل تھا، بہت مشکل۔ لیکن کسی کے چلے جانے سے ہماری زندگی تھوڑی نہ رک جاتی ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

موت سے کس کو رستگاری ہے

آج وہ کل ہماری باری ہے

★☆☆☆☆☆★

شاہین کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا

پر دم ہے اگر تو تو نہیں کوئی خطرۂ افتاد

انوشے کی موت کا صدمہ کچھ عرصہ رہا پھر سب اپنے اپنی زندگیوں میں مگن ہو گئے تھے۔ایف اے کے بعد شایان نے بی بی اے میں داخلہ لیا اور شہریار نے فوج میں جانے کا سوچا۔ان کی راہیں جدا ہو گئی تھیں لیکن دل آج بھی ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے کیونکہ جہاں روح کے رشتے ہوں وہاں زمینی فاصلے کوئی معنی نہیں رکھتے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شہریار فوج کے ٹریننگ کے ساتھ ساتھ اپنی پڑھائی بھی مکمل کر رہا تھا۔ٹریننگ ختم ہونے کی کچھ عرصہ بعد ہی اس کا شاندار ریکارڈ دیکھتے ہوئے اسے ایک بہت اہم کیس پر بھیجا گیا۔اب اس کی پڑھائی بھی مکمل ہوگئی تھی۔یہ کیس ایک مافیا گینگ کے خلاف تھا۔وہ بچوں کی سمگلنگ کے ساتھ ساتھ انسانی عذاب بیچنے، ہیرے، ہتھیار اور ڈرگز کی سمگلنگ جیسے کاموں میں ملوث تھے۔یہ کیس جس گینگ کے خلاف تھا اس کا نام تھا کوبرا گینگ تھا۔

شہریار اس وقت کیپٹن کے عہدے پر فائز تھا اور اپنی ٹیم کا لیڈر تھا۔یہ ٹیم پانچ لوگوں پر مشتمل تھی۔کیپٹن شہریار، کیپٹن تیمور، کیپٹن جبریل، کیپٹن منہا اور لیفٹیننٹ حیدر۔یہ ٹیم ایلفا فائیو کے نام سے جانی جاتی تھی۔

"کیس کی کوئی لیڈ ملی کیپٹن تیمور؟" شہریار نے سربراہی کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔ایلفا 5 اس وقت میٹنگ روم میں بیٹھے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یس سر خبر ملی ہے کہ دو دن بعد ہی کو براگینگ کی ایک بہت بڑی ڈیل ہونے والی ہے۔"

"سر ! قوی امکان ہے کہ یہ ڈیل کو براگینگ اور کچھ رئیس زادوں کے درمیان ہونے والی ہے۔ ان کا تعلق امریکہ سے ہے۔"اب کی بار کیپٹن جبریل نے گفتگو میں حصہ لیا۔

"لیکن یہ ڈیل کہاں ہونے والی ہے اور کس وقت ؟"کیپٹن منہا نے سوال پوچھا۔

"یہ ڈیل رات دو بجے لاہور میں ہونے والی ہے۔ جگہ ہمیں معلوم ہو گئی ہے۔انشاءاللہ اس بار وہ لوگ نہیں بچیں گے۔"لیفٹیننٹ حیدر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ٹیم ! سب لاہور چلنے کی تیاری کرو ہم کل صبح فجر کے بعد لاہور کے لیے روانہ ہوں گے۔"شہریار اپنی بات کہہ کر اٹھ گیا جس کا مطلب تھا کہ میٹنگ برخاست ہو چکی ہے۔

★☆☆☆☆☆★

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگلی صبح وہ لوگ لاہور کے لیے روانہ ہو گئے۔ان کے پاس زیادہ وقت نہیں تھا انہوں نے پلان ترتیب دیا ہر باریکی پر نظر ثانی کی اور ایلفا 5 اپنی مطلوبہ تیاری کر کے فوراً گوبرا گینگ کی میٹنگ کی جگہ پہ پہنچے۔وہ بند فیکٹری تھی۔

اندر موجود لوگ ضرورت سے زیادہ خود اعتماد تھے یا پھر حد سے زیادہ بے وقوف، کیونکہ وہاں سیکیورٹی کا کچھ انتظام نہیں تھا۔وہ لوگ میٹنگ میں اتنے مصروف تھے کہ اس پاس کا بھی کوئی ہوش نہ تھا۔

"میرے تین گننے پر سب ایک ساتھ حملہ کرنا۔"شہریار نے اپنی ٹیم کو کہا۔

"اوکے سر!"کیپٹن تیمور نے تھمبس اپ کا اشارہ کیا۔

"ایک!"شہریار نے گنتی شروع کی۔

"دو!"سب کی نظریں ہدف پر جمی تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تین!" شہریار کے تین گنتے ہی سب اندر کی طرف بھاگے۔ لیفٹیننٹ حیدر اور کیپٹن جبریل نے حفاظت پہ معمور کچھ گنڈوں کو زیر کیا۔ کیپٹن شہریار اور کیپٹن تیمور نے ڈیل میں ملوث لوگوں کو قابو کیا اور کیپٹن منہا نے ہیرے سمبھالے جو کروڑوں کی مالیت کے تھے۔

"سر سب کچھ انڈر کنٹرول ہے۔" کیپٹن جبریل نے اطلاع دی۔

"گڈ جاب گائز!" شہریار نے ان سب کو شاباش دی۔ اتنی دیر میں کچھ فوجی اہلکار بھی وہاں پہنچ گئے۔

"تیمور! تم، حیدر اور منہا ان سب کو لے جاؤ باقی فوجیوں کے ساتھ۔ ان سے اچھی طرح پوچھ گچھ کرو، تب تک میں اور جبریل اس جگہ کو اچھے سے چھان مارتے ہیں کچھ نہ کچھ تو ضرور ملے گا یہاں۔" شہریار نے سب کو آرڈر دیے اور سب اپنے اپنے کاموں کی طرف متوجہ ہو گئے۔

★☆☆☆☆☆★

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شہریار اور جبریل نے فیکٹری کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ ہر چیز دھول مٹی سے اٹی ہوئی تھی۔ یوں جیسے یہ فیکٹری سالوں سے بند ہو۔ بس ایک وہ جگہ صاف تھی جہاں وہ لوگ میٹنگ کر رہے تھے۔

"کچھ ملا؟" شہریار نے جبریل سے پوچھا۔

"نہیں سر! فی الحال تو کچھ بھی نہیں۔"

"فیکٹری کی پچھلی سائیڈ چیک کی؟" شہریار نے کسی امید کے تحت پوچھا۔

"جی سر! لیکن وہاں بھی کچھ نہیں ہے۔" جبریل کے چہرے پر مایوسی پھیلی تھی۔

"ایک منٹ جبریل! تمہارے پاس اس فیکٹری کا بلو پرنٹ تھا، وہ نکالو ذرا۔" شہریار نے کسی خیال کے تحت کہا۔

www.novelsclubb.com

"یہ دیکھو جبریل! یہاں ایک تہ خانہ بھی ہے۔ ہم نے اب تک وہاں نہیں دیکھا۔" شہریار کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ پھر وہ لوگ بلو پرنٹ کے حساب سے تہ خانے کی طرف بڑھے جسے ڈھونڈنا بالکل آسان نہ تھا۔ وہ لوگ سیڑھیوں سے ہوتے ہوئے تہ خانے کے اندر گئے۔ وہاں بہت سے کارٹنز پڑے تھے۔ وہ ایک ایک کر کے ان کارٹن کو دیکھنے لگے۔

"یہ سب تو خالی ہیں سر!" جبریل نے حیرت سے کہا۔

"ہاں! شاید کچھ وقت پہلے ہی انہیں خالی کیا گیا ہے۔ آگے چل کر دیکھتے ہیں، شاید کچھ اور مل جائے۔" شہریار نے کہا اور وہ لوگ چوکنا انداز میں آگے بڑھے۔ جیسے جیسے وہ لوگ اگے بڑھتے گئے وہ راستہ ایک سرنگ میں بدلتا گیا۔ پو پھوٹ پڑی تھی۔ وہ لوگ جیسے ہی سرنگ کے دہانے پہ پہنچے وہاں ایک چمچماتی بی ایم ڈبلیو کھڑی تھی۔ اتنی مہنگی گاڑی کا ایسی جگہ پہ ہونا اچھنبے کی بات تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جبریل اس گاڑی کو کسٹڈی میں لو اور اس کی ڈیٹیلز پتا کرو۔" شہریار نے جبریل کو آرڈر دیا اور واپس روانہ ہو گیا۔ ایک چیز جو اس کیس میں اسے مسلسل تنگ کر رہی تھی وہ یہ تھی کہ یہ فیکٹری بریگیڈیئر خیام خلیل کے نام تھی۔

★☆☆☆☆☆★

"ان لوگوں نے کچھ اگلا؟" ایلفا 5 اپنے ٹھکانے پر موجود تھے وہ لوگ ٹی وی لاؤنج میں آرام دہ حالت میں بیٹھے تھے منہاسب کے لیے کافی لے کر آئی تھی جب شہریار نے پوچھا۔

"نہیں سر ان لوگوں کو ہر طرح سے ٹارچر کر کے دیکھ لیا ہے لیکن کوئی فائدہ نہیں۔ وہ کچھ بھی بولنے کو تیار نہیں ہیں۔" کیپٹن تیمور نے مایوسی سے بتایا۔

"ہمم!" شہریار نے ہنکارا بھرا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اور اس گاڑی کا کیا بنا جو ہمیں ملی تھی؟" شہریار نے غیر مرئی نقطے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"سر وہ گاڑی کسی زاویار خان کے نام پہ ہے۔ میں نے پتہ کیا ہے یہ بندہ سیاست میں شامل ہے۔ اپنے علاقے کا ایم این اے ہے۔ اس کے علاوہ اپنا خود کا بزنس بھی ہے۔" کیپٹن جبرائیل نے کہا۔

"مطلب بندہ کافی طاقت والا ہے اس پہ ہاتھ ڈالنا یقیناً آسان نہیں ہوگا۔" لیفٹیننٹ حیدر نے گفتگو میں حصہ لیا۔

"ایک اور اہم بات سر! جن لڑکوں نے کوبرا گینگ کے ساتھ ڈیلنگ کی تھی اس میں ایک لڑکا زاویار خان کا بیٹا زوار خان بھی ہے۔ باقی دونوں امریکی ہیں۔" کیپٹن منہا نے بھی گفتگو میں حصہ ڈالتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"مطلب اس کیس کا اگلا سرا زاویار خان کے گھر کھلے گا۔" شہریار نے حتمی انداز میں کہا۔اب وہ

لوگ اگے کا لائحہ عمل ترتیب دینے لگے۔

★☆☆☆☆☆★

ایک ماہ بعد:

زاویار حویلی پوری شان و شوکت سے کھڑی تھی۔اس کی شان و شوکت دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا

تھا کہ اس حویلی کی بنیادوں میں بہت سے سیاہ راز دفن ہیں۔

"ڈرائیور گاڑی نکالو، مجھے مال جانا ہے۔" مایا خان، زاویار خان کی اکلوتی، لاڈلی اور بگڑی ہوئی

بیٹی، ملازموں کو اپنے جوتے کی نوک پر رکھنے والی، ایک ڈرائیور کے عشق میں بری طرح گرفتار

ہو چکی تھی۔ شہریار جو پچھلے ایک مہینے سے زاویار حویلی میں ڈرائیور کی نوکری کر رہا تھا، اس نے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

صبر کا گھونٹ بھرا۔ یہ لڑکی بہانے بہانے سے اس کے قریب آنے کی کوشش کرتی تھی اور یہ چیز اسے سخت کوفت میں مبتلا کرتی تھی۔

"چلیں میڈم!" شہریار نے ادب سے کہا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"تم سب سے ایسے ہی لیے دیے انداز میں بات کرتے ہو یا میں سپیشل کیس ہوں؟" گاڑی میں بیٹھنے کے بعد مایا نے بات کا آغاز کیا۔

"میں لڑکیوں سے ایسے ہی بات کرتا ہوں میڈم!" شہریار نے غصہ ضبط کیا۔

"اچھا میں تمہیں کیسی لگتی ہوں؟" یہ سوال شہریار کے لیے غیر متوقع تھا اس نے فوراً گاڑی کے بریک پر پاؤں رکھا۔

"میں کچھ سمجھا نہیں میڈم؟" شہریار نے بیک ویو مرر سے اس کی طرف دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چلو میں پھر پوچھتی ہوں، کیا میں تمہیں پسند ہوں خان؟" وہ لڑکی ضرورت سے زیادہ بولڈ رہی تھی اور شہریار کو ایسی لڑکیاں زہر لگتی تھیں۔اس نے نہ محسوس انداز میں گاڑی حویلی کی طرف موڑلی۔

"تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا خان!" شہریار کے چپ رہنے پر وہ پھر بول پڑی۔

"آپ سچ جاننا چاہتی ہیں؟"

"ہاں!"

"سن لیں گی سچ؟"

"آزما کر دیکھ لو!"

"تو سنیے مس مایا خان! آپ جیسی بے باک لڑکیوں سے نفرت ہے اس خان کو۔" شہریار کے الفاظ زہر میں ڈوبے نشتر تھے مایا خان کے لیے۔وہ لوگ حویلی پہنچ چکے تھے۔مایا گاڑی سے نکلی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور لڑکھڑاتے ہوئے اندر کی جانب بڑھی۔ شہر یار نے زہر خند نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔

انسان کو ضرورت سے زیادہ خود اعتماد نہیں ہونا چاہیے کیونکہ جب یہ خود اعتمادی ٹوٹتی ہے تو انسان کی ذات بکھر کر رہ جاتی ہے، بالکل کسی بھر پور ریت کی طرح۔

★☆☆☆☆☆★

زاویار یار خان ان دنوں بہت پریشان تھا۔ جب سے کوبرا گینگ کی میٹنگ ناکام ہوئی تھی زوار خان کا کچھ پتہ نہیں تھا۔ پہلے تو اسے لگا شاید اس کے ڈر کی وجہ سے وہ چھپا ہوا ہے لیکن اب اسے سچ میں فکر ہونے لگی تھی۔

اچانک اسے مایا کا خیال آیا۔ پچھلے کچھ دنوں سے وہ اس سے بھی مکمل طور پر غافل رہا تھا۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور مایا کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھولتے ہی شراب کی بو اس کے نتھنوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے ٹکرائی۔مایا نے ڈرنک کرتی تھی لیکن یہ بدبو کچھ زیادہ ہی تیز تھی۔زاویار خان نے آگے بڑھ کر لائٹ جلائی۔

"مایا میری بیٹی!"وہ تڑپ کر آگے بڑھا۔مایا کی حالت زیادہ نشے کی وجہ سے خراب ہو رہی تھی۔

"ڈیڈ۔۔۔۔"اس نے توڑ توڑ کر لفظ ادا کیا۔

"ڈیڈ کی جان، بولو ڈیڈ سن رہے ہیں۔"زاویار خان کی جان حلق میں آگئی تھی۔

"ڈیڈ۔۔ میں اس سے بہت۔۔۔ بہت پیار کرتی ہوں۔ وہ۔۔۔۔۔وہ کہتا ہے۔۔۔۔اسے مجھ جیسی۔۔۔۔۔ لڑکیوں سے۔۔۔۔۔ نفرت ہے۔"آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر اس کے گالوں پر گر رہے تھے۔

"کون، کون کہتا ہے یہ چندا، ڈیڈ کو بتاؤ!"زاویار خان نے اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرا۔

"ڈیڈ۔۔۔۔۔مجھے وہ چاہیے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کے بعد مایا بے ہوش ہو گئی۔ پیچھے زاویار خان سوچ میں پڑ گیا آخر وہ شخص ہے کون جس کے پیچھے اس کی بیٹی اس قدر دیوانی ہو رہی ہے۔وہ جانتا نہیں تھا کہ وہ شخص اس کی موت ہے۔

★☆☆☆☆☆★

دو دن بعد:

رات کا آخری پہر تھا۔ عموماً امیر لوگ اسی وقت سوتے ہیں۔ گھر میں کچھ خاص نوکر ہی تھے، شہریار کا ریجیکٹ کرنا مایا برداشت نہیں کر پائی اور نیند کی گولیاں کھا لیں۔ مسز زاویار اس کے پاس ہسپتال میں موجود تھیں۔زوار خان ویسے کی آئی ایس آئی کے قبضے میں تھا۔ شہریار جبریل منہا اور حیدر خاموشی سے زاویار حویلی کے اندر بڑھے۔

شہریار بطور ڈرائیور، منہا بطور شیف اور تیمور بطور سیکرٹری زاویار خان کے لیے پچھلے ایک مہینے سے کام کر رہے تھے۔ وہ لوگ کسی ثبوت کی تلاش میں تھے لیکن ابھی تک ناکامی کا سامنا ہوا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھا۔ایک دن بعد زاویار خان کو بیرون ملک سے واپس آنا تھا۔وہ کسی بزنس میٹنگ کے سلسلے میں یو کے گیا تھا۔ تیموراسی کے ساتھ تھاان کے پاس ایک یہی موقع تھا گھر کی تلاشی لینے کا۔

"پھیل جاؤ پوری حویلی میں کوئی نہ کوئی ثبوت تو لازمی ملنا چاہیے۔" شہریار نے سرگوشی کی سی آواز میں کہا۔وہ لوگ مختلف جگہوں پر پھیل گئے۔شہریار نے زاویار خان کے کمرے کا رخ کیا۔ تمام درازیں اور الماریاں چھان ماریں لیکن کچھ نہ ملا البتہ اس کمرے میں ایک عجیب و غریب پھولوں کی پینٹنگ تھی۔ جس کا درمیان میں سے ایک پھول دیوار کے ساتھ چپکا ہوا تھا اور اطراف میں سارے پھول باہر ابھرے ہوئے تھے۔اس پینٹنگ میں کچھ تو عجیب تھا جو شہریار کو کھٹکا۔وہ اس پینٹنگ کی طرف بڑھا بہت غور سے دیکھنے پر ایک پھول کچھ مختلف محسوس ہوا۔ شہریار نے اس پھول کو اندر کی طرف دبایا۔گڑگڑ کی آواز کے ساتھ وہ ایک پھول جو دیوار کے ساتھ چپکا ہوا تھا،وہ سائیڈ پر ہو گیا اور وہاں ایک چھوٹا سا مخملی ڈبہ نمودار ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شہریار نے وہ ڈبہ باہر نکالا۔اس کے اندر ایک پن ڈرائیو تھی۔اس نے وہ پن ڈرائیو اپنی جیب میں رکھی اور باہر آگیا۔باہر نکلتے ہی اسے منہا اور جبرائیل بھی مل گئے۔

"کچھ ملا؟"شہریار نے پوچھا۔

"نہیں سر! میں سٹڈی،مایا اور زوار کا کمرہ دیکھ آئی ہوں،وہاں کچھ نہیں ہے۔"منہا نے بتایا۔

"اور تم جبریل؟"شہریار نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

"میں نے کچن اور باقی کمرے چیک کیے ہیں،وہاں بھی کچھ نہیں ہے۔"جبریل نے نفی میں سر ہلایا۔

اتنے میں حیدر بھی وہاں آگیا۔

"سر! ایک عجیب بات سامنے آئی ہے۔مجھے سٹور روم میں کچھ پراپرٹی کے پیپرز ملے ہیں جو بہت سنبھال کر رکھے گئے تھے۔یہ حویلی بریگیڈیر خیام خلیل کے نام ہے اور ان کی موت کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بعد یہ حویلی ان کے بیٹے یعنی آپ کے نام ہوتا ہے اور کوبرا گینگ کے خلاف بہت ٹھوس ثبوت ملے ہیں جو انہیں کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے کافی ہیں۔ "

"واٹ ! اب یہ کیا چکر ہے ؟" جبریل نے حیرت سے کہا۔

"مجھے ایک پن ڈرائیو ملی ہے۔ امید ہے اس میں ہمارے سارے سوالوں کے جواب ہوں۔"

شہریار نے ایک ٹرانس کی کیفیت میں جملہ ادا کیا۔ اس کی حالت عجیب ہو رہی تھی۔ کہاں سوچا تھا کہ ایک گینگ کو پکڑتے پکڑتے اس کا ماضی اس کے سامنے آ کھڑا ہو گا۔ ایلفا 5 اور شایان کے علاوہ اب تک کسی کو اس کا مکمل ماضی نہیں معلوم تھا۔ بس یہی کچھ لوگ اس کا خاندان تھے اور انہی پہ وہ بھروسہ کرتا تھا۔ جبریل شہریار کو لے کر حویلی سے نکل گیا تھا۔ پیچھے منہا اور حیدر ملے ہوئے ثبوتوں کو فورنسک جانچ کے لیے لے گئے۔ اسی صبح وہ لوگ اپنے ٹھکانے پر جمع تھے۔

شہریار بھی خود کو سنبھال چکا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سر! ان ثبوتوں کی فارنسیک رپورٹ آچکی ہے۔ یہ ثبوت بالکل اصلی ہیں۔" منہا نے بات کا آغاز کیا۔

"ہمم! اور پن ڈرائیو میں کیا تھا؟" شہریار نے بے تاثر چہرے کے ساتھ کہا۔

"سر! اس کا پاسورڈ میں ہیک کر چکا ہوں۔ اس میں صرف ایک ویڈیو ہے۔" جبریل نے کہا۔ شہریار نے اشارے سے اسے ویڈیو چلانے کا کہا اور خود وہ سب جبریل کے آس پاس جمع ہو گئے۔ وہ منظر اسی فیکٹری کا تھا جہاں کو براگینگ کی میٹنگ تھی۔ ایک کرسی پر زاویار خان بیٹھا تھا۔ دوسری کرسی پر لگ بھگ اسی کے ہم عمر مرد اور عورت بیٹھے تھے۔

"آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں بھائی؟ آپ دہشت گردوں کے دست راست کیسے بن سکتے ہیں؟ مجھے یقین نہیں آتا آپ میرے سگے بھائی ہیں۔" وہ عورت زار و قطار ہو رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہارے خلاف بہت ٹھوس ثبوت ہاتھ لگے ہیں زاویار۔ تم اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہو گے؟"

اس آدمی نے سرد انداز میں کہا۔

"وہ ثبوت مجھے دے دو خیام خلیل ورنہ میں تمہاری جان لے لوں گا اور میں یہ بھی لحاظ نہیں کروں گا کہ تم میرے بہنوئی اور میری بہن کے شوہر ہو۔" زاویار خان نے بھی انہی کے انداز میں کہا۔

"ہمم! اب اگلی ملاقات عدالت میں ہو گی۔" بریگیڈیئر خیام خلیل نے کہا اور وہاں سے اپنی بیوی کو لے کر چلے گئے۔ ویڈیو ختم ہو چکی تھی جبکہ شہریار کی آنکھیں خون چھلکا رہی تھیں۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ زاویار خان اس کا سگا ماموں ہے۔ اتنے میں شہریار کے فون کی میسج ٹون بجی۔ تیمور نے ایک ویڈیو بھیجی تھی۔ جیسے جیسے ویڈیو آگے بڑھ رہی تھی شہریار کا خون کھول رہا تھا۔ اب زاویار خان کو دردناک موت سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

★☆☆☆☆☆★

زاویار خان پانچ کروڑ کی ڈیل سائن کرنے کے بعد بہت خوش تھا۔ تیمور کسی سائے کی طرح ہر وقت اس کے ساتھ تھا۔اس کی شرٹ کی پاکٹ میں ایک پین کیمرہ لگا تھا جسے وہ ہر وقت اون رکھتا تھا۔اب بھی میٹنگ سے فارغ ہو کر وہ گاڑی میں آیا تھا۔زاویار خان پچھلی سیٹ پر اور تیمور ڈرائیور کے ساتھ پیسنجر سیٹ پہ بیٹھا تھا۔

"کہاں جانا ہے سر؟" تیمور نے مؤدب انداز میں پوچھا۔

"کلب چلو آج جشن منائیں گے۔" زاویار خان نے بے ہنگم قہقہہ لگایا۔ تیمور نے ڈرائیور کو کلب چلنے کا اشارہ کیا۔سکس پینی کلب پہنچ کر زاویار گاڑی سے اترا۔

"تم بھی چلو شاہ!" اس نے تیمور کو کہا۔وہ صبر کا گھونٹ پی کر رہ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جاؤ ذرا دو بوتلیں تو پکڑ لاؤ۔" اس نے تیمور کو کہا۔ اس دوران دو لڑکیاں نیم برہنہ لباس میں اس کے آس پاس آ کے بیٹھ گئیں۔ جب تیمور شراب کی بوتلیں لے آیا تو وہ لڑکیاں زاویار خان کو شراب پلانے لگیں۔ کچھ تیمور کے پاس آنے کی کوشش میں تھیں لیکن اس نے انہیں بری طرح دھتکار دیا۔ زاویار خان جب پوری طرح نشے میں دھت ہو گیا تو تیمور اسے واپس ہوٹل لے آیا۔ جہاں وہ لوگ مقیم تھے۔

"تمہیں پتہ ہے شاہ! تم بالکل میری بہن جیسے ہو۔" زاویار خان نے لڑکھڑاتے لہجے میں کہا۔

"مجھے وہ بہت پیاری تھی، لیکن جب اسے پتہ چلا کہ میں دہشت گردوں کا دست راست ہوں تو اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ مجھ پر اپنے شوہر کو فوقیت دی۔ مجھے بہت غصہ آیا۔" زاویار خان کی آنکھیں بند ہونے لگیں۔ تیمور نے پین کیمرہ چیک کیا۔ ریکارڈنگ ہو رہی تھی۔

"پھر آپ نے کیا کیا؟" اس نے پراسرار لہجے میں پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے اس کو مار دیا۔" زاویار خان کو ہچکی آئی۔

"کیسے؟"

"میں نے خیام اور نائمہ (شہریار کی ماں) کو بم دھماکے میں اڑوا دیا۔ وہ جس فوج کی تقریب میں جا رہے تھے میں نے اس تقریب میں بم دھماکہ کروا دیا۔ ان کا ایک بیٹا تھا، شہریار خیام، میں نے اس کو ایک کروڑ میں دہشت گردوں کو بیچ دیا۔ وہ خیام خلیل کے دشمن تھے۔ اب تک تو وہ مر کھپ۔۔۔" اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتا، وہ بے ہوش ہو گیا۔ تیمور اپنے کمرے میں آیا۔

اس نے سب سے پہلے ریکارڈنگ دیکھی، اس کی تین کاپیز بنائیں اور ایک ویڈیو شہریار کو بھیج دی۔

★☆☆☆☆☆★

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زاویار خان کو ہوش آیا تو اس کے سر میں شدید درد تھا۔ کل رات کا ایک بھی منظر اسے یاد نہ تھا

اتنے میں تیمور کمرے میں آیا۔

"گڈ مارننگ سر!"

"شاہ کل کچھ ہوا تھا کیا؟ مطلب میں نے کل تمہیں کچھ بتایا تھا کیا؟" اس نے اپنے دکھتے ہوئے

سر کو دباتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں سر کچھ بھی نہیں ہوا کل۔" تیمور نے اسے سرد نظروں سے دیکھا۔

"ہمممم!" زاویار نے ہنکارا ابھرا۔

"سر آج شام پانچ بجے واپسی کی فلائٹ ہے۔" تیمور نے اطلاع دی اور کمرے سے نکل گیا۔

★☆☆☆☆☆★

www.novelsclubb.com

وہ لوگ رات نو بجے پاکستان پہنچے۔ ابھی زاویار خان نے گھر میں قدم ہی رکھا تھا کہ اس کو فون بجا۔ اس وقت تیموراس کے ساتھ نہیں تھا۔

"ہیلو!"

"مسٹر زاویار آپ کی بیوی اور بیٹی کی کار ایکسیڈنٹ میں موت ہو گئی ہے۔ آپ لاشوں کی شناخت کے لیے سٹی ہاسپٹل آ جائیں۔" آسمان تھا جو زاویار خان کے سر پہ گرا تھا۔ وہ الٹے قدموں باہر بھاگا۔

"ڈرائیور گاڑی نکالو جلدی!" وہ دھاڑا۔ شہریار سرونٹ کوارٹر سے باہر آیا۔ اس کے چہرے پہ بہت پتھریلے اور سخت تاثرات تھے۔

"سٹی ہاسپٹل چلو!" اس نے ماتھے پر سے پسینہ پونچا۔ اتنے میں اس کا فون پھر بجا۔ اس نے میکانکی انداز میں فون کان سے لگایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سر! آپ کی فیکٹری میں آگ لگ گئی ہے۔اسی فیکٹری میں جس میں آپ نے 10 کروڑ ان ویسٹ کیے تھے۔"

خبر کا سننا تھا کہ اس کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے۔ فون اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گیا۔ اسے ایک ایک کر کے اپنے گناہ یاد آنے لگے۔ کیسے اس نے دہشت گردوں کو ملک کے راز بیچے، کیسے اس نے اپنے بہن بہنوئی اور نہ جانے کتنے فوجیوں کو دھماکے میں شہید کروایا، کیسے اس نے اپنے ہی بھانجے کو دہشت گردوں کو بیچ دیا اور مڑ کر اس کی خیر خبر بھی نہ لی، کتنی بار دہشت گردوں کا دست راست بنا۔ایک ایک منظر اس کی نظروں کے سامنے گھوم رہا تھا۔اچانک گاڑی ایک جھٹکے سے رکی۔ وہ بغیر کچھ سوچے سمجھے گاڑی سے نکلا۔ایک بار پھر اس کی سانس حلق میں اٹکا۔ وہ اسی ہال کے سامنے کھڑا تھا جہاں اس نے بہت سال پہلے فوج کی تقریب میں بم دھماکہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کروایا تھا۔اس سے پہلے کہ اس کے حواس قابو میں آتے کسی نے اس کے سر پر پیچھے سے زور سے

کوئی چیز ماری اور اس کے بعد وہ بے ہوش ہو گیا۔

اس کا بے سود وجود زمین پر پڑا تھا۔شہریار اور شایان اس کے آس پاس اکٹھے ہوئے۔شایان کو وہ

فون پر ساری بات بتا چکا تھا اور وہ پہلی ہی فلائٹ لے کر اس کے پاس آ گیا تھا کیونکہ وہ ان لوگوں

میں سے تھا جو کسی بھی حال میں اپنے دوستوں کو اکیلا نہیں چھوڑتے۔

"اس کا کیا کرنا ہے شیری؟" شایان نے حقارت سے زاویار خان کو دیکھتے ہوئے کہا۔اس وقت

اس کے پاس صرف وہی موجود تھا۔اس نے ایلفا 5 کو اس منصوبے میں شامل نہیں کیا تھا۔

"اس کو اندر لے جا کر رسیوں سے باندھ دو۔اس کی موت اتنی دردناک ہو گی کہ آج کے بعد

سارے مجرم لوسیفر کے نام سے کانپیں گے۔" شہریار کا لہجہ اتنا سرد تھا کہ ایک لمحے کے لیے

شایان بھی کانپ گیا۔دو گھنٹے کے بعد زاویار خان کو ہوش آیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کوئی ہے یہاں؟ کھولو مجھے؟" وہ ہزیانی انداز میں چلایا۔ شہریار چلتا ہوا اس کے سامنے آیا۔

شایان اندھیرے میں کھڑا تھا۔ البتہ وہ کیمرے میں ایک ایک منظر ریکارڈ کر رہا تھا۔ شہریار ہوڈی پہن چکا تھا جس سے اس کا آدھا چہرہ واضح نہ تھا۔ آنکھیں چھپ گئی تھیں۔ اب اسے پہچاننا ممکن نہیں تھا۔

"مجھے پہچانا ماموں جان؟" شہریار کی آواز سرد تھی جبکہ ماموں جان سن کر زاویار خان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

"کک کون ہو تم؟" اس نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔

"عذاب الہی، لوسیفر، ڈیمونیو، شیطان جو مرضی کہہ لو۔"

اسے ایک کھوکھلا قہقہہ لگایا۔ اس کے بعد اس نے ایک خفیہ جیب سے تیز دھار خنجر نکالا۔ اس کے قریب جا کر سب سے پہلے اس کی زبان کاٹی، اس کے بعد ایک ایک کر کے اس کے ہاتھوں

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کی انگلیاں کاٹیں، پھر اس کے پاؤں کاٹے، ایک ہی جھٹکے سے۔اس کے بعد اس نے زاویار خان پہ پٹرول چھڑکا اور اسے زندہ آگ لگا دی۔اس نے آنکھیں اس لیے نہیں نکالیں کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ زاویار خان اپنی موت اپنی آنکھوں سے دیکھے۔اس کے بعد وہ کیمرہ کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔

"میرے ملک کے دشمنوں! میں لوسیفر ہوں تم سب کے لیے۔کوشش کرنا میری نظروں میں نہ آؤ ورنہ زاویار خان سے بھی برا حال ہو گا تم سب کا۔" اور اس کے بعد وہ کیمرہ کے سامنے سے ہٹ گیا۔زاویار خان کی لاش جل کر کوئلہ ہو چکی تھی۔آج ایک فرعون کا خاتمہ ہوا تھا اور ایک انسان شیطان بن گیا تھا۔اس ویڈیو کو ڈارک ویب پر اپلوڈ کر دیا گیا تھا۔اس ویڈیو کے بعد انڈر ورلڈ میں وہ لوسیفر کے نام سے بہت جلدی مشہور ہوا۔مافیا اس کے نام سے کانپتا تھا۔صرف شایان کو پتہ تھا کہ لوسیفر کی اصلی شناخت کیا ہے۔وہ اپنی ٹیم پر بہت بھروسہ کرتا تھا لیکن یہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حقیقت وہ ان سے بھی چھپا گیا تھا۔ ایلفا 5 زاویار کی اچانک موت پر حیران تو ہوئے تھے لیکن شہریار کو مطمئن دیکھ کر چپ ہو گئے۔

★☆☆☆☆☆★

آسانیوں سے پوچھ نہ منزل کا راستہ

اپنے سفر میں راہ کے پتھر تلاش کر

ذرے سے کائنات کی تفسیر پوچھ لے

قطرے کی وسعتوں میں سمندر تلاش کر

زاویار خان کو مارنے کے بعد وہ اور ایلفا 5 کو برا گینگ کو بھی ختم کر چکے تھے۔ شہریار لوسیفر بن کر معاشرے میں موجود کالی بھیڑیوں کا بھی خاتمہ کر رہا تھا۔ اس کا پروموشن میجر کے عہدے پر

www.novelsclubb.com

ہو گیا تھا۔ بہت سے کیسز کامیابی سے حل کرنے کے بعد اسے را ایجنٹ اتیج کے کہ خلاف ایک کیس ملا تھا اور مزے کی بات یہ تھی کہ کراچی اور اسلام اباد جیسے بڑے شہروں سے لڑکیوں اور ڈرگز کی سمگلنگ کے ساتھ ساتھ ملک کے کچھ اہم راز چرانے کے بعد اب ان کا ٹارگٹ اولیاء کا شہر یعنی ملتان تھا۔ اس کیس میں اس نے شایان کی مدد لینے کا سوچا اور ایک بار پھر ایلفا 5 ایک بڑے دشمن کو ناکوں چنے چبانے کے لیے تیار تھی۔

اس نے کیس میں انڈر کور رہنے کا سوچا۔ ملتان پہنچتے ہی اسے سب سے پہلے بی زی یو کا دورہ کیا کیونکہ ان کی اطلاع کے مطابق بی زی یو سے بہت سی لڑکیاں غائب ہوئی تھیں۔ پھر وہ شایان کے آفس اس سے ملنے گیا ادھر ادھر کی باتوں کے بعد اس نے کہا۔

"مجھے تمہاری مدد چاہیے شایان۔" اس کا انداز سنجیدہ تھا۔

"کیسی مدد شیری؟" شایان بھی سارے گلے شکوے بھلا کر پوچھنے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں میرا بزنس سیٹ کرنے میں میری مدد کرنی ہو گی۔میں یہاں انڈر کور کاپ کے طور پر آیا

ہوں۔دنیا کی نظر میں ایک معمولی سا بزنس مین ہوں لیکن اصل میں میں بی زی یو میں پروفیسر

کے طور پر جاؤں گا کچھ لوگوں کا آخری وقت قریب آگیا ہے۔

آخر میں اس کی آواز سرد ہو گئی تھی۔ایسے ہی تھے وہ دونوں دو جسم ایک جان۔ایک دوسرے

کے رازدار۔

★☆☆☆☆☆★

اس دن بی زی یو میں نئی کلاسز کا آغاز ہوا تھا۔شایان اسے بتا چکا تھا کہ امائرہ نے بھی اسی یونی میں

ایڈمشن لیا ہے۔

"آہ! پھر سے اس پاگل لڑکی کو جھیلنا پڑے گا۔خیر مجھے اپنے کیس پر دھیان دینا چاہیے۔"شایان

کی بات سن کر اس نے ٹھنڈی آہ بھری تھی۔وہ حلیہ بدل کر یونی میں گیا۔جب اس نے دیکھا کہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ لڑکے امائزہ کو تنگ کر رہے ہیں۔اس کو بہت غصہ آیا۔اس سے پہلے وہ کچھ کرتا ایک اول جلول حو لیے والے شخص نے امائزہ کو بچایا۔ان دونوں کے منظر سے ہٹنے کے بعد شہریار ان تین لڑکوں کے پاس گیا۔

"یار! باس بہت بڑے عجیب ہیں۔خود ہی اس لڑکی کو چھیڑنے کا کہہ کر خود ہی بچانے آ گئے۔"

وہ لڑکے اپنی ہی دھن میں بول رہے تھے۔اس بات سے بے خبر کہ کوئی چو تھا بھی ان کی باتیں سن رہا تھا۔شہریار مضبوط قدم چلتا ہوا ان لوگوں کے پاس آیا اور آؤ دیکھا نہ تاؤ ان کو دھنک کر رکھ دیا۔

"اس لڑکی سے دور رہنا ورنہ تمہاری ماں تمہیں روئے گی۔ شی از مائن، اونلی مائن۔" شہریار کپڑے جھاڑتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔اسے خود نہیں پتہ تھا کہ وہ کیا بول کر گیا ہے۔

www.novelsclubb.com

لیکن ہمائیوں خلیل پہلی ہی نظر میں اس کی آنکھوں میں کھٹک گیا تھا۔اس نے تیمور کو ہمائیوں کی تصویر بھیج کر اس کا بائیو ڈیٹا نکالنے کا کہا لیکن کچھ خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا۔اس کے بعد اس نے ہمائیوں کا پیچھا کرنا شروع کیا۔تب اسے پتہ چلا کہ اس کی ایک بہن ہے۔اس کی بہن کا بائیو ڈیٹا نکالا تو پتہ چلا کہ اس کا نام ایشا خانزادہ ہے لیکن وہ خود کو ایشا خلیل کہلانا زیادہ پسند کرتی ہے۔اس کا ایک ہی بھائی ہے جس کا نام حمدان خان زادہ عرف ایچ کے ہے۔ مطلب صاف ہو گیا تھا ہمایوں ایچ کے تھا اور اب اس کی خیر نہیں تھی۔وہ یہ تو جان گیا تھا کہ جن لڑکیوں کو وہ ٹارگٹ کرنے والا ہے ان میں سے ایک امائزہ بھی ہے۔

"سر اب آپ کیا کریں گے؟ وہ لڑکی آپ کے سب سے قریبی دوست کی بہن ہے اور اب ایچ کے کے نشانے پہ ہے۔"اس دن آئی ایس آئی ہیڈ کوارٹر رپورٹ کرنے کے بعد اس نے اپنی ٹیم کو تمام معاملے سے آگاہ کیا جب کیپٹن منہا نے سوال کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہمم! میں بھی وہی سوچ رہا ہوں۔" شہریار خود الجھا ہوا تھا۔

"سر مجھے لگتا ہے آپ کو مسٹر ذوالفقار کے گھر رہنا چاہیے کیونکہ امائزہ ذوالفقار ہی ہمیں اتیج تک اتیج کے تک پہنچا سکتی ہے۔" جبریل نے رائے دی۔

"کیپٹن جبریل بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں سر۔" کیپٹن تیمور نے بھی تائید کی اور اسی رات شہریار خیام شایان ذوالفقار کے ساتھ اس کے گھر میں موجود تھا۔ سب نے اس کا پرجوش استقبال کیا۔ اسے پتہ چلا کہ امائزہ کو بخار تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ صبح والے واقعے کو سر پر سوار کیا ہے۔ کچھ دیر بعد وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔ وہ کمرہ خاص اس کے لیے مختص تھا۔ کچھ دیر بعد شایان بھی اس کے کمرے میں آ گیا۔

"کہاں تک پہنچا تمہارا کیس؟" اس نے دروازہ لاک کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں! اتیج کے کی اصل شناخت کا پتہ چل چکا ہے۔" شہریار نے گہرا سانس لیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم کچھ کہنا چاہتے ہو شیری؟" شایان جیسے اس کا چہرہ پڑھ رہا تھا۔

"شایان میری بات ٹھنڈے دماغ سے سننا۔ مجھے لگتا ہے امائزہ کسی خطرے میں پڑنے والی ہے کیونکہ ایچ کے کا نشانہ بی زی یو ہے۔" شہریار نے محتاط الفاظ کا چناؤ کیا۔

"شیری تم ایسا کیسے کہہ سکتے ہو؟ وہ امائزہ ہے، میری گڑیا، میری جان۔ اس کو کچھ نہیں ہونا چاہیے شیری۔" بولتے بولتے شایان کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

کتنی خوش قسمت ہوتی ہیں وہ بہنیں جن کے پاس ان کی فکر کرنے والے بھائی ہوتے ہیں۔ جو انہیں محفوظ رکھنے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں۔

"تم فکر مت کرو شایان۔ تم یہ چپ امائزہ کے موبائل میں لگا دو۔ باقی سب میں سنبھال لوں گا۔" شہریار نے شایان کو ایک چپ دیتے ہوئے کہا اور وہ سر ہلاتے ہوئے کمرے سے نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ بھی تھا لیکن امائزہ کی حفاظت سب سے اہم تھی۔شایان کے جانے کے کچھ دیر بعد شہریار کو آئی ایس آئی ہیڈ کوارٹر سے فون آیا۔

"میجر ڈیمونیوز سپیکنگ!"اس نے فون کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"میجر ڈیمونیو!ایک غدار نے ملک کے کچھ راز چرائے ہیں۔اطلاع ملی ہے کہ وہ اج اتیج کے کو وہ راز بیچنے والا ہے۔ صحیح پتہ ہمیں معلوم نہیں ہے لیکن وہ علاقہ قبرستان کے پاس ہے جہاں وہ لوگ ملنے والے ہیں۔آپ کو جلد از جلد نکلنا ہوگا۔"دوسری طرف کے بات سنتے ہی شہریار کی آنکھوں میں خون اترا۔اس کا لوسیفر موڈ آن ہو چکا تھا۔

"میں پہنچ رہا ہوں!"اس نے فون بند کر دیا اور بغیر کسی کو بتایا وہ گھر سے نکل گیا۔جب وہ قبرستان پہنچا تو اس کی ٹیم بھی وہیں جمع تھی۔اگلے دو گھنٹے میں وہ اس غدار وطن کو ہلاک کر چکے تھے لیکن اتیج کے ان کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔رات کے تین بجے تھے جب شہریار گھر واپس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آیا۔ کچن کی لائٹ جل رہی تھی۔ وہ تجسس کے مارے آگے بڑھا تو سامنے امائزہ کھڑی تھی۔

تھوڑی دیر منہ ماری کے بعد وہ اسے باگڑ بلے کا خطاب دے کر جا چکی تھی۔

آہ! این دختر دیوانہ۔"

شہریار بس یہی کہہ سکا۔

★☆☆☆☆☆★

ایک مہینہ گزر گیا تھا۔ حمدان بہانے بہانے سے امائزہ کے قریب آنے کی کوشش کر رہا تھا اور وہ لڑکی بھی بے وقوفوں کی ملکہ تھی جسے یہ سب نظر نہیں آرہا تھا ایسا شہریار کا ماننا تھا۔ اس دن بھی حمدان نے اپنے چیلوں کو امائزہ کا راستہ روکنے کا کہا لیکن شہریار کو دیکھتے ہی وہ نو دو گیارہ ہو گئے اور امائزہ کو لگا یہ سب ہمائیوں یعنی حمدان کی وجہ سے ہوا ہے۔ وہ روز امائزہ کا گھر تک پیچھا کرتا تھا۔ شہریار کو امائزہ پر بہت غصہ تھا کیوں وہ اسے اپنا پیچھا کرنے سے روکتی نہیں تھی؟ لیکن وہ بیچ میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پڑ کر اپنا منصوبہ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔ کچھ دن بعد علینا امائزہ سے ملنے آئی۔ اس نے بہت سی ایسی باتیں کی کہ امائزہ کی روح کانپ گئی چونکہ وہ اپنا جھکاؤ ہمائیوں کی طرف محسوس کر رہی تھی لہذا اس کے دل میں خوف خدا نے سر اٹھایا لیکن یہ سب وقتی ہی ثابت ہوا۔

جب انسان جانتے بُجھتے اندھا، بہرا، گونگا بن جائے، جب حلال اور حرام کی تمیز ہوتے ہوئے بھی وہ حرام سے نہ رکے تو شیطان تو اس پر حاوی ہو گا ہی۔ امائزہ کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا۔

شہریار امائزہ کے رویے میں واضح تبدیلی دیکھ رہا تھا۔ وہ بہت چڑچڑی ہو گئی تھی۔ حمدان ڈرگ ڈیلنگ کے کیس میں جیل تھا۔ لیکن ٹھوس ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے اسے ایک مہینے بعد چھوڑ دیا گیا تھا۔ حمدان کے واپس آتے ہی امائزہ بالکل پہلے جیسے ہو گئی تھی اور اس کا یہ جھکاؤ شہریار کو پریشان کر رہا تھا۔ وہ اپنی ٹیم کے ساتھ کیس کو ڈسکس کر رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سر آپ کو نہیں لگتا کہ یہ کیس بہت لمبا چلنے والا ہے؟" لیفٹینینٹ حیدر نے کافی کا گھونٹ بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہاں بالکل! لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہم اس کیس کو جلدی ختم بھی نہیں کر سکتے۔" شہریار نے بھی حامی بھری۔

"وہ کیوں سر؟" کیپٹن جبریل نے حیرت سے پوچھا۔

"اریچ کے کوئی عام آدمی نہیں ہے جبریل۔ اس پہ ہاتھ ڈالنا آسان نہیں ہوگا۔ اب تک ہمیں جتنے بھی ثبوت ملے ہیں وہ اسے مجرم ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں ہیں۔ یہ کیس بہت صبر آزما ہونے والا ہے۔" شہریار نے سرد آہ بھری۔ اتنے میں اس کے فون کی نوٹیفکیشن ٹون بجی۔ اس نے موبائل دیکھا تو امائزہ کے فون میں لگی ہوئی چپ کا سگنل تھا۔ اس کے نمبر پر غیر شناسا نمبر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے فون آیا تھا۔ شہریار کے ماتھے پر تیوری چڑھی۔ اس نے فون کان سے لگایا۔ کچھ محتاط باتوں

کے بعد اس نے امائزہ کو کہتے سنا۔

"ہمائیوں صاحب! میں آپ کو بہت مہذب شخص سمجھتی تھی جسے عورت کی عزت کا خیال تھا

لیکن شاید میں غلط تھی۔ بہت شکریہ میری غلط فہمی دور کرنے کے لیے۔ آئندہ فون کرنے سے

اجتناب کیجیے گا۔ اللہ حافظ!" امائزہ کے الفاظ نے شہریار کے دل پہ ٹھنڈی پھوار برسائی۔

"چلو شکر ہے! بے وقوفوں کی ملکہ کو کچھ تو عقل آئی۔" اس نے خود سے کہا۔ اس بات سے

انجان کہ اس کے ہونٹوں پر بہت پیاری مسکراہٹ رقص کر رہی تھی۔

★☆☆☆☆☆★

امائزہ کی نیند بہت پکی تھی اور شہریار یہ بات جانتا تھا۔ اپنی ٹیم کو خدا حافظ کہہ کر وہ گھر کے لیے

نکلا۔ سب سے پہلے وہ امائزہ کے کمرے میں گیا اور اس کے بیگ پر ایک چپ لگا دی، جس کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بدولت اس کی ہر بات باآسانی سن سکتا تھا۔شہریار جس خاموشی سے آیا تھا اسی خاموشی سے باہر نکل گیا۔

اگلے کچھ دن یونی میں بہت مصروف گزرے۔رات کے وقت وہ ایلفا 5 کے ساتھ بیٹھا پچھلے دنوں کی ریکارڈنگ سن رہا تھا۔

"امائزہ تم جانتی ہو میں تمہیں پسند کرتا ہوں اور نکاح کا خواہش مند ہوں۔میرے کچھ کام اٹکے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے میں مجبور ہوں اور ان کاموں کے ہوتے ہی تمہارے گھر رشتہ بھجواؤں گا۔کیا تم انتظار کرو گی؟"موبائل کے سپیکر سے اتیج کے کی اواز آئی۔ایلفا 5 نے ایک دوسرے سے خاموش نظروں کا تبادلہ کیا۔

"میں انتظار کروں گی۔"کچھ دیر بعد امائزہ کی آواز آئی جس نے شہریار کے تن بدن میں آگ لگا دی لیکن وہ سرد تاثرات لیے بیٹھا رہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بلی تھیلے سے نکل چکی ہے۔اب آگے کا کیا پلان ہے سر؟" منہا نے پوچھا۔

"امائزہ پہ کڑی نظر رکھو۔ ایچ کے اپنا آخری وار کبھی بھی کر سکتا ہے۔ ہمیں پہلے سے زیادہ محتاط رہنا ہو گا۔" اس کے بعد وہ ٹیم کو ضروری ہدایات دینے لگا۔ منہا اور حیدر ہر وقت امائزہ پہ نظر رکھتے اور اس کے پل پل کی خبر شہریار کو دیتے اور وہ بس خون کے گھونٹ پی کر رہ جاتا۔

★☆☆☆☆☆★

شہریار کام میں بری طرح غرق تھا۔اس کے فون کی گھنٹی بجی۔

"میجر ڈیمونیوز سپیکنگ!" اس نے بغیر نمبر دیکھے فون کان سے لگایا۔

"سر مس امائزہ ہوٹل بلور ابن میں ایچ کے کے ساتھ آئی ہیں۔ ہمارے لیے آگے کیا آرڈرز ہیں؟" دوسرے جانب حیدر کی آواز سن کر شہریار کے 14 طبق روشن ہو گئے۔ ہوٹل بلور ابن ایک بدنام زمانہ ہوٹل تھا۔ آدھی دنیا جانتی تھی کہ وہ ہوٹل اصل میں فحاشی کا اڈہ ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہوٹل میں ریڈ ڈالو حیدر۔ یہ لڑکی اب حد سے بڑھ رہی ہے۔ چھوٹی سی سزا تو بنتی ہے اور ہاں اس کو پولیس سٹیشن چھوڑ کر شایان کو اطلاع دینا۔" آرڈر دے کر وہ خود بھی ہوٹل کے لیے روانہ ہو گیا۔ پھر وہی ہوا جو شہریار نے پلان کیا تھا۔ اتیج کے، امائزہ کو چھوڑ کر بھاگ گیا تھا۔ پولیس اسٹیشن جا کر امائزہ بہت خوفزدہ ہو گئی تھی۔ یہ ایک اتفاق تھا کہ جب حیدر نے شایان کو فون کیا تو کاشان بھی اس کے پاس موجود تھا۔ وہ دونوں ایک ساتھ پولیس سٹیشن آئے۔ شایان اور کاشان اسے گھر تو لے گئے تھے لیکن وہ ان کا اعتبار کھو چکی تھی۔ وہ دونوں اس سے ناراض تھے لیکن امائزہ نے انہیں منا لیا تھا۔ مگر اب وہ کسی اور غلطی کی مجازنہ تھی۔

کچھ دن بعد جب وہ واپس یونی گئی تو اتیج کے کا رویہ بالکل نارمل تھا۔ پھر وہ وقت بھی آیا جب امائزہ کو اس کے فریب کا پتہ چلا۔ وہ بہت بری طرح ٹوٹ گئی تھی۔ شہریار کو حالات کا اندازہ تھا لیکن اس نے ابھی شایان کو سنبھالنا تھا جبکہ امائزہ کی وجہ سے وہ بہت پریشان تھا۔ اس نے اپنا فون

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سائلینٹ پہ لگادیا۔ وہ کچھ وقت شایان کے ساتھ سکون سے گزارنا چاہتا تھا۔ وہ شایان کے آفس گیا، وہاں سے شہریار، شایان اور ارمغان شیف این نائف کے لیے نکلے۔ ریسٹورنٹ پہنچ کر شہریار کی نظر امائزہ پہ پڑی۔ وہ ایچ کے کے ساتھ تھی۔ شہریار نے بے ساختہ اپنا فون نکالا۔ حیدر اور منہا کی لاتعداد میں سکالز آئی ہوئی تھیں، لیکن اب وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ ارمغان اور شایان امائزہ کو دیکھ چکے تھے۔ بس ایک لمحے کی غفلت ہوئی تھی شہریار خیام سے اور امائزہ ذوالفقار اپنے اپنوں کی نظر میں اپنا مقام کھو چکی تھی۔

پھر کچھ وقت کا کھیل تھا ایچ کے پکڑا گیا اور امائزہ ذوالفقار شہریار خیام کے نکاح میں آچکی تھی۔

شہریار خود نہیں جانتا تھا کہ نکاح سے پہلے اس نے امائزہ سے اظہار محبت کیوں کیا تھا؟ حالانکہ وہ اپنے دل میں اس کے لیے صرف ہمدردی کا جذبہ رکھتا تھا۔

★☆☆☆☆☆★

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ان کی شادی کو ابھی ایک ہفتہ ہوا تھا۔وہ دونوں رات کا کھانا کھا رہے تھے۔

"سنو!"شہریار نے اسے اچانک مخاطب کیا۔

"سنائیں!"امائزہ نے بھی برجستہ جواب دیا۔

"آپ نے اپنی پڑھائی کے بارے میں کیا سوچا ہے؟ مجھے لگتا ہے اب آپ کو اپنی پڑھائی پھر سے شروع کر لینی چاہیے۔"شہریار نے بغیر کسی لگی لپٹی کے کہا۔

"لیکن میں اب پڑھائی واپس شروع کرنا نہیں چاہتی۔"امائزہ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"یہ تو غلط بات ہے یار! یونی نہیں جانا تو پرائیویٹ پڑھ لیں۔"شہریار کا انداز سنجیدہ تھا۔

"مطلب آپ ہر حال میں مجھے منا کے چھوڑیں گے؟"امائزہ نے شکوہ کناں نظروں سے دیکھا۔

"بالکل!"شہریار نے فرضی کالر چڑھایا۔

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ بہت تیز ہیں۔ پتہ ہے نا مجھ سے آپ کی کوئی بات نہیں ٹالی جاتی اس لیے ہر بات منوا لیتے ہیں۔"

"یہ کمپلیمنٹ تھا؟ بہت شکریہ بیگم۔"

"فائن ! میں پرائیویٹ سٹڈی سٹارٹ کر لیتی ہوں۔" بالآخر امائزہ کو ماننا ہی پڑا۔ اس ایک ہفتے میں وہ اتنا تو جان گئی تھی کہ یہ بندہ اپنی بات منوانے کا فن بخوبی جانتا ہے۔

★☆☆☆☆☆★

شہریار کے کہنے پر امائزہ نے پرائیویٹ پڑھائی شروع کر دی تھی۔ ساتھ ساتھ اس نے دین کو بھی پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ آئے روز وہ شہریار سے کوئی نہ کوئی اسلامی بک منگواتی رہتی تھی۔ ایک دن وہ فجر کے وقت شہریار کے کمرے میں گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سنیں! اٹھیں نا۔" اس نے آواز دی۔ شہریار فوراً اٹھ بیٹھا۔ یہ اس کی ٹریننگ کا ہی نتیجہ تھا کہ اس کی آنکھ بہت جلد کھل جایا کرتی تھی۔

"کیا بات ہے امائزہ؟ سب ٹھیک تو ہے؟" وہ پریشان ہوا اٹھا تھا۔

"وہ میں آپ کو نماز کے لیے اٹھانے آئی تھی۔ کیا میں آپ کے امامت میں نماز پڑھ سکتی ہوں؟" اس نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔

"میں وضو کر کے آتا ہوں۔" کچھ دیر بعد وہ وضو کر کے آیا تو ان دونوں نے ایک ساتھ نماز ادا کی۔

"ویسے آج یہ خیال کیسے آیا آپ کو؟" دعا مانگنے کے بعد شہریار نے پوچھا۔

"کیونکہ میں جنت میں بھی آپ کی بیوی رہنا چاہتی ہوں۔" امائزہ نے نم آنکھوں سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"انشاءاللہ! ہم جنت میں بھی ساتھ ہوں گے۔" شہریار نے صدق دل سے کہا۔اس کے بعد اس نے سورہ یاسین کی تلاوت کی۔اس کی آواز اتنی خوبصورت تھی کہ امائزہ کا دل کیا وہ یوں ہی پڑھتا رہے اور بس وہ بس سنتی جائے۔

اس دن کے بعد فجر کی نماز ساتھ پڑھنا ان دونوں کا معمول بن گیا۔

★☆☆☆☆☆★

جیسے جیسے وقت گزرتا جارہا تھا ان دونوں کا رشتہ بہتری کی طرف بڑھتا جارہا تھا اور آخر کار چھ ماہ کی ریاضت کے بعد وہ شہریار کا دل مکمل طور پر جیتنے میں کامیاب ہو چکی تھی۔

شادی کے دو سال بعد:

امائزہ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔سکرولنگ کرتے کرتے نیوز چینل لگ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ناظرین آپ کو خبر دیتے چلیں کہ لوسیفر نے پھر دو لوگوں کو بے دردی سے قتل کیا ہے۔ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ قتل ہونے والے لوگ ریپسٹ تھے لیکن یہ لوسیفر کون ہے؟ کہاں سے آیا ہے؟اس کا مقصد کیا ہے؟کسی کو کچھ معلوم نہیں ہے۔"امائزہ اس بری طرح نیوز دیکھنے میں مگن تھی کہ اسے شہریار کے آنے کی بھی خبر نہ ہوئی۔ شہریار نے بہت غور سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھے اور آگے بڑھ کر ٹی وی بند کر دیا۔

"کہاں گم ہو بیوی؟میرے آنے کی بھی خبر نہیں ہوئی۔"

"کچھ نہیں بس نیوز دیکھ رہی تھی۔"

"ایسا بھی تھا کہ نیور میں جو آپ کو میری آہٹ بھی محسوس نہیں ہوئی۔"

"لوسیفر کے بارے میں خبریں تھیں۔آپ کو تو اندازہ ہو گا ہی۔آپ تو آئی ایس آئی میں ہیں۔ آپ کو کیا لگتا ہے اس کا کام ٹھیک ہے یا نہیں؟"امائزہ نے استفسار کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اگر یہی سوال میں آپ سے پوچھوں تو؟" شہریار نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا۔

"تو میں کہوں گی وہ جو کوئی بھی ہے میری دعا ہے اللہ اسے ہمیشہ خوش رکھے۔ اس جیسے لوگوں کی بہت ضرورت ہے ہمارے ملک کو۔ جو کام وہ کرتا ہے وہ وردی والی نہیں کر سکتے۔ میں پاکستان کی وزیراعظم ہوتی تو اسے 21 توپوں کی سلامی دیتی۔" امائزہ کے لہجے میں لوسیفر کے لیے عقیدت ہی عقیدت تھی۔

"اگر میں کہوں کہ میں ہی لوسیفر ہوں تو؟" شہریار برجستہ بولا۔

"سچ میں؟"

"بالکل! میں نے نکاح سے پہلے بھی بتایا تھا کہ یہ دنیا لوسیفر کہتی ہے مجھے۔ آپ اتنی الجھی ہوئی تھیں کہ آپ نے غور ہی نہیں کیا۔ اب کیا کہیں گی؟" شہریار نے آبرو اچکاتے ہوئے استفسار کیا۔

www.novelsclubb.com

"پھر میں کہوں گی کہ مجھے فخر ہے آپ پر۔ اپنا خیال رکھا کریں شہریار آپ میرے لیے بہت خاص ہیں۔"

"عموماً ایسے ڈائیلاگ لڑکے بولا کرتے ہیں۔" شہریار نے چھیڑا۔

"یہ ڈائیلاگ نہیں ہے۔ میرے جذبات ہیں۔" امائزہ نے برا منایا۔

"نوازش! بے وقوفوں کی ملکہ۔" شہریار نے دانت تو تلے زبان دبائی۔

"ہا! آپ باگڑ بلے!"

"پاگل لڑکی!' ان کی نوک جھوک شروع ہو چکی تھی جو ہمیشہ چلتی رہنی تھی۔ شہریار کے ساتھ امائزہ کی زندگی بہت خوبصورت ہو گئی تھی۔ شہریار نے اس کی ہر خواہش پوری کی تھی اب بس تمنا تھی تو گھر والوں کی معافی کی اور اولاد جیسی نعمت کی۔ ہمائیوں خلیل اس کے لیے صرف ایک ڈراؤنا خواب تھا جسے وہ پھر کبھی دیکھنا نہیں چاہتی تھی، غلطی سے بھی نہیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جیسے جیسے وقت گزرتا جارہا تھا وہ شہریار کے معاملے میں حساس ہوتی جارہی تھی اور گھر والوں کی یاد بھی شدت اختیار کرتی جارہی تھی۔اس دن بھی وہ شہریار کے ساتھ گروسری کرنے اور کھانا کھانے آئی تھی۔جب اس کے کانوں میں کچھ لڑکوں کی لڑکیوں کی آواز پڑی۔

"یار ہی سوہینڈ سم۔"ایک لڑکی نے شہریار پر کمینٹ پاس کیا۔

"ہاں یار اسے تو کوئی فلم سٹار ہونا چاہیے تھا۔ مسلز تو دیکھو اس کے۔"دوسری لڑکی نے تبصرہ کیا اور بس امائزہ کو آگ لگ گئی۔وہ ان لڑکیوں کے پاس گئی۔

"ایکسکیوز می! یہ جو بندہ ہے نا، یہ صرف میرا ہے اس سے دور رہنا ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔"امائزہ نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔

"اگر ہم نہ دور رہیں تو؟"وہ لڑکیاں کو زیادہ ہی ڈھیٹ ثابت ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"تو یہ ؟"امائزہ نے کہہ کر اپنا جوتا نکالا اور وہ لڑکیاں وہیں سے بھاگ گئیں۔وہ ویسے بھی آج کل جنگلی بلی بنی ہوئی تھی،اس سے کوئی بعید نہ تھی، وہ کچھ بھی کر گزرتی۔شہریار جو کب سے اپنی مسکراہٹ روکے ہوئے تھا قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

"آپ جیلس بھی ہوتی ہیں مائز؟"اس کے آتے ہی شہریار نے کہا۔

"میں تو نہیں ہو رہی جیلس۔"امائزہ نے صاف انکار کیا۔

"ہاں ابھی ان لڑکیوں کے کمنٹس سن کر جس نے جوتا نکالا تھا وہ تو میں تھا۔" شریار نے مسکراہٹ دبائی۔

"مسٹر شہریار خیام ! ساری غلطی آپ کی ہے۔" امائزہ نے کمر پر ہاتھ رکھ کر لڑاکا عورتوں کی طرح کہا۔

"میں نے کیا کیا؟"شہریار نے حیرت سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا ضرورت تھی اتنا ہینڈ سم بن کر پبلک پلیس پر آنے کی؟" امائزہ کی جلن کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

"اللّٰہ اللہ!" اس کے بعد شہریار نے بڑی مشکل سے امائزہ کا غصہ ٹھنڈا کیا۔ کھانا کھا کر وہ جانے کے لیے اٹھے تھے کہ امائزہ نے شایان کو ایک لڑکی اور ایک دو سالہ بچے کے ساتھ بیٹھے دیکھا۔ شایان نے اس کو دیکھ کر نظریں پھیر لیں۔ اس کے دل میں درد اٹھا۔ وہ اتنا خفا تھے اس سے کہ اب وہ اکلوتی بہن ہو کر بھی اپنی بھابی اور بھتیجے سے غافل تھی۔ اس بچے کو پکڑنے کے لیے امائزہ کا دل مچلا لیکن خود پر جبر کیے کھڑی رہی۔

"آپ گاڑی میں بیٹھیں مائز، میں ابھی آتا ہوں۔" شہریار امائزہ کو بھیج کر خود شایان کی طرف بڑھ گیا۔

★☆☆☆☆☆★

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

امائزہ جیسے ہی ریسٹورنٹ سے باہر آئی آنسو بھل بھل اس کی آنکھوں سے گرنے لگے۔اس نے بہت مشکل سے خود کو سنبھالا اور گاڑی کی طرف بڑھنے لگی۔

"اکیلے اکیلے کہاں جا رہی ہیں مادام! کہیں تو ہم چھوڑ دیں؟" امائزہ جو اپنے دھیان میں چل رہی تھی،اسے پتہ ہی نہ چلا کہ کب کچھ اوباش لڑکے اس کے ساتھ چلنے لگے۔امائزہ نے ان کو اگنور کر کے آگے بڑھنا چاہا تو وہ پھر سے اس کے سامنے آ گئے۔اس نے ارد گرد دیکھا لیکن شہریار کا کوئی نام و نشان نہ تھا۔وہ بہت ڈر گئی تھی۔

"د۔۔۔د۔۔۔دیکھو مجھے جانے دو۔" خوف اس کے چہرے سے عیاں تھا۔

"ارے واہ! یہ بلبل تو بولتی بھی ہے۔" ان میں سے ایک خباثت سے بولا۔اس سے پہلے کہ وہ اگے بڑھتے لوسیفر امائزہ کے سامنے آ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سٹے اوے فرام مائی گرل، ورنہ باخدا تم لوسیفر کا وہ روپ دیکھو گے جو آج تک کسی نے نہیں دیکھا۔" اس کی آواز اتنی سرد کی کہ ان لوگوں نے بھاگنے میں ہی عافیت جانی لیکن ایک بات تو طے تھی اپنی بیوی پر غلط نظر ڈالنے والوں کی وہ آنکھیں نکالنے والا تھا۔ وہ امائزہ کو لے کر گاڑی میں آگیا۔ اس کا چہرہ غصے کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔ وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا کہ اگر اس کی تھوڑی سی اور دیر ہو جاتی تو کیا ہوتا؟ اس لڑکی کے لیے تو وہ پوری دنیا سے لڑ سکتا تھا۔

"ویسے کچھ دیر پہلے کوئی مجھے کہہ رہا تھا میں جیلس ہوتی ہوں۔" امائزہ نے اس کا موڈ ٹھیک کرنے کی خاطر کہا۔

"میں اپنی چیزوں کے معاملے میں بہت پوزیسو ہوں، پھر آپ تو میرے وجود کا حصہ ہو۔ آپ پر کسی کی غلط نظر مجھ سے برداشت نہیں ہوتی۔" کچھ دیر کے توقف کے بعد شہریار نے کہا۔

"شہریار!"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی جان شہریار!"

"آپ میری کس نیکی کا انعام ہیں؟" امائزہ نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ شہریار کو معلوم تھا یہ سوال نہیں ہے۔ اس کے بعد گاڑی میں خاموشی چھا گئی۔ گھر پہنچ کر امائزہ کمرے میں بند ہو گئی۔ شہریار جانتا تھا کہ شایان کو دیکھنے کے بعد اب ساری رات اس نے روتے ہوئے گزارنی ہے۔ وہ بس اس کے سامنے خود پر ضبط کیے ہوئے تھی۔ امائزہ ذوالفقار سے بہتر کون جانتا تھا کہ امائزہ کے آنسو شہریار خیام کو تکلیف دیتے ہیں اور وہ اپنے شہریار کو تکلیف ہی تو نہیں دے سکتی تھی۔

★☆☆☆☆☆★

اگلے دن شہریار امائزہ کو بغیر بتائے شایان کے آفس گیا تاکہ وہ ان لوگوں کو منا سکے کہ وہ امائزہ کو معاف کر دیں۔ اسے یہ جان کے خوشی ہوئی کہ وہ لوگ اسے معاف کر چکے ہیں۔ وہ ان کو لے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کر گھر آیا۔ امائزہ کو آواز دی اور پھر جو ہوا وہ شہریار خیام کی ہستی ہلا گیا۔ امائزہ سیڑھیوں سے گر گئی تھی۔

حال:

شہریار اچانک ماضی کے خیالوں سے باہر آیا۔ اس کو اپنے چہرے پر کچھ گیلا گیلا محسوس ہوا۔ اس نے ہاتھ لگا کر دیکھا، وہ رو رہا تھا۔ اور اسے خبر بھی نہ ہوئی۔ اتنے میں شایان اس کے پاس آیا۔ اس نے شہریار کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"وہ ٹھیک ہو جائے گی انشاءاللہ!" شایان نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"میں ان کے بغیر نہیں رہ سکتا شایان۔ یہ میری زندگی کا سب سے قیمتی اثاثہ ہے۔" شہریار کا چہرہ شدت ضبط سے سرخ ہو رہا تھا۔

"ہم نے اسے کچھ زیادہ ہی بڑی سزا دے دی۔" شایان کے لہجے میں دکھ بول رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جانتے ہو شایان، یہ ہم سب کے معاملے میں بہت حساس ہیں۔ پچھلے چار سالوں میں کوئی دن ایسا نہیں گزرا جب انہوں نے تہجد کی نماز میں اللہ سے گڑگڑا کے معافی نہ مانگی ہو۔ ہم سب کی سلامتی کی دعا تو جیسے فرض تھی ان پر۔ اپنے لیے تو دعا مانگنا بھی چھوڑ دیا۔ بس معافی ہی مانگتی تھیں ہر وقت۔" شہریار کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ پھر وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

★☆☆☆☆☆★

ایک ہفتے بعد:

شہریار ایک کیس کی فائل پڑھ رہا تھا کہ اچانک وہ امائزہ کی یادوں میں کھو گیا۔

ان دنوں شہریار کو ایک کیس کے سلسلے میں کراچی جانا پڑا تو وہ امائزہ کو بھی اپنے ساتھ لے گیا۔

کیس ختم ہونے کے بعد وہ اسے کراچی گھمانے لے گیا۔ وہ دونوں ساحل سمندر پہ ننگے پاؤں چل رہے تھے۔ اس وقت ساحل پر لوگ نہ ہونے کے برابر تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"امائزہ!"شہریار نے پکارا۔

"جی!"وہ متوجہ ہوئی۔

"کیا سوچ رہی ہو؟"

"سوچ رہی ہوں آپ نہ ہوتے تو میرا کیا ہوتا؟اب جب بھی آپ کو دیکھتی ہوں تو اپنی قسمت پر رشک آتا ہے مجھے۔"امائزہ کے الفاظ میں عقیدت تھی۔

"حالانکہ بچپن میں آپ مجھ سے ہر وقت لڑتی رہتی تھی۔"شہریار نے اسے چھیڑا۔

"وہ تو مجھے لگتا تھا کہ آپ کوئی ساحر ہیں جس نے میرے بھائی پر قبضہ کر لیا ہے۔جو وہ ہر وقت آپ ہی کا ذکر کرتے تھے۔"

واہ!کیا معصومیت تھی؟

"خیر ساحر تو میں ہوں۔اب آپ خود کو ہی دیکھ لو۔"شہریار مسکرایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

" صحیح کہہ رہے ہیں۔ میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا مجھے آپ سے اتنی شدید محبت ہو جائے گی۔" اتنے میں اس کے پرائیویٹ نمبر پر فون آیا تو وہ امائزہ کی یادوں سے باہر نکلا۔ یہ نمبر صرف چند خاص لوگوں کے پاس تھا۔ اس نے فون اٹھایا۔

"شیری بھائی! جلدی سے ہاسپٹل آ جائیں۔ امائزہ کی حالت اچانک خراب ہو گئی ہے۔" دوسری طرف ارمغان تھا۔ بات سننے کی دیر تھی کہ وہ اندھا دھند باہر بھاگا۔

"یا اللہ! انہیں کچھ نہ ہو پلیز۔ وہ بالکل ٹھیک ہوں۔ وہ میرے لیے بہت اہم ہیں۔ میں گنہگار سا بندہ ہوں آپ کی رحمت اور کرم کا طلبگار ہوں۔" وہ دل ہی دل میں اللہ کو یاد کر رہا تھا۔ نہ جانے کتنی بار اس کا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا۔ کتنی بار اس نے سگنلز توڑے۔ اسے کچھ خبر نہ ہوئی۔

وہ گرتا پڑتا ہسپتال پہنچا۔ اسے کوریڈور میں کوئی نظر نہ آیا۔ اس کا دل ڈوبنے لگا۔ اس نے امائزہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے کمرے کا دروازہ کھولا۔سب لوگ وہاں خوش گپیوں میں مصروف تھے۔امائزہ بالکل ٹھیک تھی اور مکمل ہوش میں تھی۔وہ بے اختیار سجدے میں گر گیا۔

"الحمدللہ رب العالمین۔"اس کی زبان سے نکلا۔سب کی نظریں شہریار پر تھیں۔کیا کوئی اتنی بھی محبت کرتا ہے کسی سے جتنی شہریار خیام امائزہ ذوالفقار سے کرتا تھا؟شہریار کے سجدے سے اٹھنے کی دیر تھی،ارمغان فوراًاس کے پاس آیا۔

"سوری شیری بھائی!شایان بھائی نے ایسا کرنے کو کہا تھا۔میں نے منع بھی کیا تھا لیکن وہ نہیں مانے۔"ارمغان نے اپنے کان پکڑے۔شہریار نے شایان کو گھورا۔

"صرف اپنی بیوی کی وجہ سے چھوڑ رہا ہوں تمہیں۔"شہریار نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

"مجنوں!"شایان نے اسے خطاب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"خلی ولی! (دفع دور)۔" شہریار نے ناک سے مکھی اڑائی۔ اس کے بعد شہریار مسٹر اور مسز ذوالفقار سے ملا۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اسے ماں باپ کا پیار دیا تھا۔

"تو سب گلے شکوے ختم ہو گئے؟" شہریار نے مسٹر ذوالفقار سے پوچھا۔

"وہ تو پہلے ہی ہو گئے تھے۔ بس اپنی گڑیا کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ اسے ہم نے اس کے گناہ سے بڑی سزا دے دی۔" جواب کاشان بھائی کی طرف سے آیا۔ انہوں نے جھک کر امائزہ کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد سب ایک ایک کر کے کمرے سے نکل گئے۔ اب وہاں صرف امائزہ اور شہریار موجود تھے۔ شہریار کی نظریں امائزہ پر تھیں۔ وہ اٹھ کر اس کے پاس آیا۔

"کیسی ہو مائز؟"

"میں ٹھیک ہوں الحمدللہ۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ نے مجھے ڈرا دیا تھا۔" امائزہ نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔

"شہریار!"

"جی جان شہریار!" وہ ہمہ تن گوش ہوا۔

"آپ واجب المحبت ہیں۔" اس کی آنکھوں میں شہریار کے لیے محبت، عقیدت، احترام

، عزت، انس کیا کیا نہ تھا۔

"اسی لیے بچپن میں مجھے تنگ کرتی تھی اور بات بار پر باگڑ بلا کہتی تھی؟" شہریار نے منہ بسورا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہے یار؟ آپ اچھے خاصے موڈ کا ستیاناس کر دیتے ہیں۔" امائزہ نے اس کے بازو پہ تھپڑ مارا۔

پھر دونوں قہقہہ لگا کر ہنس دیے۔ زندگی ایک دم بہت خوبصورت ہو گئی تھی۔

اور یہ بات تو سبھی مانتے تھے کہ شہریار خیام تھا ہی ایسا کہ کسی کو بھی اس سے محبت ہو جائے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

قدرت ہر کسی کو دوسرا موقع نہیں دیتی اور جن کو یہ موقع مل جائے وہ بہت خوش قسمت ہوتے

ہیں۔

کوئی لمحہ ہو تیرے ساتھ کا

میں میری عمر بھر کو سمیٹ دے

میں فنا بقا کے سبھی سفر

اسی ایک پل میں گزار دوں

★☆☆☆☆☆★

دو سال بعد:

شہریار اور امائزہ کو اللہ نے دو جڑواں بچوں سے نوازا تھا۔ ریحام اور ازلان اب دس ماہ کے ہو چکے

تھے۔ وہ گھٹنے گھٹنے چلنے لگے تو پورے گھر میں اودھم مچائے رکھتے تھے۔ ابھی بھی امائزہ ان کو سلا

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کر فارغ ہوئی تھی۔وہ کچن میں گئی دو کپ کافی بنائی اور باہر باغیچے میں چلی آئی جہاں شہریار ٹہل رہا تھا۔

"کافی!"اس نے شہریار کو مخاطب کیا۔

"آپ کو کیسے پتہ چل جاتا ہے کہ کس وقت مجھے کافی کی طلب ہے؟"شہریار نے حیرت سے پوچھا۔

"دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔"امائزہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بچے سو گئے؟"شہریارار نے پوچھا۔

"ہاں سو گئے۔بہت تنگ کرنے لگے ہیں اب تو۔"امائزہ سچ میں ان سے بہت پریشان تھی۔

"بالکل آپ پر گئے ہیں۔"شہریار نے مسکراہٹ دبائی۔

"شہریار!"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی جان شہریار!"

"آپ بالکل اچھے نہیں ہیں۔"

"مجھے تو کسی نے کہا تھا میں واجب المحبت ہوں۔" نہ جانے امائزہ کو تنگ کرنے میں کیا مزہ آتا تھا

شہریار کو۔

"کوئی پاگل ہی ہو گا جس نے یہ کہا تھا۔" امائزہ نے ناک چڑھائی۔

"مطلب آپ مان رہی ہیں کہ آپ پاگل ہیں۔"

"شہریاررررر!!!" امائزہ نے اس کے نام پر زور دیا۔ شہریار کا قہقہہ گونجا۔

"میں نے کب کہا تھا آپ واجب المحبت ہیں؟" وہ انجان بنی۔

"اب جھوٹ تو نہ بولیں آپ؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کوئی ثبوت ہے آپ کے پاس کہ میں نے یہ کہا تھا؟ہیں تو لائیں۔"امائزہ نے شیخی بگاڑی۔

"ہمم!میرے ساتھ رہ رہ کے کافی سمجھدار ہو گئی ہو بیوی۔"

"آپ آج مجھے بتا ہی دیں،آپ نے مجھے بیگم کہنا ہے،بیوی کہنا ہے،یا مائز؟"امائزہ نے کمر پر ہاتھ رکھ کے لڑاکا عورتوں کی طرح کہا۔

"اممم!جو میرا دل کرے گا۔"شہریار نے سوچنے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے،پھر میں بھی آپ کو وہی کہوں گی جو میرا دل کرے گا۔"امائزہ نے کندھے اچکائے۔

www.novelsclubb.com

"مثلاً؟"شہریار نے ابرو اچکائی۔

"مثلاً باگر بلا یا زکوٹا جن۔"اپنی بات کہہ کر امائزہ بھاگ گئی۔شہریار کو جب بات سمجھ آئی تو وہ بھی اس کے پیچھے بھاگا۔

"رکو ذرا!"وہ دور سے چلایا۔

ان کی محبت بھری نوک جھوک دن بدن بڑھتی جارہی تھی اور یہ ایسے ہی رہنے والی تھی۔ کیوں کہ ایک دوسرے کو تنگ کیے بغیر انہیں کھانا ہضم نہیں ہوتا تھا۔ یہی زندگی کی خوبصورتی تھی اور اب کوئی تمنا باقی نہ رہی تھی۔ اللہ نے انہیں ہر چیز سے نوازا تھا۔

بھلے ہی کچھ چیزیں انسان کو ناممکن لگ رہی ہوں لیکن جو آپ کا ہے وہ آپ کے پاس ہی آنا ہے۔ اسے آپ تک پہنچانا اللہ کے ذمہ ہے۔ پھر کیوں انسان حلال کو چھوڑ کر حرام کے پیچھے بھاگتا ہے جو اس سے حلال کی لذت بھی چھین لیتا ہے۔ آہ! کوئی سمجھے تو؟ کاش کوئی سمجھے!

کیوں تو اچھا لگتا ہے، وقت ملا تو سوچیں گے

تجھ میں کیا کیا دکھتا ہے، وقت ملا تو سوچیں گے

سارا شہر شناسائی کا دعویدار تو ہے لیکن

کون ہمارا اپنا ہے، وقت ملا تو سوچیں گے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

★☆☆☆☆☆★

تمت بالخیر

ایک دور تمام ہوا!

www.novelsclubb.com